صلوٰۃ التسبیح کے کرشمات

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

حج، عمرہ اور ... کی خاص عبادات

صلوٰۃ التسبیح کے کرشمات

از افادات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہم العالی

دفتر ماہنامہ عبقری

مرکز روحانیت و امن 78/3 عبقری اسٹریٹ

نام کتاب: صلوٰۃ التسبیح کے کرشمات

افادات: شیخ الوظائف حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہ

ضبط وترتیب: صاحبزادہ مولانا حمید الرحمٰن قریشی

نظر ثانی: مولانا محمد ولید الرشیدی (استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور)

سن اشاعت: نومبر 2013ء

قیمت: 200روپے

ناشر: دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن 78/3

قرطبہ چوک، مزنگ چونگی، عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مسجد، لاہور

فون نمبر: 042-37552384,37597605,37586453

فہرست

(اہم بات)

حتیٰ الامکان کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ' آیات اور احادیث میں کوئی غلطی نہ ہو' لیکن پھر بھی ہم ہر پل اپنے آپ کو قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔ آپ کی تحقیقی نظر کہیں بھی کوئی غلطی یا قابل اصلاح پہلو کی طرف جائے اطلاع کیجئے' ہم شکر گزار ہوں گے۔

حال دل

نماز کے ذریعہ گناہوں کے معاف ہونے اور معصیات کے گندے اثرات کے زائل ہونے کا ذکر تو اصولی طور پر قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا:

"وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ"۔ (ھود:۱۱۴)

لیکن اس تاثیر میں "صلوٰۃ التسبیح" کا جو خاص مقام اور درجہ ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مندرجہ بالا حدیث میں پوری صراحت کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ اس کی برکت سے بندہ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، دانستہ، نادانستہ، صغیرہ کبیرہ، پوشیدہ، علانیہ، سارے ہی گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اور سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمروؓ) کو "صلوٰۃ التسبیح" کی تلقین کرنے کے بعد ان سے فرمایا:

"فَاِنَّكَ لَوْ كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَكَ بِذَالِكَ"۔

(سنن ابی داؤد، باب صلاۃ التسبیح، حدیث نمبر:۱۱۰۵)

"تم اگر بالفرض دنیا کے سب سے بڑے گناہ گار ہو گے تو بھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دے گا"۔

اور بعض تابعینؒ اور تبع تابعینؒ حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارکؒ جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی "صلوٰۃ التسبیح" کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے

جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نفلی نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعاؤں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کرسکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ بے نصیب رہتے ہیں ان کیلئے یہ صلوٰۃ التسبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہوجاتی ہے، کیونکہ اس میں اللہ کے ذکر اور تسبیح وتحمید کی بہت بڑی مقدار شامل کردی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے عوام کیلئے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔

قارئین! جب شیطان ذہن پر حاوی ہوتا ہے پھر میاں بیوی کے جھگڑے، اولاد کی نافرمانیاں، نماز میں دل نہ لگنا، کاروبار میں بے برکتی، شادی و نکاح میں رکاوٹ، صحت کی خرابی، دماغی کیفیت میں ردوبدل اور بہت کچھ۔ جب کسی کے دل سے رحمت اٹھ جائے، احکام الٰہیہ کہ خلاف ورزی شروع ہوجائے تو پھر شیطان اپنے راستے ہموار کرلیتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح سے جنت ملتی ہے، معافی ہوتی ہے، مغفرت ملتی ہے....! یہ بات تو سمجھ آتی ہے، مرنے کے بعد کی کھربوں سال کی زندگی جس کو اللہ کہتا ہے ابداً ابداً....! ابدالآباد کی زندگی جس کی کوئی limit نہیں ہے۔ جو عمل مرنے کے بعد ہمیشہ کے نظام کو کامیاب کرسکتا ہے، کیا وہ مرنے سے پہلے کے پچاس ساٹھ سال یا ستر سال کے نظام کی اصلاح کے لئے اور ان مسائل کے حل کیلئے کافی نہیں ہے؟ ذرا سا سوچیں....!

خواستگار عمل و اخلاص

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی عفی عنہ

پی، ایچ، ڈی امریکہ

صلوٰۃ التسبیح

کی احادیث، فضائل اور مسائل

از افادات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہم العالی

عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ

جو ابن مبارک رحمہ اللہ کے بھی استاذ ہیں بڑے عابد اور زاہد متقی لوگوں میں ہیں، فرماتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلوٰۃ التسبیح جیسی نماز کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان رحمہ اللہ حیری جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کیلئے صلوٰۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہیے۔ جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنیوالا ہے۔ صلحاء کے کاموں سے دور ہے اس کا پکا آدمی نہ سمجھا چاہیے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔

صلوٰۃ تسبیح کہنے کی وجہ

نماز قرب الٰہی کا سب سے بہترین اور موثر ذریعہ ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپ ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کا بھی اہتمام کرتے تھے، ساتھ ہی ساتھ امت کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ جن نوافل نمازوں کی آپ ﷺ ترغیب دیتے تھے انہیں نوافل نمازوں میں سے ایک نماز صلوٰۃ التسبیح ہے۔ اس نماز کو صلوٰۃ التسبیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کثرت سے تسبیحات پڑھی جاتی ہیں، آپ ﷺ نے اس نماز کی بڑی فضیلت بیان کی ہے اور فرمایا: کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے، پچھلے، نئے، پرانے گناہوں کو مٹا دے گا، خواہ وہ گناہ غلطی سے سرزد ہوئے ہوں یا جان بوجھ کر، خواہ چھوٹے گناہ ہوں یا بڑے گناہ ہوں، خواہ اس کا ارتکاب خلوت میں ہوا ہو یا جلوت میں، سب کو اللہ رب العالمین مٹا دے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یہ نماز پڑھتا ہے اس کے اگلے، پچھلے، ظاہر، پوشیدہ، پرانے، نئے، عمداً، سہواً اور چھوٹے بڑے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ نماز بعد زوال قبل نماز ظہر ادا کرنی چاہیے یا دوسرے وقت میں خواہ روزانہ یا ہر آٹھویں روز یا سال میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھے۔

(بحوالہ عون المعبود، شرح سنن ابی داؤد ج ۲ جز ۳ ص:۱۲۶ حدیث نمبر ۱۲۹۳)

صلوٰۃ التسبیح احادیث کی روشنی میں......!

کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت عباس بن عبدالمطلب، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت

عبداللہ بن جعفر اور حضرت ام سلمہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی صلوۃ التسبیح کے بارے
میں روایات اپنی کتاب نتائج الافکار میں ذکر کی ہیں۔
اسی طرح امام ترمذی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آزاد کردہ غلام حضرت
ابورافع کی روایت اپنی سند سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کے علاوہ حضرت
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور فضل بن عباس نے بھی اس کو روایت کیا
ہے۔(ترمذی، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح، حدیث نمبر:۴۳۳)

حدیث (۱) :" عن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قال للعباس بن عبدالمطلب رضی الله عنه یا
عباس یا عماه الا اعطیك الا امنحك الا اخبرك الا افعل بك عشر
خصال اذا انت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك اوله واخره قدیمه
وحدیثه خطاه وعمده صغیره وکبیره سره وعلانیته ان تصلی
اربع رکعات تقرا فی کل رکعة فاتحة الکتاب وسورة فاذا فرغت
من القراءة فی اول رکعة وانت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا
اله الا الله والله اکبر خمس عشرة ثم ترکع فتقولها وانت راکع
عشرا ثم ترفع راسك من الرکوع فتقولها عشرا ثم تهوی ساجدا
فتقولها وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسك من السجود فتقولها
عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع راسك فتقولها عشرا
فذلك خمس وسبعون فی کل رکعة تفعل ذلك فی اربع رکعات ان
استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرة فافعل فان لم تفعل ففی کل
جمعة مرة فان لم تفعل ففی کل شهر مرة فان لم تفعل ففی کل
سنة مرة فان لم تفعل ففی عمرك مرة"
(رواه ابو داود وابن ماجة والبیهقی فی الدعوات الکبیر

وروی الترمذی عن ابی رافع نحوه کذا فی المشکوة قلت واخرجه
الحاکم وقال هذا حدیث وصله موسی بن عبدالعزیز عن
الحکم بن ابان وقد اخرجه ابوبکر محمد بن اسحاق وابو داؤد
وابو عبدالرحمن احمد بن شعیب فی الصحیح ثم قال بعد
ماذکر توثیق رواته واما ارسال ابراهیم بن الحکم عن ابیه
فلا یوهن وصل الحدیث فان زیادة الثقة اولی من الارسال علی
ان امام عصره فی الحدیث اسحق بن ابراهیم الحنظلی قد اقام هذا
الاسناد عن ابراهیم عن الحکم ووصله اه قال السیوطی فی
اللالی هذا اسناد حسن وما قال الحاکم اخرجه النسائی فی کتابه
الصحیح لم نره فی شئی من نسخ السنن لا الصغری ولا الکبری)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس
رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک
عطیہ کروں، ایک بخشش کروں، ایک چیز بتاؤں تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب
تم اس کام کو کروں گے تو حق تعالیٰ شانہٗ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور
نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپ
کے کیے اور کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی معاف فرماویں گے وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت
نفل (صلوۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد للہ اور سورت
پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ"
پندرہ مرتبہ پڑھو پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو
دس مرتبہ پڑھو پھر جب سجدہ کرو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس
مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ
سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، ان

سب کی میزان پچھتر (75) ہوئی۔ اسی طرح پچھتر (75) دفعہ ہوگا اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔"

حدیث(۲): "وعن ابی الجوزاء عن رجل کانت له صحبة یرون انه عبدالله بن عمرو رضی الله عنه قال قال لی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ائتنی غدا احبوك واتیك واعطیك حتی ظننت انه یعطینی عطیة قال اذا زال النهار فقم فصلی اربع رکعات فذکر نحوه وفیه وقال فانك لو کنت اعظم اهل الارض ذنبا غفرلك بذلك قال قلت فان لم استطع ان اصلیها تلك الساعة قال صلها من اللیل والنهار "(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل صبح کو آنا تم کو ایک بخشش کروں گا، ایک چیز دوں گا، ایک عطیہ کروں گا۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان الفاظ سے یہ سمجھا کہ کوئی (مال) عطا فرمائیں گے۔ (جب میں حاضر ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب دوپہر کو آفتاب ڈھل چکے تو چار رکعت نماز پڑھو اسی طریقہ سے جو پہلی حدیث میں گزرا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ گنہگار ہو گے تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا اللہ کے حضور ﷺ کہ اگر اس وقت کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں.....! تو ارشاد فرمایا کہ: جس وقت ہو سکے دن میں رات میں پڑھ لیا کرو۔

حدیث (۳): "عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه قال وجه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه الی بلاد الحبشة فلما قدم اعتنقه وقبل عینیه ثم قال الا

اهب لك الا ابشرك الا امنحك الا اتحفك قال نعم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال تصلی اربع رکعات" (فذکر نحوه اخرجه الحاکم وقال اسناد صحیح)
لاغبار علیه وتعقبه الذهبی بأن احمد بن دائود کذبه الدار قطنی کذا فی المنهل وکذا قال غیره تبعا للحافظ لکن فی النسخة التی بایدینا من المستدرك وقد صحت الروایة عن ابن عمران رضی الله عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم علم ابن عمه جعفر ارضی الله عنه ثم ذکر الحدیث بسنده وقال فی اخره هذا اسناد صحیح لاغبار علیه وهکذا قال الذهبی فی اول الحدیث واخره ثم لا یذهب علیه ان فی هذا الحدیث زیادة لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ایضا علی الکلمات الاربع

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیج دیا تھا جب وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گلے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا میں تجھے ایک چیز دوں، ایک خوشخبری سناؤں، ایک بخشش کروں، ایک تحفہ دوں۔ انہوں نے عرض کیا ضرور۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار رکعت نماز پڑھ پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر گزرا۔ اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِّيِ الْعَظِيْمِ" بھی آیا ہے۔

حدیث (۴): "وعن العباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الا اهب لك الا اعطیك الا امنحك فظننت انه یعطینی من الدنیا شیئاً لم یعطه احدا من قبلی قال تصلی اربع رکعات"

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بخشش کروں، ایک عطیہ کروں، ایک چیز عطا کروں۔ وہ کہتے ہیں میں یہ سمجھا کہ کوئی دنیا کی ایسی چیز دینے کا ارادہ ہے جو کسی کو نہیں دی (اسی وجہ سے اس قسم کے الفاظ بخشش عطا وغیرہ کو بار بار فرماتے ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت نماز سکھائی جو پچھلی حدیث میں گزری۔ اس میں یہ بھی فرمایا کہ جب التحیات کے لئے بیٹھو تو پہلے ان تسبیحات کو پڑھو پھر التحیات پڑھنا۔''

حدیث(۵): قال الترمذی وقد روی ابن المبارک وغیر واحد من اھل العلم صلوۃ التسبیح وذکروا الفضل فیه حدثنا احمد بن عبدۃ نا ابو وھب سالت عبداللہ بن المبارک عن الصلوۃ التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰه غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰه الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم وفاتحة الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰه الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولها عشرا ثم یرفع راسه فیقولها عشرا ثم یسجد فیقولها عشرا ثم یرفع راسه فیقولها عشرا ثم یسجد الثانیة فیقولها عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحة فی کل رکعة ثم قال قال ابو وھب اخبرنی عبدالعزیز عن عبداللہ یبدأ فی الرکوع سبحان ربی العظیم وفی السجدہ بسبحان ربی الاعلی ثلثا ثم یسبح التسبیحات قال عبدالعزیز قلت لعبداللہ بن المبارک ان سها فیها تسبیحة اہ مختصرا قلت وھکذا رواہ الحاکم وقال رواته عن ابن المبارک کلهم ثقات ثبات ولا

یتهم عبداللہ ان یعلمه مالم یصح عندہ سندہ اہ وقال الغزالی فی الاحیاء بعد ماذکر حدیث ابن عباس رضی اللہ عنه ثم یسبح خمس عشرۃ عشرا ولا یسبح بعد السجود الاخیر وھذا ھو الاحسن وھو اختیار ابن المبارک اہ قال الزبیدی فی الاتحاف ولفظ القوت ھذہ الروایة احب الوجھین الی اہ قال الزبیدی ای لا یسبح فی الجلسة الاولی بین الرکعتین ولا فی جلسة التشھد شیئا کما فی القوت قال وکذلک روینا فی حدیث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنه بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم علمه صلوۃ التسبیح فذکرہ اہ ثم قال الزبیدی واما حدیث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنه فاخرجه الدار قطنی من وجھین عن عبداللہ رضی اللہ عنه قال فی احدھما عن معاویة واسمعیل بن عبداللہ ابنی جعفر عن ابیهما وقال فی الاخری عن عون بدل اسمعیل عن ابیهما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم الا اعطیک فذکر الحدیث وابن سمعان ضعیف وھذہ الروایة ھی التی اشار الیها صاحب القوت وھی الثانیة عندہ قال فیها یفتتح الصلوۃ فیکبر ثم یقول فذکر الکلمات وزاد فیها الحوقلة ولم یذکر ھذہ السجدۃ الثانیة عند القیام ان یقولها قال وھو الذی اختارہ ابن المبارک اہ قال المنذری فی الترغیب وروی البیهقی من حدیث ابی جناب الکلبی عن ابی الجوزاء عن ابن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنه) فذکر الحدیث بالصفة التی رواها الترمذی عن ابن المبارک ثم قال وھذا یوافق مارویناہ عن ابن المبارک ورواہ قتیبة بن سعید عن یحیی بن سلیم عن عمران بن

مسلم عن ابی الجوزاء قال نزل علی عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ فذکر الحدیث وخالفہ فی رفعہ الی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ولم یذکر التسبیحات فی ابتداء القراءۃ
انما ذکرھا بعدھا ثم ذکر جلسۃ الاستراحۃ کما ذکرھا سائر
الرواۃ اھ قلت حدیث ابی الجناب مذکور فی السنن علی ھذا
الطریق طریق ابن المبارک وما ذکر من کلام البیہقی لیس فی
السنن بھذا فلعلہ ذکرہ فی الدعوات الکبیر وما فی السنن انہ
ذکر اولا حدیث ابی الجناب تعلیقا مرفوعا ثم قال قال ابوداؤد
ورواہ روح بن المسیب وجعفر بن سلیمان وعمرو بن مالک
النکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس رضی اللہ قولہ وقال فی
حدیث روح فقال حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اھ
وظاھر ان الاختلاف فی السند فقط لا فی لفظ الحدیث و ذکر
شارح الاقناع من فقھاء الشافعیۃ صلوۃ التسبیح واقتصر علی
صفۃ ابن المبارک فقط قال البحیر می ھذہ روایۃ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ والذی علیہ مشائخنا انہ لا یسبح قبل القراءۃ بل
بعدھا خمسۃ عشر والعشرۃ فی جلسۃ الاستراحۃ وھذہ روایۃ ابن
عباس رضی اللہ عنہ اھ مختصرا اعلم منہ ان طریق ابن المبارک
مروی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایضاً لکن لم اجد حدیث ابن
مسعود رضی اللہ عنہ فیما عندی من الکتب بل المذکور فیھا علی
مابسطہ صاحب المنھل وشارح الاحیا وغیرھما ان حدیث
صلوۃ التسبیح مروی عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنھم
منھم عبداللہ والفضل ابنا العباس وابوھما عباس بن

عبدالمطلب و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن عمر بن
الخطاب وابورافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی
بن ابی طالب واخوہ جعفر بن ابی طالب وابنہ قیل انہ جابر بن
عبداللہ قال لہ الزبیدی وبسط فی تخریج احادیثھم وعلم مما
سبق ان حدیث صلوۃ التسبیح مروی بطرق کثیرۃ وقد افرط
ابن الجوزی ومن تبع فی ذکرہ فی الموضوعات ولذا تعقب علیہ
غیر واحد من ائمۃ الحدیث کالحافظ ابن حجر والسیوطی والزرکشی
قال ابن المدینی قد اساء ابن الجوزی بذکرہ ایاہ فی الموضوعات
کذا فی اللآلی قال الحافظ ومن صححہ او حسنہ ابن مندہ والف فیہ
کتابا والاجری والخطیب وابو سعد السمعانی وابو موسیٰ المدینی
وابو الحسن بن المفضل والمنذری و ابن الصلاح والنووی فی
تھذیب الاسماء والسبکی واخرون کذا فی الاتحاف وفی المرقاۃ عن
ابن حجر صححہ الحاکم و ابن خزیمۃ و حسنہ جماعۃ اھ قلت وبسط
السیوطی فی اللآلی فی تحسینہ وحکی عن ابی منصور الدیلمی صلوۃ
التسبیح اشھر الصلوۃ واصحھا اسنادا"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور بہت سے علماء سے اس نماز کی
فضیلت نقل کی گئی ہے اور اس کا یہ طریقہ نقل کیا گیا ہے کہ ثنا، (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ .....)
پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے، پھر
اعوذباللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت ملا کر پڑھے، سورت
کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر
دس مرتبہ، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ کر دس دس
مرتبہ پڑھے۔ یہ پچھتر (75) پوری ہوگئی (لہٰذا دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر پڑھنے

کی ضرورت نہیں رہی) رکوع میں پہلے "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدہ میں پہلے "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھے پھران کلموں کو پڑھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اس طریقہ کو نقل کیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ صلوٰۃ التسبیح سے متعلق وارد ہونے والی حدیث اکیلے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی نہیں بلکہ بہت سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی حدیث وارد ہوئی ہے، مثلاً حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمر، علی بن ابی طالب، جعفر بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بیٹے عبداللہ بن جعفرؓ اسی طرح ابورافع، ام سلمۃ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ (بحوالہ مرعاۃ المفاتیح: ص ۲۵۲)

فوائد حدیث:۔ (۱) صلوٰۃ التسبیح ایک اہم مسنون عمل

صلوٰۃ التسبیح بڑی اہم نماز ہے جس کا اندازہ کچھ احادیث بالا سے ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس قدر شفقت اور اہتمام سے اس کو تعلیم فرمایا ہے۔

علمائے امت، محدثین، فقہاء اور صوفیاء ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں۔ امام حدیث حاکم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ تبع تابعین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک مقتداء حضرات اس پر مداومت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں جن میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذوں کے استاذ ہیں۔ بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک رحمہ اللہ سے پہلے ابوالجوزاء رحمہ اللہ جو معتمد تابعی ہیں اس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ جو ابن مبارک رحمہ اللہ کے بھی استاذ ہیں بڑے عابد اور زاہد متقی لوگوں میں ہیں، کہتے ہیں کہ

جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلوٰۃ التسبیح جیسی کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان رحمہ اللہ حیری جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کیلئے صلوٰۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہیے۔ جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنیوالا ہے۔ صلحاء کے کاموں سے دور ہے اس کا پکا آدمی نہ سمجھنا چاہیے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ (۲): صلوٰۃ التسبیح کا ثواب

بعض علماء نے اس وجہ سے اس حدیث کا انکار کیا ہے کہ اتنا زیادہ ثواب صرف چار رکعت پر مشکل ہے بالخصوص کبیرہ گناہوں کا معاف ہونا۔ لیکن جب روایت بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے تو انکار مشکل ہے۔ البتہ دوسری آیات واحادیث کی وجہ سے کبیرہ گناہوں کی معافی کیلئے توبہ کی شرط ہوگی۔

صلوٰۃ تسبیح علماء محققین کی نظر میں

امام نووی رحمہ اللہ کی تحقیق

امام نووی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب "تہذیب الاسماء واللغات" کے اندر فرماتے ہیں: "قد جاء فی صلوٰۃ التسبیح حدیث حسن فی کتاب الترمذی وغیرہ وذکرہ المحاملی وغیرہ من اصحابنا وھی سنۃ حسنۃ"۔

(تحفۃ الاحوذی: ج ۳ ص: ۱۸۸ باب صلوٰۃ التسبیح)

یعنی صلوٰۃ التسبیح سے متعلق ترمذی و دیگر کتابوں میں حسن حدیث پائی جاتی ہے اور محاملی اور ان کے علاوہ ہمارے دیگر شوافع بھائی بھی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ التسبیح بہترین

سنت ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تلخیص کے اندر بیان کرتے ہیں: یعنی صلوٰۃ التسبیح کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے آنے والی حدیث حسن کے شرط کے قریب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ'' کے اندر بیان کرتے ہیں کہ: ''رجال اسنادہ لا باس بھم، عکرمۃ احتج بہ البخاری والحکم صدوق و موسی بن عبد العزیز قال فیہ ابن معین لا اری بہ بأسا و قال النسائی کذلک قال ابن المدینی فھذا الاسناد من شرط الحسن فان لہ شواھد تقویہ''۔
(تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص: ۳۸۸)

یعنی اس حدیث کی سند میں جتنے راوی ہیں ان کے بارے میں کوئی حرج نہیں وہ لائق استدلال ہیں۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عکرمہ ہیں، امام بخاریؒ نے ان سے حجت پکڑی ہے اسی طرح ایک راوی حکم النیساپوری ہیں جو صدوق ہیں اور ایک راوی موسیٰ بن عبد العزیز ہیں، ابن معین ان کے بارے میں کہتے ہیں: کہ میں ان کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں اور اسی طرح کا جملہ امام نسائیؒ نے بھی استعمال کیا ہے اور علی ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ سند حسن کی شرط پر ہے، مزید اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں جس سے حدیث کو تقویت مل جاتی ہے۔

مشہور سلفی عالم علامہ البانیؒ کی تحقیق

قال الألبانی رحمہ اللہ: " حدیث صلاۃ التسابیح " فإنہ قد تبین بعد تتبع طرقہ أنہ لیس لہ إسناد ثابت ولکنہ صحیح بمجموع طرقہ وقد صححہ - أو علی الأقل حسنہ جمع من الحفاظ:

كالآجري وابن منده والخطيب وأبي بكر السمعاني والمنذري وابن الصلاح والنووي والسبكي وغيرهم ومنهم البيهقي فقد ساقه في "شعب الإيمان" (1/247) بإسناد ضعيف من حديث أبي رافع ثم قال: وكان عبد الله بن المبارك يفعلها وتداولها الصالحون بعضهم من بعض وفيه تقوية للحديث المرفوع وبالله التوفيق"
الرد المفحم ص 100

ترجمہ: صلوٰۃ التسبیح کی حدیث اپنی تمام سندوں کی مجموعی حیثیت کے اعتبار سے صحیح ہے۔ حفاظ و ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس کو صحیح یا حسن درجے کی قرار دیا ہے۔ ان ائمہ حدیث میں امام آجریؒ، امام ابن مندہؒ، امام خطیب بغدادیؒ، امام ابوبکر السمعانیؒ، امام منذریؒ، امام ابن الصلاحؒ، امام نوویؒ، امام سبکیؒ اور دیگر کئی ائمہ شامل ہیں اور انہیں حضرات میں سے امام بیہقیؒ حضرت ابو رافعؓ کی حدیث اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں ایک ضعیف سند سے لائے ہیں اور امام عبداللہ بن مبارکؒ یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور صلحائے امت ایک دوسرے کو اس کی تلقین کرتے تھے اور ان حضرات کے عمل سے حدیث مرفوع کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ التوفیق۔

صلوٰۃ التسبیح کے قائل و عامل علماء

علماء کی ایک جماعت اس حدیث کو صحیح یا حسن ضرور قرار دیتی ہے، ان میں سے جن لوگوں نے اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے درج ذیل ہیں:

(۱) ابوبکر الاجریؒ (۲) ابو محمد عبد الرحیم المصریؒ (۳) حافظ ابوالحسن المقدسیؒ (۴) ابوداؤدؒ صاحب السنن (۵) امام مسلمؒ صاحب الجامع الصحیح (۶) حافظ صلاح الدین العلائیؒ (۷) خطیب بغدادیؒ (۸) حافظ ابن صلاحؒ (۹) امام سبکیؒ (۱۰)

سراج الدین البلقینی"(۱۱) ابن مندۃ"(۱۲) امام حاکم"(۱۳) امام منذری"(۱۴) ابوموسی المدینی"(۱۵) امام زرکشی"(۱۶) امام نووی" نے تہذیب الاسماء واللغات کے اندر(۱۷) ابوسعید السمعانی"(۱۸) حافظ ابن حجر" نے الخصال المکفرۃ اور امالی الاذکار میں(۱۹) ابومنصور الدیلمی"(۲۰) امام بیہقی"(۲۱) امام دارقطنی" اور دیگر علماء نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(بحوالہ: مرعاۃ المفاتیح ص: ۲۵۳)

امام مسلم رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ "لا یروی فیھا اسناد احسن من ھٰذا بہ" (عون المعبود" ص: ۱۲۴ ج: ۲ جز ۴)
یعنی صلوٰۃ التسبیح سے متعلق سب سے بہترین سند یہی ہے، ابن شاہین ترغیب کے اندر کہتے ہیں: "سمعت ابابکر بن ابی داؤد یقول سمعت ابی یقول أصح حدیث فی صلوٰۃ التسبیح ھٰذا"
یعنی ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ صلوٰۃ التسبیح سے متعلق سب سے صحیح حدیث یہی ہے، اس طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے: "کان عبد اللہ ابن المبارک یصلیھا و تداولھا الصالحون بعضھم عن بعض و فیہ تقویۃ للحدیث"۔
(عون المعبود: ج ۲ ص: ۱۲۴ ج ۲ جز ۴)

عبداللہ بن مبارک" ودیگر سلف صالحین کا پسندیدہ عمل

یعنی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کرتے تھے اور سلف صالحین سے بھی صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ منقول ہے جس کی وجہ سے حدیث کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی آئی ہوئی ہے جس میں موسیٰ بن عبدالعزیز" کی متابعت ابراہیم بن حکم" نے کی ہے اور

ترمہ" کی متابعت عطاء اور مجاہد نے کی ہے۔ (بحوالہ عون المعبود: ج ۲ ص: ۱۳۵ جز ۴)
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الخصال المکفرۃ" میں ابن الجوزی" کا رد کرتے ہوئے "صلوٰۃ التسبیح" کی روایات اور ان کی سندی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے، ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم "حسن" یعنی صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک" جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کرکے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی "صلوٰۃ التسبیح" کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔
خلاصہ کلام یہ کہ صلوٰۃ التسبیح سے متعلق حدیث صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا بالکل درست اور جائز ہے۔ شیخ الحدیث عبید اللہ محدث مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"والحق عندی ان حدیث ابن عباس لیس بضعیف فضلاً عن ان یکون موضوعاً او کذبا بل ھو حسن لا شك فی ذالك عندی فسندہ لا ینحط عن درجة الحسن بل لایبعدان یقال انه صحیح لغیرہ بما ورد من شواھدہ و بعضھا لا بأس"
یعنی میرے نزدیک عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ضعیف نہیں چہ جائے کہ وہ موضوع اور من گھڑت ہو بلکہ اس حدیث کے حسن ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ دیگر شواہد کی بنیاد پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے تو کوئی بعید بات نہیں ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح ج ۲ ص: ۲۵۳)

ایک مبارک تحفہ

صلوٰۃ التسبیح وہ مبارک تحفہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا اور اس کی دس خصوصیات بیان فرمائیں جو درج ذیل ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ معاف فرمادیں گے، پہلے بھی (2) پچھلے بھی
(3) پرانے بھی (4) نئے بھی (5) بھول کر کیئے ہوئے بھی (6) جان کر کیے
ہوئے بھی (7) چھوٹے بھی (8) بڑے بھی (9) چھپے ہوئے بھی (10) ظاہر بھی۔
(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

طبرانی نے یہ اضافہ بھی آخر میں ذکر کیا ہے کہ "اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ
کے برابر بھی ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش
فرمادیں گے۔" (رواہ الطبرانی)

حضرت شاہ ولی اللہ کی رائے گرامی

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس
کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازوں میں (خاص کر نفلی نمازوں میں) بہت
سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعاؤں پر ایسے ناواقف
یا فتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان
اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ بے نصیب رہتے ہیں ان کیلئے یہی صلوٰۃ التسبیح
اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے، کیونکہ اس میں اللہ کے ذکر اور تسبیح و تحمید کی
بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے
عوام کیلئے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ، النوافل: ۱/ ۴۵۵)

"صلوٰۃ التسبیح" کی تاثیر اور برکت

نماز کے ذریعہ گناہوں کے معاف ہونے اور معصیات کے گندے اثرات کے
زائل ہونے کا ذکر تو اصولی طور پر قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا: "وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" (ھود: ۱۱۴)
لیکن اس تاثیر میں "صلوٰۃ التسبیح" کا جو خاص مقام اور درجہ ہے وہ حضرت عبداللہ بن

عباسؓ کی مندرجہ بالا حدیث میں پوری صراحت کے ساتھ ذکر کردیا گیا ہے، یعنی
یہ اس کی برکت سے بندہ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، دانستہ، نادانستہ، صغیرہ کبیرہ،
پوشیدہ، علانیہ، سارے ہی گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے اور سنن ابی داؤد کی ایک
روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمروؓ) کو
"صلوٰۃ التسبیح" کی تلقین کرنے کے بعد ان سے فرمایا:
"فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَالِكَ"۔
(سنن ابی داؤد، باب صلاۃ التسبیح، حدیث نمبر: ۱۱۰۵)

تم اگر بالفرض دنیا کے سب سے بڑے گناہ گار ہو گے تو بھی اس کی برکت سے اللہ
تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ محرومی سے حفاظت فرمائے اور اپنے ان
خوش نصیب بندوں میں سے کردے جو رحمت و مغفرت کے ایسے اعلانات کو سن کر ان
سے فائدہ اٹھاتے اور ان کا حق ادا کرتے ہیں، آمین۔

صلوٰۃ التسبیح کا ثواب

صلوٰۃ التسبیح کی 10 خصوصیات

(حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا:

"اے عباس رضی اللہ عنہ اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ
کو ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو اس (ہدیہ کی) دس
خصوصات نہ بتاؤں؟ جب آپ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ
معاف فرمادیں (۱) پہلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) پرانے بھی (۴) نئے بھی (۵)
بھولے والے بھی (۶) جان کر کئے ہوئے بھی (۷) چھوٹے بھی (۸) بڑے بھی
(۹) چھپے ہوئے بھی (۱۰) ظاہر بھی، یہ دس خصلتیں۔

آپ چار رکعات پڑھیں، اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ تلاوت کریں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پھر رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو (قومہ میں) یہ کلمات دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ کی حالت میں دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (جلسہ) میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں پھر (دوبارہ) سجدہ کریں اور ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھائیں تو ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں۔ یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئے آپ اس طرح سے چاروں رکعات میں کریں۔

اگر آپ میں ہمت ہو کہ آپ اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو پڑھ لیا کریں اور اگر ہمت نہ ہو تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر (یہ بھی) نہ کر سکیں تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ طبرانی نے یہ اضافہ بھی آخر میں ذکر کیا ہے کہ "اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرما دیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

کلموں کے عجیب وغریب فضائل وبرکات

سرکار مدینہ ﷺ کی شفاعت کا حق دار کون؟

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اذکار میں افضل "لا الہ الا اللہ" ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔ (مشکوۃ شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقا دو جہاں ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا کون ہوگا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو دل کے خلوص کے

ساتھ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہے گا وہ میری شفاعت سے زیادہ مستفید ہوگا۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کثرت سے پڑھا کرو۔ (طبرانی)

جنت کی کنجیاں آپ کے ہاتھ

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی شہادت (گواہی) جنت کی کنجیاں ہیں۔ (مشکوۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے پھر اس کے ننانوے اعمال نامے کھولے جائیں گے جو کہ گناہوں سے بھرے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا مولا میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے پھر ایک کاغذ کا پرزہ لیا جائے گا جس پر کلمہ لکھا ہوا ہوگا۔ پھر ترازو کے ایک پلڑے میں گناہوں سے بھرے ہوئے ننانوے اعمال نامے رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کلمہ شہادت والا پرزہ رکھ دیا جائے گا پس یہ پرزہ اعمال ناموں پر بھاری ہوگا۔ (ترمذی)

احد پہاڑ سے زیادہ ثواب

تیسرا کلمہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور تہلیل پر مشتمل ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ...

☆ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو احد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرے؟ عرض کی کہ وہ کیسے یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر شخص کرسکتا ہے کیونکہ "سبحان اللہ" پڑھنے کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "اَلْحَمْدُلِلّٰہ" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "اللہ اکبر" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ (جمع الفوائد)

آسمانوں کے دروازے کھل گئے

حضور خاتم المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے اخلاص کے ساتھ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کسی نے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حرام کاموں سے رک جائے۔ (طبرانی)

☆ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہتا ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچارہے۔ (ترمذی)

☆ شفیع المسلمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" اور "اَسْتَغْفَارُ" کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا لوگوں نے مجھے "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" اور "اَسْتَغْفَارُ" سے ہلاک کردیا جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو انہیں خواہشات نفس میں ڈال دیا جبکہ وہ اپنے آپ کو غلط فہمی سے ہدایت پر ہی سمجھتے رہے۔ (جامع الصغیر) (بحوالہ ماہنامہ عبقری جنوری 2013)

دوزخ سے حفاظت والے اعمال

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولاد آدم میں ہر انسان کو (۳۶۰) جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ بس جس شخص نے اللہ اکبر کہا الحمدللہ کہا لاالہ الا اللہ کہا سبحان

اللہ کہا استغفر اللہ کہا اور مسلمانوں کے راستہ سے روڑا پتھر ہٹایا، کانٹا اور ہڈی ہٹائی، یا نیکی کا حکم کیا، یا برائی سے روکا تو ان نیک کاموں کو تین سو ساٹھ (اعضاء کے شکرانہ) کے بدلہ میں شمار کیا جائے گا اور وہ اس حالت میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرلیا ہوگا۔

ساری دنیا سے زیادہ قیمتی کلمہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ" کہوں تو یہ مجھے اس (دنیا) اور اس سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا امت محمدیہ کیلئے ایک پیغام

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شب مجھے معراج کرائی گئی، میری حضرت ابراہیم علیہ اسلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو اس کی اطلاع دینا کہ جنت کی زمین زرخیز چٹیل میدان ہے، شیریں پانی ہے، مگر اس پر کوئی درخت وغیرہ نہیں ہے اور اس پر درخت لگانا "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ" سے حاصل ہوتا ہے۔

(ترمذی وقال حدیث حسن)

نیکیوں کی بخشش اور گناہوں کی معافی

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں

سے چار جملے منتخب کیے ہیں۔ ''(۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ
(۴) اللہ اکبر ''، پس جس شخص نے سبحان اللہ کہا اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی
جائیں گی اور اس کے بیس گناہ مٹائے جائیں گے اور جس نے ''اللہ اکبر'' کہا
اس کیلئے بھی ایسا ہی ثواب ہے اور جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اس کیلئے بھی ایسا
ہی ثواب ہے اور جس نے اپنی طرف سے ''الحمد للہ رب العالمین''
کہا اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ مٹائے جائیں گے۔
(احمد ونسائی والحاکم بنحوہ وقال صحیح علی شرط مسلم)

خیر سے لبریز کلمات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
دیہاتی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے قرآن یاد کرنے کی بہت کوشش
کرلی مگر یاد نہیں ہوسکا۔ لہٰذا آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیدیں جو مجھے قرآن کی
تلاوت کی جگہ کفایت کرے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو تو اس نے یہ کلمات کہے اور ان کو
اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے لیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو میرے
رب کیلئے (ذکر) ہوا، میرے لئے کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم (اپنے
لئے) یہ کہو ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ'' اور میرا خیال
ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے آگے ''وَاھْدِنِیْ'' لفظ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ یہ تعلیم
لیکر وہ دیہاتی چلا گیا اس کے پیچھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیہاتی چلا
گیا ہے مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے لبریز کر کے گیا ہے۔
(ابن ابی الدنیا: کتاب الذکر بیہقی فی الشعب مختصرا باسناد جید وزاد لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

احد پہاڑ سے بھی زیادہ ثواب

(حدیث) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کیا تم میں سے ہر ایک اس کی توفیق نہیں رکھتا کہ وہ ہر دن ایسا عمل کرے جو احد
پہاڑ کے برابر ہوجائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!
کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ ہر روز احد پہاڑ کے برابر نیک عمل کرے؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اس کی طاقت رکھتا ہے، صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیسے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سبحان اللہ''
احد پہاڑ سے بڑا ہے ''لا الہ الا اللہ'' احد پہاڑ سے بڑا ہے ''الحمد للہ'' احد
پہاڑ سے بڑا ہے، ''اللہ اکبر'' احد پہاڑ سے بڑا ہے، یعنی ان کلمات میں سے ہر
ایک کا ثواب احد پہاڑ سے بہت بڑا ہے۔ (نسائی، بزار واسنادہما صحیح لو صح سماع الحسن عن عمران)

غریبوں کیلئے صدقہ کیا ہے؟

(حدیث) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
میں سے چند حضرات نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! دولت
مند حضرات ہم سے بازی لے گئے وہ بھی ویسی ہی نماز پڑھتے ہیں جیسی ہم پڑھتے
ہیں وہ بھی ویسے ہی روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال کا صدقہ
بھی کرتے ہیں (جو ہمارے پاس نہیں ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کیا اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کے لئے وہ چیز نہیں بخشی جس کا تم صدقہ کرو بلاشبہ
ہر تسبیح کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر تکبیر کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے
اور ہر الحمد للہ کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور نیکی کے حکم کرنے پر صدقہ کا ثواب
ملتا ہے اور گناہ سے روکنے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور تمہارا اپنی بیویوں کے پاس
جانے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! کیا ہم میں جو شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے اس میں بھی اس کو اجر ملتا

ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ حرام کی جگہ میں شہوت کا
استعمال کرتا تو اس پر گناہ ہوتا اور اسی طرح جب اس نے اس کو حلال جگہ میں استعمال
کیا تو اس میں بھی اس کو اجر ملے گا۔

جن کیلئے فرشتوں کی جماعتیں استغفار کرتی ہیں

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں کوئی
بات ذکر کروں تو اس کی تصدیق تمہیں قرآن پاک سے دکھا سکتا ہوں بے شک جب
کوئی بندہ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَ تَبَارَكَ
اللهُ" کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو لیکر اپنے پر کے نیچے دبا کر آسمان کی طرف لے کر
چڑھتا ہے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتا ہے وہ فرشتے ان کلمات کے
کہنے والے کے حق میں استغفار کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کلمات کو لیکر اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ
میں پہنچ جاتا ہے، پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اس حدیث کی دلیل میں) یہ
آیت تلاوت کی "اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصّٰلِحُ يَرْفَعُهٗ"
(الفاطر آیت:10) (پاکیزہ کلمات اور عمل صالح اس کی طرف اٹھتے ہیں)

دس غلام اور چھ اونٹ ذبح کرنے سے افضل عمل

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا اور سو مرتبہ "اللہ اکبر" پڑھا اس کے
لئے یہ ذکر دس غلاموں کے آزاد کرنے اور چھ اونٹ ذبح کرنے سے افضل ہے۔
(حدیث) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ" سو مرتبہ پڑھا تو یہ سو اونٹ
قربان کرنے کے برابر ہے جس نے سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھا تو اس کا یہ عمل جہاد

میں زین والے سو عدد گھوڑے دینے کے برابر ہے اور جس نے سو مرتبہ "اللہ اکبر"
کہا تو یہ ان سو اونٹوں کے برابر ہے جن کو مکہ میں قربان کیا گیا ہو۔
(طبرانی باسناد حسن ولہ شاہد)

یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں

(حدیث) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللهِ" کہو کیونکہ یہ کلمات باقیات صالحات میں سے ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح
سے جھاڑتے ہیں جس طرح سے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ (کلمات) جنت
کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی ورجالہ ثقات الاعمر بن راشد الیمامی وقد وثق)
حدیث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ ﷺ
کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار
نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے
اس کیلئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے
جائیں گے۔ (رواہ مسلم، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم:۶۸۵۲)
حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو ان میں
سے سُبْحَانَ اللهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہیں۔ یہ کلمات عرش کے چاروں طرف
گھومتے ہیں، ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ اس طرح

یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کا (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی تمہارا ہمیشہ تذکرہ کرتا رہے؟
(رواہ ابن ماجہ، باب فضل التسبیح، رقم:۳۸۰۹)

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لا الٰہ الا اللہ) تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا (اللہ اکبر) زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (نور یا اجر سے) بھر دیتا ہے۔ (رواہ الطبرانی ورواتہ الی معاذ بن عبداللہ ثقات سوی ابن لھیعۃ لہ شواھد، الترغیب ۲/۴۳۴)

حدیث: قبیلہ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کر فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ پر کو پر کر دیتا ہے۔
(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن، باب فیہ حدیث ان التسبیح نصف المیزان، رقم:۳۵۱۹)

حدیث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلایئے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ہے۔ (رواہ الحاکم وقال: صحیح علی شرطھما ولم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ۴/۲۹۰)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پوچھا: جبرائیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: محمد ﷺ ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ اپنی امت سے کہیے کہ وہ جنت کے پودے سے

زیادہ زیادہ سے لگائیں اس لیے کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے۔ پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"
(رواہ احمد ورجال احمد رجال الصحیح غیر عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب وھو ثقۃ لم یتکلم فیہ احد ووثقہ ابن حبان، مجمع الزوائد ۱/۱۱۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو اور جس کو چاہو بعد میں پڑھو کوئی حرج نہیں۔ (وھو جزء من الحدیث، رواہ مسلم باب کراھۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ... رقم ۵۶۰۱، وزاد احمد)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (کیونکہ ان کا اجر و ثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام ساز و سامان سمیت ختم ہو جائے گی۔) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھے گا، ہر حرف کے بدلے اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں بوڑھی اور کمزور

ہوگئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتادیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ'' سومرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولاد اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرو۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' سومرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لئے دے دو۔ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' سومرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسے سو اونٹوں کو ذبح کئے جانے کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ'' سومرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔

(واسا نیدهم حسنة، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۸ ورواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد وافقه الذهبی ۱/۵۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں پودا لگا رہا تھا فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اپنے لئے پودے لگا رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' کہنا ان میں سے ہر کلمے کے بدلے میں تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔

(رواه ابن ماجه، باب فضل التسبيح، رقم: ۳۸۰۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: دیکھو اپنے بچاؤ کیلئے ڈھال لے لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچاؤ کیلئے ڈھال لے لو۔ ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

وَاللهُ اَكْبَرُ'' کہا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اپنے کہنے والے کے آگے، پیچھے، دائیں بائیں سے آئیں گے اور اس کو نجات دلانے والے ہوں گے اور یہی وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ (مجمع البحرین)

فائدہ: حدیث شریف کے اس جملہ ''یہ کلمات اپنے پڑھانے والے کے آگے سے آئیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ کلمے آگے بڑھ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریں گے اور دائیں بائیں پیچھے سے آنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی عذاب سے حفاظت کریں گے۔ (مجمع البحرين في زوائد المعجمين ۷/۳۲۹ قال المحشى اخرجه الطبرانی فی الصغير وقال الهيثمی فی المجمع ورجاله رجال الصحيح غير داود بن بلال وهو ثقة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' کہنے کی وجہ سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے (سردی میں) درخت سے پتے جھڑتے ہے۔

(رواه احمد ۳/۱۵۲، مسند احمد)

حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کرسکتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! احد پہاڑ کے برابر کون عمل کرسکتا ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کرسکتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ (کا ثواب) احد سے بڑا ہے، الحمد للہ کا ثواب احد سے بڑا ہے لا الہ الا اللہ کا ثواب احد سے بڑا ہے۔

(رواه الطبرانی والبزار ورجالهما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں سے پر گزرو تو خوب چرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے

باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' کا پڑھنا۔

(رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنیٰ مع ذکرھا تماما رقم: ۳۵۰۹)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چنے ہیں: '' سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ '' جو شخص ایک مرتبہ ''سُبْحَانَ اللهِ '' کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی بیس برائیں مٹادی جاتی ہیں۔ جو شخص ''اَللهُ اَكْبَرُ'' کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ'' کہے اس کیلئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص دل کی گہرائی سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ '' کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم: ۸۴۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں، عرض کیا گیا، وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر کہنا) تہلیل (لاالہ الا اللہ کہنا) تسبیح (سبحان اللہ کہنا) تحمید (الحمدللہ کہنا) اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔

فائدہ: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو ملت اس لئے فرمایا کہ یہ کلمات دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (رواہ الحاکم وقال: ھذا صحیح اسناد المصریین ووافقہ الذھبی ۱/ ۵۱۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ '' کہا کرو۔ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح مٹادیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (رواہ الطبرانی باسنادین فی احدھما، عمر بن راشد الیمامی، وقد وثق علی ضعفہ وبقیۃ رجالہ الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو شخص بھی ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ '' پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

ایک روایت میں یہ فضیلت سبحان اللہ، والحمدللہ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ (رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتحمید، رقم: ۳۴۶۰ وزاد الحاکم: وقال الذھبی، حاتم ثقۃ، وزیادتہ مقبولۃ ۱/ ۵۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (دل سے) ''سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمانبردار ہوگیا اور اپنے آپ کو میرے حوالہ کردیا۔

(رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد ووافقہ الذھبی ۱/ ۵۰۲)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے ہیں

صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ترمذیؒ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قرأت سے پہلے ثناء یعنی ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ'' اور رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' اور سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى'' پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں

قرأت سے پہلے کلمہ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر" پندرہ دفعہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا ذکر بھی ہے۔ اسی طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہوجائے گا اور اس طریقہ میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا، اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں بھی اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چار رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہی ہوگی؛ بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول ہیں، پڑھنے والے کیلئے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

(ترمذی، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح، حدیث نمبر: ۴۴۳)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے تفصیل کے ساتھ

(۱) چار رکعت کی نیت باندھ کر ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور قرأت کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر" پڑھ کر رکوع کرے اور رکوع میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنے کے بعد پھر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع سے اٹھے اور "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد قومہ میں دس بار پڑھے، پھر سجدہ کرے، اس میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھے اور دس مرتبہ پڑھ کر پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پڑھ کر بغیر بیٹھے اللہ اکبر کہہ کر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے۔ پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے تو اس طرح ایک رکعت میں ۷۵/مرتبہ ہو گئے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھ کر جب التحیات کیلئے بیٹھے تو اول دس مرتبہ پڑھ کر، پھر التحیات پڑھے اس طرح چاروں رکعتیں پوری کرلیا کرے۔ یہ کل ۳۰۰ مرتبہ ہو گئے۔

(۲) نیت باندھ کر ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے، پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور قرأت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ، پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے

کھڑے ہو کر دس مرتبہ، پھر سجدہ میں دس مرتبہ، پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پڑھ کر بغیر بیٹھے اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے، تو یہ ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہو گئے اور اس طرح چار رکعت پوری کرے تو کل تین سو مرتبہ ہو جائیں گے، یہ طریقہ عام لوگوں کیلئے آسان ہے۔

(بخاری بَابِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ ۱۱۰۵)

ردالمحتار ج1، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی صلوٰۃ التسبیح میں ہے: "يفعلها فی كل وقت لا كراهة فيه أو فی كل يوم أو ليلة مرة وإلا ففی كل أسبوع أو جمعة أو شهر أو العمر وحديثها حسن لكثرة طرقه"

ترجمہ: یہ نماز روزانہ کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ روز نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک دفعہ، یا جمعہ کے دن، یا مہینے میں ایک دفعہ، یا زندگی میں ایک دفعہ پڑھا کریں اور صلوٰۃ التسبیح کی حدیث اپنی اسناد کی کثرت کی وجہ سے حسن درجے کی حدیث ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب اور وقت

اس نماز کی بہت فضیلت اور بہت ثواب اور اس میں بڑی معافی کی امید ہے وہ چار رکعت نفل ہے کہ غیر وقت کروہ میں ادا کی جائے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے سے آفتاب نکل کر بلند ہونے تک جائز نہیں اور ٹھیک دو پہر کو جائز نہیں اور جب آفتاب ڈوبنے کے قریب آئے کہ اس پر نگاہ بے تکلف ٹھہرنے لگے اس وقت جائز نہیں، نماز عصر کے فرض پڑھنے کے بعد شام تک جائز نہیں، جس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت جائز نہیں غرض جتنے وقت نفل نماز کی کراہت کے ہیں ان اوقات سے بچ کر جس وقت چاہے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے (كما فی الهندية عن المضمرات عن المحلی جیسا کہ ہندیہ میں مضمرات اور محلّی کے حوالے سے ہے) اور افضل دن جمعہ کا ہے اور اس کا مناسب طریقہ جو ہمارے ائمہ

کرام کے مذہب سے موافق ہے یہ ہے کہ ثناء "سبحانك اللهم" پڑھ کر پھر ۱۵ بار "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ" پھر الحمد و سورت پڑھ کر یہی کلمہ دس بار پھر رکوع میں تسبیحاتِ رکوع کے بعد دس بار پھر رکوع سے کھڑے ہو کر "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کے بعد دس بار پھر سجدہ میں تسبیحوں کے بعد دس بار پھر سجدہ سے اٹھ کر دس بار پھر دوسرے سجدہ میں اسی طرح دس بار، یہ ایک رکعت میں پچھتر بار ہوا۔ پھر دوسری رکعت کو کھڑا ہو کر الحمد سے پہلے پندرہ بار پھر الحمد و سورت کے بعد دس بار پھر رکوع میں بدستور کہ یہ بھی پچھتر ہوئے۔ اسی طرح باقی دونوں رکعتوں میں بھی اس طرح پڑھیں کہ یہ سب ۳۰۰ تین سو بار ہو جائیں گے، سورت کا اختیار ہے جو چاہے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں "الهٰكم التكاثر" دوسری میں "والعصر" تیسری میں "قل يايها الكٰفرون" چوتھی میں "قل هو الله" یہ نماز ہرروز پڑھے ورنہ ہر جمعہ، ورنہ ہر مہینے، ورنہ سال میں ایک بار تو ہو جایا کرے اور نہ ہو تو عمر بھر میں ایک بار تو ہو جائے کہ اس میں بڑی دولت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۳ فتاوی ہندیہ باب التاسع فی النوافل مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۳)

مسائل ضروریہ

چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل لکھے جاتے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ۔(۱) اس نماز کے لئے قرآن کی کوئی سورۃ متعین نہیں، جو دل چاہے سورت پڑھ لیں لیکن، بعض علماء نے لکھا ہے کہ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن میں سے چار سورتیں پڑھیں۔ بعض حدیثوں میں بیس آیتوں کی بقدر آیا ہے اس لئے ایسی سورتیں پڑھے جو بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں۔ بعض نے اذازلزلت، والعادیات، تکاثر، والعصر، کافرون، نصر اور اخلاص لکھا

ہے کہ ان میں سے پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ۔(۲) ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنیں کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لیکر اس پر گننا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتے رہیں۔

مسئلہ۔(۳) اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کر لیں، البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور سجدوں کے درمیان نہ کریں۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھیں تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کریں بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھیں اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لیں۔ مثلاً اگر پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لیں اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لیں اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لیں۔

مسئلہ۔(۴) اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی، ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

مسئلہ۔(۵) بعض احادیث میں آیا ہے کہ التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے:

"رواہ ابو نعیم فی الحلیة من حدیث ابن عباس رضی الله عنه ولفظه اذا فرغت قلت بعد التشهد قبل التسلیم اللهم الخ كذا فی الاتحاف وقال اورده الطبرانی ایضا من حدیث العباس رضی الله عنه وفی سنده متروك اه قلت زاد فی المرقاة فی اخر

الدعاء بعض الالفاظ بعد قوله خالق النور زدتها تكميلا للفائدة"

دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ"

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین والوں کے عمل اور توبہ والوں کا خلوص مانگتا ہوں اور صابرین کی پختگی اور آپ سے ڈرنے والوں کی سی کوشش (یا احتیاط) مانگتا ہوں اور رغبت والوں کی سی طلب اور پرہیز گاروں کی سی عبادت اور علماء کی سی معرفت تاکہ میں آپ سے ڈرنے لگوں۔ اے اللہ ایسا ڈر جو مجھے آپ کی نافرمانی سے روک دے اور تاکہ میں آپ کی اطاعت سے ایسے عمل کرنے لگوں جن کی وجہ سے آپ کی رضا اور خوشنودی کا مستحق بن جاؤں اور تاکہ خلوص کی توبہ آپ کے ڈر سے کرنے لگوں اور تاکہ سچا اخلاص آپ کی محبت کی وجہ سے کرنے لگوں اور تاکہ آپ کے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے آپ پر توکل کرنے لگوں۔ اے نور کو پیدا کرنے والی بزرگ ذات تو ہماری مغفرت فرما۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے درخواست کو قبول فرما۔

مسئلہ۔(۶) اس نماز کا اوقات مکروہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے، البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے یا پھر دن میں کسی وقت یا پھر رات کو۔

مسئلہ۔(۷) بعض حدیثوں میں سوم کلمہ کے ساتھ لاحول کو بھی ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ اوپر تیسری حدیث میں گزرا۔ اس لئے اگر کبھی کبھی اس کو بڑھا لے تو اچھا ہے۔ (ماخوذ و منقول از فضائل اعمال)

مشائخ کا معمولات کا اہتمام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی کتاب "آپ بیتی" سے چند اقتباسات، حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے معمولات یومیہ میں صلوٰۃ التسبیح شامل تھی:

حضرت کا نظام الاوقات یہ تھا کہ رات کے پچھلے حصہ میں بالعموم سب ہی جاگ جاتے اور طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر نوافل میں مشغول ہو جاتے، بعض لوگ مسجد چلے جاتے، اکثر وہیں چٹائیوں اور چار پائیوں پر نوافل ادا کرتے، پھر ذکر جہر میں یا مراقبہ میں مشغول ہو جاتے، اس وقت رات کے اس سناٹے میں اور جنگل کی اس خاموش فضا میں خانقاہ اللہ کے نام کی صداؤں اور ذکر کی آوازوں سے گونج جاتی اور حسب استعداد و توفیق لوگ اس فضاء سے مکیف ہوتے اور سرور و مستی کی ایک عام کیفیت ہوتی۔ نماز صبح کے بعد پابندی سے سیر کو تشریف لے جاتے، بالعموم نہر کی پٹری پر تشریف لے جایا کرتے تھے، واپسی پر مزار پر کچھ دیر بیٹھتے، بعد میں یہ معمول جاتا رہا، کچھ دیر موسم کے مطابق باہر تشریف رکھتے پھر اندر تشریف لے جاتے۔

کوئی موسم ہو، مہمان کم ہوں یا زیادہ حضرت باہر تشریف لاتے اور ساڑھے دس بجے یا گیارہ بجے تک کھانا آجاتا اور یہی وقت سہارنپور سے مہمانوں کے پہنچے کا ہوتا، اور قرب وجوار کے دیہات سے آنے والوں کا عموماً وقت بھی یہی ہوتا تھا جن کا پہلے سے کوئی اندازہ نہ ہوتا تھا مگر حاجی ظفر الدین صاحب ناظم مطبخ اوران کی اہلیہ اللہ ان کو

بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے مجھے تو ہمیشہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی تھی کہ پہلے سے چالیس، پچاس مہمان ہوتے تھے لیکن دستر خوان کے وقت سو ڈیڑھ سو ہو جاتے تھے مگر ذرا سی تاخیر بھی کھانے میں نہیں ہوتی تھی، سالن تو زیادہ مقدار میں پہلے سے ہوتا تھا، عین وقت پر حاجی ظفر کی اہلیہ اس سرعت سے روٹیاں پکاتی کہ تار نہیں ٹوٹتا تھا، ایک جماعت کھانے سے اٹھتی فوراً دوسری جماعت بیٹھتی۔

اس کے بعد علی میاں لکھتے ہیں کہ کھانا عموماً سادہ بالعموم دال روٹی ہوتی تھی، جب تک حضرت کی صحت اجازت دیتی رہی مہمانوں کے ساتھ ہی کھانا تناول فرماتے، کھانے کے بعد تھوڑی دیر مجلس ہوتی، جس کا کوئی خاص موضوع نہ ہوتا تھا۔ کبھی اکابر میں سے کسی کا قصہ چھڑ گیا کبھی کوئی اور مضمون، بارہ بجے کے قریب مجلس ختم ہو جاتی اور حضرت آرام فرماتے۔

ظہر کی اذان کے بعد سب اٹھ جاتے اور مسجد میں جمع ہوتے رہتے، صحت کے زمانہ میں تو حضرت مسجد ہی میں تشریف لے جاتے تھے، نماز ظہر کے بعد حضرت تخلیہ میں تشریف لے جاتے اور کواڑ بند ہو جاتا، سفر و حضر میں یہ قدیمی اور دائمی معمول تھا، البتہ اخیر زمانہ شدت مرض میں اس کی پابندی نہیں رہی۔ اس تخلیہ میں عموماً صلوٰۃ التسبیح اور ذکر بالجہر کا معمول تھا (از زکریا) جہر بہت ہلکی آواز سے ہوتا جو حجرہ کی باہر کی سہ دری سے آگے نہیں نکلتا تھا اور ہیبت سے اس سہ دری میں بھی لوگوں کی جانے کی ہمت نہ ہوتی، زکریا کی چارپائی حجرہ شریف کے دروازہ کے بالکل متصل چونکہ حکماً رہتی تھی اس لئے مجھے اس خفیف جہر کی آواز سننے کی بہت کثرت سے نوبت آتی، اس تخلیہ کا بہت اہتمام ہوتا تھا۔

تخلیہ سے باہر آنے کے وقت چہرہ پر اتنا جلال اور انوار کا زور ہوتا تھا کہ چہرۂ مبارک پر نگاہ ڈالنی مشکل ہوتی تھی اور تھوڑی دیر تک حضرت نور اللہ مرقدہٗ پر بھی کچھ استغراقی کیفیت کا ایسا غلبہ ہوتا تھا کہ خادم خاص بھائی الطاف کو بھی نہ پہچانتے،

فرماتے تو کون ہے؟ اس منظر کو اس ناکارہ نے بھی بہت دیکھا۔ میں تو حجرہ کے کواڑ کھلنے کے وقت اپنی چارپائی سے اٹھ کر باہر آ جاتا تھا، مگر چند منٹ بعد یہ منظر ختم ہو جاتا، باہر تشریف لانے کے بعد چائے اور اخبار آ جاتے اور راؤ فضل الرحمن صاحب اخبار کی خاص خاص خبروں پر سرخیاں لگا کر لاتے اور سناتے اور خصوصی ڈاک بھی سنائی جاتی، عصر تک یہ سلسلہ رہتا۔

تیسرے کلمے کے فضائل

تیسرا کلمہ تمجید۔۔۔فضائل و برکات

عصرِ حاضر میں اہلِ اسلام کی پریشانیوں کی عمومی وجوہات دین سے دوری، اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رسول اکرم ﷺ کی شریعت و سنت کے خلاف ورزی ہیں۔ بقاء کو چھوڑ کر فناء ہونے والی دنیا کی پوجا، نفس پرستی، اللہ کی رضا کی بجائے اپنی منشاء و رضامندی کے حصول کی کوشش، کتاب و سنت کو خود پر نافذ کرنے کی بجائے اسلام کو اپنی مرضی کی زاویے سے دیکھنا، اپنی سہولت کیلئے دین میں نرمی اور آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش اور اصلاح کرنے والے سے یہ امید رکھنا کہ وہ ہماری مرضی کے مطابق دین و شریعت کو بیان کرے، طرزِ معاشرت، آدابِ زندگی، شرعی قوانین، فقہی مسائل، انبیاء کرام علیہم السلام، اصحاب و اولیاء کرام علیہم الرضوان کی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کی بجائے اپنی اصطلاحات کو متعارف کروانا اور پھر اس پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا۔ یہ وہ تمام مسائل ہیں جنہوں نے اہل اسلام کی زندگی میں رکاوٹیں، پریشانیاں اور نفسیاتی مسائل کے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں انفرادی طور پر ہم بھی مجرم ہیں۔

روحانی علاج کے سلسلہ میں دنیا بھر میں موجود بہنیں اور بھائی رابطہ کرتے ہیں۔ اکثریت کا مسئلہ ذہنی پریشانی اور بے سکونی سے ہی شروع ہوتا ہے۔ جب شیطان

ذہن پر حاوی ہوتا ہے پھر میاں بیوی کے جھگڑے، اولاد کی نافرمانیاں، نماز میں دل نہ لگنا، کاروبار میں بے برکتی، شادی و نکاح میں رکاوٹ، صحت کی خرابی، دماغی کیفیت میں ردوبدل اور بہت کچھ۔ جب کسی کے دل سے رحمت اٹھ جائے، احکام الٰہی کی خلاف ورزی شروع ہو جائے تو پھر شیطان اپنے راستے ہموار کر لیتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ان ساری پریشانیوں سے نجات کیلئے قرآن وسنت کے مطابق اور اولیاء کاملین کے فرامین پر عمل کر کے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ بنیادی طور پر ان مسائل میں مبتلا لوگوں کو اللہ کے قریب لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ابتدائی طور پر توبہ واستغفار کی طرف لایا جائے اور کسی ولیِ کامل کی بارگاہ سے اس کی بھلائی کی دعا کروائی جائے تا کہ اس کے دل کی حالت بدلے اور وہ ہدایت پا جائے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا عملیات و وظائف کو اپنے آس پاس دیکھا۔ میں نے تمام بزرگان سے ایک سبق سیکھا کہ ذہنی، نفسیاتی اور معاشرتی مسائل کے شکار ہر انسان کو اللہ کے قریب لاؤ۔ توبہ و استغفار کی طرف راغب کرو۔ اس سلسلہ میں استغفار کی کثرت اور تیسرا کلمہ کا ورد اکسیر ثابت ہوا۔ کئی بزرگوں کو دیکھا کہ وہ روحانی علاج استغفار اور تیسرا کلمہ سے شروع فرماتے ہیں۔

تیسرا کلمہ پانچ اوراد، وظائف کا مجموعہ ہے

تیسرا کلمہ کیا ہے؟ اس کی برکات کیا ہیں؟ ملاحظہ فرمایئے اور اپنی زندگی میں اس کا تجربہ کیجئے۔

(1) سبحان اللہ، (2) الحمد للہ، (3) اللہ اکبر۔

یہ تینوں وہ کلمات ہیں جن کو تسبیحاتِ فاطمی بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا مخدومہ کائنات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے۔ پھر رسول الرحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ وظیفہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا تو اس وقت یہ کرم بھی فرمایا کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سو غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے

گا۔ سبحان اللہ۔ (ہر نماز کے بعد بالترتیب 33، 33، 34 مرتبہ)۔

اسی طرح اس میں کلمہ طیبہ کا جزو بھی شامل ہے: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' پھر آخر میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' اللہ کی تسبیح، حمد، کبریائی کے ساتھ ساتھ اس کے معبودِ برحق ہونے اور ہر تقدیر پر قادر ہونے کا اعتراف واقرار بھی اس میں موجود ہے۔

اسی طرح علماء کرام نے اس کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اور فرشتوں کو اسے اٹھانے کا حکم دیا تو فرشتوں کو عرش بہت وزنی محسوس ہوا اُس وقت فرشتوں کو سبحان اللہ پڑھنے کو کہا چنانچہ اس کو پڑھتے ہی عرش اٹھانا آسان ہو گیا فرشتے برابر اس کلمے کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام وجود میں آئے اور ان کو چھینک آئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھنے کا حکم دیا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یَرْحَمُكَ اللّٰه''۔ فرشتوں نے یہ کلمہ سنا تو سبحان اللہ کے ساتھ الحمد للہ بھی پڑھنے لگے، حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا تو بت پرستی کیخلاف اللہ نے حکم دیا کہ قوم کو ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرو۔ فرشتوں نے اس کو بھی ملا کر پڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ملا۔ تعمیل کرنے لگے تو جنت سے جبرائیل علیہ السلام دنبہ لیکر آئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ اس کو قربان کر دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے خوشی سے نکلا ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' فرشتوں نے اس کو بھی ملا لیا اور یوں پڑھنے لگے یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ آیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار تعجب کیلئے فرمایا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' فرشتوں نے یہ بھی ساتھ ملا لیا اور یوں تیسرا کلمہ مکمل ہوا۔

صاحب ''جمع الفوائد'' لکھتے ہیں کہ ''آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو احد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرے؟ عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کرسکتا ہے کیونکہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھنے کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ (مجمع الفوائد)

قدرت کا انمول خزینہ

رسولِ رحمت ﷺ کی زبان مبارک اور پھر اولیاء صالحین و کاملین کے عمل سے ثابت ہوا کہ اس کلمہ میں کوئی انمول خزینہ ضرور چھپا ہوا ہے کہ مدینے والے آقا ﷺ نے تو اس میں موجود کلمات کو احد جیسے بلند مرتبت پہاڑ سے بھی زیادہ با برکت قرار دیا۔ بزرگانِ دین نے اس کے بہت سے فضائل لکھے۔ میں اپنے تجربات پیش کرتا ہوں۔

میں نے خود اپنی زندگی میں آزمایا اور اب تک ہزاروں لوگوں کو بتا چکا ہوں، الحمدللہ برکتیں نصیب ہوئیں۔ اگر کہیں کمی ہو تو وہ اپنے یقین اور اعتماد میں ہوتی ہے۔ ذہنی سکون، گھریلو پریشانیاں، میاں بیوی کے اختلافات، رزق میں تنگی، کاموں میں رکاوٹ، مقدمات میں پریشانی، عبادات میں دل لگانے کیلئے، روحانی ترقی پانے کے لئے، جادو، شیطانی اثرات اور جنات سے نجات پانے کے لئے الغرض ایک مسلمان کے ہر روحانی مسئلے کے حل کیلئے تیسرا کلمہ ایک عظیم نعمت ہے۔ بعض بزرگ جنات کی حاضری تک کیلئے تیسرا کلمہ کی مدد لیتے ہیں اور بھرپور کامیابی و فائدہ ہوتا ہے۔ جس قدر ایمان پختہ اور یقین مضبوط ہوگا اتنی ہی لذت وحلاوت محسوس ہوگی۔

تیسرے کلمے کا خاص عمل

ذہنی، کاروباری اور بداثرات کے مسائل کے لیے، نماز فجر سے پہلے یا بعد میں 100

بار درود شریف، پھر 100 بار تیسرا کلمہ پڑھیں۔ اسی طرح عشاء کے بعد یہ عمل کریں۔ اگر کوئی مشکل کام درپیش ہو، سختی کا وقت ہو یا کوئی مہم درپیش ہو، حاسدین سے حفاظت کی ضرورت ہو تو بعد نماز عشاء 111 بار "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" کو ساتھ ملا کر پڑھیں۔ انشاءاللہ رحمت کا نزول ہوگا۔ روزانہ صبح شام تیسرا کلمہ اپنے ورد میں شامل کرلیں۔ ہر نماز کے بعد کم از کم 11 بار اپنے معمول میں شامل کرلیں۔ اگر اللہ کی تسبیح وتحمید اور استغفار آپ کے معمول میں شامل رہے تو انشاءاللہ کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

فرشتوں کو نیکیاں لکھنے میں تھکا دینے والی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِہٖ کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَدَدَ خَلْقِہٖ کُلِّهِمْ مَا عَلِمْتُ مِنْهُمْ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ؀

زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سبل الخیرات سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے حج کیا اور کعبۃ اللہ شریف کی چوکھٹ مبارک تھام کر مذکورہ بالا کلمات حمد پڑھے اور چلا گیا، اگلے سال پھر حج کیلئے آیا اور اس موقع پر بھی چوکھٹ مبارک کو تھام کر اس حمد کو پڑھنے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی (فرشتہ) نے آواز دی کہ تو نے گزشتہ سال پڑھ کر ہی حافظ و کاتب (یعنی نگراں و نیکی نویس) فرشتوں کو تھکا دیا تھا کہ وہ ابھی تک ان کلمات کے ثواب کے لکھنے کی وجہ سے فارغ نہیں ہوئے۔

سورۃ کہف کی فضیلت

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف پڑھے گا وہ جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۱، ص ۲۲۵)

فرمایا کہ اس کے لیے زمین سے آسمان تک نور ہوگا۔ (قرطبی) دجال سے محفوظ رہے گا۔ (ابن سنی)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۃ کہف کو جمعہ کے دن پڑھے گا تو دو جمعہ کے درمیان میں جتنے (صغیرہ) گناہ سرزد ہوں گے وہ سب معاف کردیے جائیں گے۔ (فضائل حفظ قرآن)

صلوٰۃ التسبیح کے کرشمات

ازافادات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہم العالی

تاریخ خطاب: 10 شعبان المعظم 1434ھ/20 جون 2013ء

وقت خطاب: بعد نماز مغرب تا عشاء

مقام خطاب: تسبیح خانہ عبقری اسٹریٹ مزنگ چونگی لاہور

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہم العالی

ناشر: دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن عبقری اسٹریٹ
نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور

فیصلے کی رات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

قرب قیامت

قرب قیامت میں یعنی جب علاماتِ قیامت پوری ہونا شروع ہونگیں، جب دنیا اپنے عروج کو ختم کر کے زوال کی طرف بڑھے گی اور زمین بوڑھی ہوجائے گی تو وہ قرب قیامت ہے۔ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ: قرب قیامت میں سال ایسے گزریں گے جیسے مہینے، مہینے ایسے گزریں گے جیسے ہفتے، ہفتے ایسے گزریں گے جیسے دن اور دن ایسے گزریں گے جیسے شرارہ اور جنگاری کہ جو ایک دم اوپر اٹھتی ہے اور پھر یکا یک بجھ جاتی ہے۔آج وہی دن آ گیا ہے جو پچھلے سال آیا تھا۔ابھی 2013ء آیا تھا اور اب 2013ء کے کتنے مہینے ختم ہو گئے پتہ ہی نہ چلا.....! دن رات یونہی روزانہ سمٹے چلے جا رہے ہیں، روزانہ ہر صبح شام میں بدل جاتی ہے، ہر شام پھر صبح کی طرف مائل ہوتی ہے اور یوں دن رات ہم چھوٹے ہو رہے ہیں۔

سالگرہ کی حقیقت

لوگ سالگرہ مناتے ہیں۔کیک پر اُتنی موم بتیاں لگاتے ہیں جتنے سال زندگی کے گزر گئے پھر ان جلتی موم بتیوں کو بجھا دیتے ہیں اور یوں سالگرہ مناتے ہیں۔ میں

حیران ہوتا ہوں کہ سالگرہ تو اس کی منائی جاتی ہے جو بڑا ہو حلانکہ وہ تو اتنے سال چھوٹا ہو گیا اور اتنے سال اسکی زندگی موت کے قریب ہو گئی۔ہم روز بروز چھوٹے ہو رہے ہیں عمر کے اعتبار سے، وقت کے اعتبار سے اور روز بروز ہمارا رزق کم ہو رہا ہے۔جب فرشتہ انسان کی روح کو نکال لیتا ہے اور گھر والے میت پر روتے ہیں تو فرشتہ کہتا ہے: تم اسکو کیوں رو رہے ہو.....؟ میں نے اس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی۔کیا میں نے اس کا رزق تھوڑا کیا؟ کیا میں نے اسکے دن تھوڑے کیے؟ نہیں.....! بلکہ جتنے دن یہ لے کے آیا تھا اور جتنا رزق یہ لے کر آیا تھا وہ سب کا سب اس نے پورا کیا ہے۔میں نے اس کے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں کی.....! ہم روزانہ اپنا رزق تھوڑا کر رہے ہیں۔ جو کھا لیا سو کھا لیا باقی کتنا بچا ہے یہ غیبی نظام ہے اور انوکھا غیبی نظام ہے جس غیبی نظام میں آنے کی ترتیب ہے جانے کی نہیں۔آنے کی ترتیب تو یہ ہے کہ پہلے دادا آئے گا پھر بیٹا آئے گا پھر پوتا آئے گا اور جانے کی ترتیب ایسی نہیں ہے، پوتا جا رہا باقی سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔اس غیبی نظام میں آنے کی ترتیب ہے مگر جانے کی ترتیب نہیں ہے اور کون کس جگہ مرے گا اور کس جگہ اسکی قبر ہوگی کوئی خبر نہیں۔

خوشحال میت منگتا کفن

جس کے دستر خوان پر لنگر ہی لنگر چلتے ہیں اسکی میت سرِ بازار پڑی ہوئی ہوتی ہے اور اعلان ہو رہا ہوتا ہے کہ کوئی نامعلوم لاش ہے، کوئی مسافر پردیسی ہے، اسکے کفن کیلئے کوئی چندہ، رقم دے دو۔میں نے خود ایک دفعہ اسٹیشن پر دیکھا ہے کہ میت پڑی ہوئی تھی اور لوگوں نے اس کے ساتھ رومال بچھا رکھا تھا اور لوگ اس کے کفن کیلئے نوٹ پھینک رہے تھے۔بعد میں مجھے ریلوے پولیس کے ایک صاحب نے بتایا کہ وہ تو ایک بہت بڑا آدمی تھا جس کے کفن کیلئے ہم نے پیسے اکھٹے کیے تھے اور اس کو منگتا کفن دے کے دفن کر دیا تھا۔وہ تو خود بہت رئیس آدمی تھا۔کچھ اسطرح کی ہی زندگی ہماری گزر رہی ہے کہ ہم منصوبے بناتے ہیں لیکن انجام کی کچھ خبر نہیں ہے۔

تقدیر کے فیصلے

کل ایک صاحب نے مجھے عجیب بات کہی۔ کہنے لگے: یہ میری چوتھی نسل ذاتی مکان کے بغیر ہے۔ میری عمر 35 سال ہے۔ یہ میرا بیٹا ہے اسکا مکان نہیں ہے، ہمارا مکان نہیں ہے، میرے والد کا مکان نہیں تھا، میرے دادا کا مکان نہیں تھا ہم کرایے پر رہ رہے ہیں۔ یہ ہماری چوتھی نسل ہے جو ذاتی مکان کے بغیر زندگی گزار رہی ہے۔ کبھی اس مکان میں تو کبھی اُس مکان میں، اب بھی دس ہزار کرایہ مکان میں رہ رہا ہوں۔ میں اس کے بعد کافی دیر تک سوچتا رہا۔ وہ صاحب تو چلے گئے لیکن بعض سوچیں میرے اندر ایسی ہوتی ہیں جو پیوست ہو جاتی ہیں، دوسرے مریض آ کے ان سوچوں کو کھرچ نہیں سکتے۔ میں سوچتا رہا یہ مکان، یہ دولت، یہ ملک، یہ مال، یہ عزت اور یہ آبرو ان چیزوں میں کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ شریعت نے کوشش کو اسباب کے درجہ میں لازم کیا ہے لیکن حقیقت میں کوشش کو دخل نہیں ہے۔ اگر کوشش ہی مطلوب تھی تو کتنی کوششیں کرنے والے ایسے تھے جو اپنی کوششوں کو کمال نہ دے سکے، انکی کوششوں کو وجود نہ دے سکے اور انکی کوشش صرف کوشش بن کے رہ گئی اور حسرتیں دل میں لے کے قبروں میں چلے گئے۔ دادا حسرت دل میں لے کے چلا گیا ہوگا کہ میرا اپنا مکان ہو۔ باپ کی حسرت دل میں ہے، بیٹے کی حسرت دل میں ہے اور اسی طرح پوتے کی حسرت دل میں ہے اور چوتھی نسل بغیر ذاتی مکان کے ہے۔ یہ دولت، یہ چیزیں اور یہ مال اگر کسی کو مل جائے تو کبھی یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ یہ شائد میری کوشش اور کاوش سے ہے۔ اسکا تعلق نہ کوشش سے ہے، نہ کاوش سے ہے، نہ عقل سے ہے اور نہ شعور سے ہے۔

رزق بقدر مقدر

مجھے Walk کیلئے جوگر چاہیے تھے میں لینے گیا۔ ایک جوتے والے کی دکان پر دیکھا پسند نہ آیا دوسری دکان پر گیا۔ ایک صاحب تھے انکی دکان پر گیا وہ اتنا بولتے تھے اتنا بولتے تھے کہ الامان والحفیظ یوں سیڑھی اٹھائی آخری کونے سے جوتا نکالا اور

یوں صاف کر کے پھینک دیتے تھے کہ جناب! آپ یہ جوگر دیکھیں آپکے پاؤں کو آئے گا پہن کے دیکھیں اور یہ بہت نرم ہے۔ ایک ایک جوتے کی تعریف بلکہ بہت زیادہ تعریف کرتے جاتے۔ میں نے ویسا بولنے والا بندہ نہیں دیکھا۔ میں نے جوتا نہ لیا میرے پاؤں پہ جوتا آیا ہی نہیں تھا۔ میرے ساتھ اسی بازار کے ایک صاحب تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ انکو گاہک پھانسنے کا فن آتا ہے لیکن پورے بازار کے سب سے زیادہ مقروض یہی ہیں وہ سمجھ بیٹھے کہ شائد بولنے سے گاہک پھنس جائے گا، گاہک پھنسے گا تو روزی آئے گی اور روزی آئے گی تو مالدار ہو جاؤنگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

نمود کچھ، حقیقت کچھ

ہمارے والد صاحبؒ کے پاس اکثر ایک صاحب آتے تھے۔ ان کا نام منشی اسلم تھا۔ لوگ منشی صاحب کہتے تھے۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ سونا بنانے کا فن جانتے تھے۔ لوگ ان کے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔ ایک دفعہ والد صاحبؒ کو دعوت دی کہنے لگے: میرے بھتیجوں کو لے کر میرے ہاں آئیں آپ میرے پاس [illegible] آتے۔ ہم گاؤں میں رہتے تھے اکثر و بیشتر والد صاحبؒ کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ہم ان کے ہاں چلے گئے تو ان کے گھر کے جو حالات میں نے دیکھے اس میں تو مجھے غربت اور تنگدستی کی کیفیات محسوس ہوئیں، ہمارے سامنے جس طرح روٹی پک کر آئی اور جو چھوٹے چھوٹے پیاز ہوتے ہیں بالکل چھوٹے پیاز بیر کے برابر وہ پیاز کچے ہوئے تھے۔ بس شوربا تھا۔ پانی کہاں، مرچ کہاں، نمک کہاں اور پیاز کہاں اور وہ پیاز کٹے ہوئے بھی نہیں تھے۔ ثابت بیری کی طرح تھے۔ میں نے کھانا کھایا۔ میں نے والد صاحبؒ سے پوچھا: یہ تو سونا بناتے ہیں؟ ابا جی مسکرا دیے مجھے سمجھ نہ آئی۔ میں چھوٹا سا تھا میں نے سوچا تھا کہ چاچا منشی اسلم تو سونا بناتے ہیں ہم ان کے گھر کھانے پر جا رہے ہیں پتہ نہیں ان کا گھر کیسا ہوگا لیکن وہاں تو کہانی ہی کچھ اور تھی۔ اگر صرف باتوں سے ہی کچھ ہوا کرتا تو ان کے ہاں غربت و تنگدستی کی بجائے مال و وسعت ہوتی لیکن میری آپکی باتوں اور کوششوں سے کچھ نہیں ہوتا۔

نائی کا جذبہ اور تقسیم کا نظام

ہمارے والد صاحب رحمہ اللہ کے ایک نائی ہوتے تھے۔ ہم ان کے پاس بال چھوٹے کروانے جاتے تھے۔ وہ نائی کہتا تھا میری زندگی کی ایک خواہش ہے۔ اسکی وہ خواہش میں نے کئی دفعہ سنی۔ ملک کی ایک مشہور سیاسی شخصیت کے ماموں زاد بھائی تھے جو بہت بڑے مخدوم تھے بڑے نیک آدمی تھے۔
وہ نائی ہر کسی سے کہتا کہ میری خواہش ہے کہ میں یہ دیکھوں کہ مخدوم صاحب بس اڈے پر سیٹی بجا رہا ہے اور بس کے بارے میں کہے کہ اب اس بس کا نمبر ہے جیسے بس اڈا پر آدمی ہوتا ہے جو سیٹیاں بجاتا ہے اور بس کو اسکے نمبر پر ترتیب وار نکالتا ہے تو اس نائی کی خواہش تھی کہ مخدوم صاحب کو اسی طرح سیٹیاں بجا کر بس نکلواتے دیکھوں۔ ایک دیہاڑی دار آدمی کہتا ہے کہ یہ میری خواہش ہے لیکن خواہش یوں ہی تو نہیں پوری ہوجایا کرتی۔ مخدوم تو مخدوم تھا اسی دولت میں مر گیا اور اس کی خواہش باقی رہ گئی۔

عرش کیساتھ ملے ہوئے دو کلمات

یاد رکھنا یہ تقسیم کا نظام ہے اور یہ نظام کہیں اور سے چلا ہے۔ نہ باتوں سے نہ چاہتوں سے نہ اُس نائی کے جذبے سے کہ مخدوم صاحب فقیر ہوجائے اور سیٹیاں بجائے۔ کبھی بھی نہیں ایسا ہوتا یہ نظام کسی اور جگہ سے چلتا ہے یہ اوپر کا نظام ہے۔ حدیث میں آتا ہے جس کا مفہوم ہے کہ رزق کے خزانے اللہ جل شانہ کے عرش کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اللہ جل شانہٗ کے عرش کے ساتھ کچھ کلمات ہیں وہ بھی ملے ہوئے ہیں۔
میں نے یہاں دو حدیثوں کے مضمون کو اکٹھا کیا ہے ایک یہ کہ رزق کے خزانے اللہ کے عرش کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور دوسرا یہ کہ کچھ کلمات ہیں جو اللہ کے عرش کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ وہ کلمات ہیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" اور اللہ کے عرش کے ساتھ ایک کلمہ اور لگا ہوا ہے وہ ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" یہ کلمات ہیں اور فرشتے ان کلمات کو پڑھتے

ہیں۔ فرمایا: جب فرشتے ان کلمات کو پڑھتے ہیں تو ایسے آواز آتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ہلکی ہلکی آواز ہوتی ہے۔ شہد کی مکھیاں آٹھ دس اکٹھی ہوجائیں تو ان کی ایک بڑی خاص قسم کی آواز نکلتی ہے ویسی ہی آواز ان کلمات کو پڑھنے والے فرشتوں سے آتی ہے۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور اللہ کا عرش ان کلمات کے ساتھ لگا ہوا ہے اور اللہ کا نظام اس کے ساتھ منسلک ہے تو اللہ والو! اوپر سے خزانے ملتے ہیں نیچے سے تو رزق کا نظام بنتا ہی نہیں ہے۔

معاشی ضروریات اور ہم

لوگوں کو ٹھنڈی ٹھار قلفیاں بیچنے والا خود گرمی میں پھر رہا ہوتا ہے۔ اسکے دائیں بائیں "دل کو ٹھنڈا کرنے والی، لبوں کو ٹھنڈا کرنی والی قلفی" لکھا ہوتا ہے اور خود کھائے بنا گرمی میں پھر رہا ہوتا ہے۔ معاش انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اللہ نے کپڑے کے نام پر، اللہ نے گھر کے نام پر، اللہ نے کھانے کے نام پر، اللہ نے پانی کے نام پر، علاج اور دوا کے نام پر اللہ نے کچھ ضروریات ہماری زندگی میں ساتھ لگادی ہیں اور اس کا نام معاش رکھ دیا ہے رزق رکھ دیا ہے، یہ ہماری زندگی کی ضرورتیں ہیں۔

ہم مصلیٰ سے روزی پانا بھول گئے

یہ رزق ہماری زندگی کی ضرورت ہے۔ اللہ نے اس رزق کو ہماری ضرورت بنادیا ہے۔ پھر دنیا میں نظام اسباب کو اللہ نے بکھیر دیا ہے کہ اسباب کو اختیار کرو۔ ان اسباب سے میں تمہیں دونگا۔ پھر انسان کیسا دیوانہ ہے کہ ریشم کے کیڑے کی طرح ہوجاتا ہے اور ان اسباب کے اندر پہلے پھنس جاتا ہے پھر دھنس جاتا ہے۔ ریشم کا کیڑا سمجھتا ہے کہ سب یہی کچھ ہے اور ریشم کا کیڑا بُننا شروع کرتا ہے اور اپنا گھر بنانا شروع کرتا ہے، بہترین ریشم کا بنگلہ بناتا ہے لیکن اپنے لیے واپسی کا راستہ بنانا بھول

جاتا ہے۔ واپس نکلنا کہاں سے ہے بھول جاتا ہے اور پھر جب ہم ریشم کاٹتے ہیں تو اسکے اندر سے مرا ہوا کیڑا نکلتا ہے وہ مرجاتا ہے، اپنے گھر کے اندر خود مرجاتا ہے۔ ہم بھی اسی طرح رزق کے دروازے کی تلاش میں اپنے رب کو بھول گئے ہیں۔ رب کا دروازہ تھا جہاں سے رزق ملنا تھا ہم اس کو بھول گئے۔ ہم مصلیٰ سے روزی پانا، اعمال سے روزی پانا بھول گئے۔

مصلیٰ سے روزی کیسے ملے......؟

آج تو عجیب گمان لگتا ہے کہ مصلیٰ سے روٹی ملے گی؟ نماز سے روٹی ملے گی؟ کیسے ملے گی؟ کیسے ممکن ہے؟ ایک بندہ چوک میں گیا وہاں دیکھا کہ ایک وارڈن ہاتھ ہلا رہا ہے اِدھر ہاتھ ہلاتا ہے تو ٹریفک رک جاتی ہے اُدھر ہاتھ ہلاتا ہے تو ٹریفک چل پڑتی ہے اسی طرح مسلسل کھڑا ڈیوٹی دے رہا ہے، شام کو جب وہ بندہ واپس آیا تو دیکھا وہ وارڈن ویسے ہی کھڑا ہوا ڈیوٹی دے رہا تھا اسے بڑا ترس آیا۔ انہوں نے جا کر ٹریفک وارڈن سے پوچھا بھئی! تیرے کوئی بیوی بچے گھر بار زندگی کی ضروریات ہیں؟ اس نے کہا: ہاں ہیں بالکل ہیں، تو اس نے کہا: تم تو سارا دن یہاں کھڑے ہو ان کی ضروریات کہاں سے پوری کرتے ہو؟ اُس نے کہا: سرکار نے میری ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ بس تو ہاتھ ہلاتا رہ باقی کام ہمارے ذمے ہے تنخواہ کے نام پر۔ اچھا اچھا! ہاں ہاں! ٹھیک ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی نمازی کو کہہ دیں اور تسبیح والے کو کہہ دیں کہ تو نماز کے نام پر ہاتھ ہلاتا رہ باقی کام ہمارے ذمے ہے تو وہ کہتا ہے یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ نفل صلوٰۃ وحاجت سے کام بنے گا؟ نماز میں بھی تو ہلا ہاتھ ہلایا جاتا ہے کبھی رکوع کے نام پہ کبھی سجدے کے نام پہ ہاتھ ہلایا جاتا ہے اسی طرح تسبیح میں بھی ہاتھ ہلایا جاتا ہے یہاں وہ کہتا ہے کیسے ممکن ہے؟ ہاتھ ہلانے سے بھلا کیسے کوئی روٹی ملے

گی؟ ہاتھ ہلانے سے کیسے گھر ملے گا؟ ہاتھ ہلانے سے بچوں کی ضروریات اور فیسیں پوری ہوں گی؟ ہاتھ ہلانے سے گیس، پانی، ٹیلی فون اور بجلی کے بل پورے ہوں گے؟ یہ سب بھلا کیسے ہوگا؟ دیوانہ ہے؟ پاگل ہے؟ دراصل یہ اوپر کا ایک نظام ہے جو ہمیں سمجھ نہیں آرہا، ہم فرش کی تقسیم سمجھے مگر عرش کی تقسیم نہیں سمجھے۔ یہ بات پھر سن لیجئے! ہم فرش کی ترتیب بھی سمجھے تقسیم بھی سمجھے جیسے فرش پر ایک دکاندار دکانداری کرے اور سوچے کہ روزی کیسے ملتی ہے ویسے ہی ہم عرش کی نہ ترتیب سمجھے نہ تقسیم سمجھے کہ عرش سے کیا ملتا ہے ہم نہیں سمجھے۔ اللہ والو! عرش کی ترتیب سمجھیں اور عرش کی تقسیم سمجھیں۔

اعمال کا حیرت انگیز اثر

مجھے آج ایک صاحب کہنے لگے کہ انکو ہیپا ٹائٹس تھا۔ بس انہوں نے "مجسمۂ اذان والاعمل"، مستقل کیا اور کہاں انکے ٹیسٹ فیگر باون لاکھ تھے اور کہاں ٹیسٹ کرایا تو دو لاکھ نکلے اور باقی بچاس لاکھ سارے غائب ہوگئے۔ یہ کیا ہے؟ بڑے بڑے سمجھدار بندے، بڑے بڑے عقلمند آدمی، بڑے بڑے اللہ پاک کو حسبِ ضرورت ماننے والے بندے، حسبِ مجبوری اور حسبِ ضرورت ماننے والے بھی بعض اوقات حیران رہ جاتے ہیں۔ بندہ مسلمان ہوتا ہے لیکن عملاً اللہ کو حسبِ مجبوری، حسبِ ضرورت مانتا ہے۔ اسکے علاوہ اپنی زندگی میں اللہ اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ داخل نہیں ہونے دیتا بہت احتیاط کرتا ہے۔ میرے سامنے ایسے کیسز آتے ہیں جن کی ساری زندگی احتیاط کرتے کرتے گزر گئی یہاں تک کہ بس انکو آخری وقت میں نہلانے والا ہی ہاتھ لگاتا ہے نہلانے کیلئے۔ اور مولوی صاحب آکے کھڑے ہو کے یا کوئی اور معزز بزرگ کھڑے ہو کے جنازہ پڑھتے ہیں۔ اتنی احتیاط کرتے ہیں۔ ایسا بندہ کھاٹ والا ہوتا ہے، ٹھاٹھ والا نہ آٹھ والا نہ تین سو ساٹھ والا۔ ٹھاٹھ والا وہ جو پنج وقتی نماز والا ہے، آٹھ والا وہ ہے جو جمعہ والا، تین سو ساٹھ والا وہ ہے جو عید والا اور آخری کھاٹ والا، کھاٹ والا جس کا جنازہ ہی ہوتا ہے۔

عرشی نظام

تو ایسے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے: بس! ہمارا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے لیکن پتہ چلا کہ عرش سے نظام کوئی اور بھی ہے۔ ساری زندگی پیسے پہ پیسہ بنایا، مال پہ مال بنایا اور ایک پینی دوسری کے اوپر ڈالتا گیا اور میرے پاس پیسے اور مال کے، ڈالر کے، پاؤنڈ کے، ین کے اور یورو کے انبار لگ گئے۔ اللہ نے کیا کیا، اللہ نے اولاد کے اندر ناسور ڈال دیا۔ ایک کو نشے پر لگا دیا ایک کو جوئے پر لگا دیا اور یوں میرا مال برباد ہوتا گیا۔ بعض اوقات پورا گھرانہ، پوری فیملی میرے سامنے آتی ہے کہ اس کو یہ تکلیف ہے، اُسکو یہ اور اُس کو وہ.....! اور تکلیفیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو لاعلاج ہوتی ہیں۔ ویسے بھی میرے پاس لاعلاج لوگ آتے ہیں تھکے مارے ہوئے آتے ہیں، کہتے ہیں حکیم صاحب کے پاس جا کے دیکھیں شائد علاج ہو جائے۔ ہر طرف سے لاعلاج قرار دیئے جانے کے بعد میرے پاس آتے ہیں پھر میں ایک سوال کرتا ہوں آپ کیا کرتے ہیں؟ اور اس سوال کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے کہ اس کے رزق کا ذریعہ کیا ہے؟ اس پودے کو کونسا پانی مل رہا ہے؟ چنانچہ میں سوال کرتا ہوں آپ کیا کاروبار کرتے ہیں اور اکثر وہ اسلیے نہیں بتاتے کہ معالج کے سامنے اگر کاروبار بتایا جائے تو کہیں وہ فیس زیادہ نہ لگا دے، یہ ڈر ہوتا ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ میرا گمان عموماً یقین کی حد تک بدل جاتا ہے اور ہوتا یہ ہے کہ اس گھر کے اندر رزق وہ نہیں آرہا ہوتا جو آنا چاہیے اور گھر میں بے سکونی اور پریشانی کا عجیب نظام ہوتا ہے، اس گھر میں رزق ملاوٹی آرہا ہوتا ہے، اس گھر کے اندر رزق عجیب آرہا ہوتا ہے۔

معاشرے کا سب سے بڑا مسئلہ

۱۵ شعبان اور شب برات رزق کے معاملے میں انوکھی رات ہے۔ آج میں اس کے لیے ایک عمل عرض کرونگا آپکی خدمت میں اور عمل بھی ایسا عرض کرونگا جو مسنون

ہے اور حدیث کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ اس وقت ہمارے معاشرے کے اندر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں سب سے بڑا مسئلہ جو چل رہا وہ روٹی کا چل رہا ہے۔ اس روٹی کو مکان کہہ دیں، اس روٹی کو رہائش کہہ دیں، اس روٹی کو تنخواہ کہہ دیں، اس روٹی کو صنعت کہہ دیں، اس روٹی کو تجارت کہہ دیں، اس روٹی کو زراعت کہہ دیں اور اس روٹی کو کچھ بھی کہہ دیں بس اصل تو پیٹ کی اور جسم کی ضروریات ہیں ناں.....! جسم کی ضروریات وہ ہیں جو جسم کے ساتھ کھانے اور پینے کے نام پر اور اٹھنے بیٹھنے کے نام پر لگی ہوئی ہیں اور جسم کی آخری ضرورت کفن ہے وہ بھی اگر مل جائے تو یہ سب جسم کی ضروریات ہیں۔

قبر سے خوشبو

میں ابھی مری کے سفر کے دوران ایک بستی میں ایک صاحب کے ہاں گیا تو وہاں گاؤں کی مسجد کے پاس پرانی قبریں تھیں۔ میں ظہر کی نماز کیلئے مسجد میں جانے کیلئے گزرا تو وہاں مسجد میں قبریں دیکھیں۔ میں نے ان صاحب سے کہا: قبروں سے خوشبو آرہی ہے۔ کہنے لگے: قبریں ہیں، پھر خود ہی کہنے لگے کہ یہ طاعون زدہ لوگوں کی قبریں ہیں فلاں فلاں دور کی۔ پاکستان بننے سے پہلے ایک طاعون کی وبا پھیلی تھی ان کی قبریں ہیں اور حدیث میں آتا ہے کہ طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ تو اچھا خاتمہ، اچھی موت، اچھا کفن اور اچھی قبر ہماری آخری ضرورت ہے۔

اللہ لینے آئے ہیں

لیکن بات وہی ہے کہ ہم فرشی نظام سمجھے ہیں عرشی نظام نہیں سمجھے۔ میرے پاس جب بھی کوئی ماں آتی ہے وظیفہ لینے کیلئے اور دعا کرانے کیلئے تو ہر ماں مجھ سے فرشی نظام کی تدبیریں پوچھتی ہے اور فرشی نظام اولاد کیلئے چاہتی ہے۔ کوئی ماں ایسی نہیں آئی جو اپنی اولاد کیلئے عرشی نظام اور اس کی ترتیب پوچھے۔ اس ہفتے ایک میاں بیوی

آئے اور آتے ہی کہنے لگے جی! آپ سے اللہ لینے آئے ہیں۔ میں نے کہا: جی! ٹھیک ہے اس کے علاوہ اور کچھ؟ کہنے لگے: بس اللہ لینے آئے ہیں۔ میں نے کہا: اچھا کوئی اور مسئلہ؟ کہنے لگے: نہیں بس اللہ لینے آئے ہیں۔ میں نے بار بار پوچھا لیکن ان کا جواب ایک ہی تھا آخر میں ہار گیا۔ دراصل ایک اللہ والے تھے ان کے پاس ایک بندہ آیا۔ فرمایا: جی کیسے آئے؟ حضرت آپ کی زیارت کیلئے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: زیارت ہوگئی اب تجارت کی بات کرو۔ مطلب یہ ہے کہ بھئی کیا کام کرنے آئے ہو کس مقصد کیلئے آئے ہو وہ بتلاؤ اس لیے کہ اصل مقصد بعد میں بولا جاتا ہے چنانچہ ان میاں بیوی سے یقین جانیے میں نے تین دفعہ پوچھا کیا کرنے آئے ہیں؟ کہنے لگے: جی! بہت مشکل سے آپکی ملاقات کا وقت ملا ہے اور آپ کے پاس وقت لے کے اللہ لینے آئے ہیں، ہمیں کیسے ملے گا؟

الٰہی کوئی تجھ سے کیا کوئی کیا مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں

اللہ لینے آئے ہیں۔ یہ کہانی بھی بڑی پرانی ہوگئی کہ کوئی اللہ لینے آئے، بڑی پرانی کہانی ہوگئی اس لیے بندہ سن کے ہی چونک جاتا ہے۔ یہ کیا لینے آئے ہیں۔

دنیا میرے پیچھے بھاگتی ہے

مالک بن دینارؒ کشتی میں جا رہے تھے۔ کشتی چل رہی تھی اور پیچھے پیچھے ایک لکڑی بھی چل رہی تھی۔ آپؒ کشتی میں اس کو پکڑنے کی کوشش کرتے تو لکڑی دور ہو جاتی۔ پھر اس کی طرف سے توجہ ہٹاتے پھر لکڑی چلنا شروع کر دیتی۔ تو کسی نے پوچھا شیخ! یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا: یہ لکڑی دنیا ہے میں اس کے پیچھے بھاگتا ہوں یہ آگے بھاگتی ہے میں اس کی طرف پیٹھ کرتا ہوں یہ میرے پیچھے بھاگتی ہے۔ میں ایک مثال اکثر دیا کرتا ہوں کہ گدی نشین حضرات بیٹھ کے کھا رہے ہیں، پیر حضرات بیٹھ کے کھا رہے

ہیں! نسل در نسل بڑے مالدار ہیں اکثر گدی نشین بیٹھ کے کھا رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا کیسے؟ اس نے کہا: تین نسلیں ہمارے بڑے کمائیاں کر گئے تھے اس لیے آج ہم کھا رہے ہیں۔ اسی طرح اعمال کی برکت سے ہماری نسلیں اللہ پالتا ہے۔ میں آپ کو جنگلوں میں جانے کا پروگرام نہیں لیے بیٹھا کہ ست ملنگ بن جائیں! نہیں نہیں......!!! آپ لوگ جس شعبے میں ہیں وہاں بیٹھ کر اگر حلال مال کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے جو حلال کیلئے کوشش کرتا ہے اور سارا دن ہوتا ہے تو شام کو جب گھر آتا ہے اللہ اسکے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

انوکھا انداز تقسیم

ایک ڈپٹی کمشنر تھا وہ لائسنس تقسیم کر رہا تھا۔ زمینداروں میں لائسنس کے نام پر زمینیں تقسیم ہوتی ہیں تو وہ لائسنس تقسیم کرتا تھا اور جن زمینداروں کے، کاشتکاروں کے نام ہوتے LIST اس کے پاس ہوتی تھی وہ سب سے ہاتھ ملاتا تھا اور بولتا جاتا تھا کہ اس کو ایک لاٹ دے دو اور اسکو دو لائسنس دے دو اور اس کو اتنی اور اس کو اتنی......!! ساتھ اس کا منشی کھڑا ہوتا تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ ہاتھ ملاتا تھا اور ہاتھ کی سختی دیکھتا تھا کہ یہ مشقت والا ہاتھ ہے یا نرمی والا ہاتھ ہے اسی ہاتھ ملانے کے اندر فیصلہ کرتا تھا کہ دو لائسنس دے دو ایک لاٹ دے دو۔ اس کو ایک لاٹ دے دو اسکو دو لاٹ دے دو اس کو ایک مربع دے دو اسکو زمین کے دو مربعے دے دو۔ ہاتھ ملاتا تھا ہاتھ سے فیصلہ کرتا تھا اور لوگ کہتے تھے سر آپ کے فیصلے لاجواب ہیں واقعی یہ بندہ اس کو ضرورت تھی۔ آپ نے یہ فیصلہ کیسے کیا ہے؟ اس نے کہا: میں ہاتھ کی سختی دیکھتا تھا کہ ہاتھ اس کا نرم ہے یا سخت ہے، مشقت والا ہاتھ ہے یا نرمی والا ہاتھ ہے۔

مشقت پر فیصلے

اسی طرح اوپر سے بھی کچھ فیصلے ہوتے ہیں اور کچھ انوکھے ہی ہوتے ہیں جو

میری اور آپکی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔لیکن وہ بھی اسی بنا پر ہوتے ہیں کہ اسکی مصلے کی مشقت زیادہ ہے یانہیں، اس کے مانگنے کی مشقت زیادہ ہے یانہیں، اسکی اللہ سے پانے کی مشقت زیادہ ہے یانہیں اوراس کی قربانی زیادہ ہے یانہیں۔یہ بات سچ ہے کہ مصلے کو وقت دینے والے کے بارے میں فیصلے ہمیشہ بہت ہی اچھے ہوتے ہیں اورایک بات اوربھی ہے کہ مصلے کووقت دینے والے کی نسلیں اللہ غیب سے پالتا ہے۔

چوالیس کنال کے مکان سے ایک کمرے میں

کتنے مالدار ایسے میرے پاس آتے ہیں جنکی مالداری کا انجام فقرو تنگدستی ہوتا ہے۔میرے پاس ایک صاحب آئے کہنے لگے: میرا لاہور میں چوالیس کنال کا مکان تھااورایک ایک پودا میرا ہزاروں روپے کا تھااورمیرے گھر میں جوفانوس تھے اتنے اتنے کے تھے، یوں تھایوں تھا.....!اب عالم یہ ہے کہ کسی نے مجھے ایک کمرے کا گھر دیا ہوا ہے بس اسی میں رہتا ہوں اور میرا TOILET پانچ چھ کمروں کے بعد آتا ہے۔ میرے پاس کوئی گھر نہیں ہے، میں بے در بے گھر ہوں، اب میں نے فنکشن پہ جانا چھوڑ دیا ہے وہ مجھے بلاتے ہیں لیکن اُنہیں پتہ نہیں ہے میں اندر سے کھوکھلا ہو چکا ہوں، انہیں پتہ نہیں ہے میں اندر سے خالی ہو چکا ہوں۔ میں نے کہا کیسے؟اس نے کہا: بس آپ کے سامنے ہے۔میرا باپ اتنا مالدار تھااور میرادادا اتنا مالدار تھا، میں نے کہا پردادا؟ کہنے لگا: پردادا کے بارے میں مجھے یہ پتہ ہے کہ وہ غریب تھا۔میں نے ان سے کہا: واپس وہیں قسمت پلٹی جہاں سے شروع ہوئی تھی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

مال صرف تین نسلوں میں چلااور تیسری میں بھی پورا نہ چل سکا۔اڑھائی نسلوں میں چلا، باپ اور دادا میں چلا اور اِس کی آدھی زندگی میں ختم ہوگیا، گویا ڈھائی نسلوں میں مال چلا۔اس کے بعدواپس پردادا کی زندگی پہ پہنچ گیا۔ایسا کیوں ہوا؟اس لیے ہوا

کہ انہوں نے کثرت مانگی تھی برکت نہیں مانگی تھی۔ہم نے کثرت مانگی برکت نہیں مانگی اور یہ برکت کا نظام عرشی نظام ہے یہ فرشی نظام نہیں ہے بلکہ عرشی نظام ہے، یہ عرش کا نظام ہے۔

فرشتوں کی تسبیحات

فرشتوں کی بھی تسبیحات ہیں۔آج ایک چیز بتاؤں جو وظیفہ فرشتے پڑھتے ہیں اس وظیفے کے انوارات، اس وظیفے کی پاکیزگی اور لفظوں کی طاقت عام لفظوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔قرآن و حدیث کا ہر لفظ نوری لفظ ہے، ہر لفظ نورانی ہے، ہر لفظ برکت والا ہے لیکن جو لفظ عرشی لفظ ہیں اور خاص طور پر جو فرشتوں کا ذکر ہے اس کے نور و برکت کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔یہ ''سُبْحَانَ اللہ ''فرشتوں کا ذکر ہے، یہ ''اَلْحَمْدُلِلّٰہ'' فرشتوں کا ذکر ہے، یہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ ''فرشتوں کا ذکر ہے، یہ ''لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ'' فرشتوں کا ذکر ہے اور یہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ ''فرشتوں کا ذکر ہے۔

عرش الٰہی پر پڑھا جانے والا کلمہ

اگلی بات بتاؤں خود عرش الٰہی ذکر کرتا ہے اورعرش الٰہی بھی اس تیسرے کلمے کا ذکر کرتا ہے یعنی تیسرے کلمے کے جو کلمات ہیں انہیں میں سے بعض کلمات کا عرش الٰہی ذکر کرتا ہے۔اللہ کا عرش خود ذکر کرتا ہے، ان اذکار میں بڑا نور ہوتا ہے، ان اذکار میں بڑی طاقت ہوتی ہے اوران کے اندر بڑی قوت ہوتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی طاقت

آپ نے صلوٰۃ التسبیح کا نام تو سنا ہوگا۔ چند نے نہیں بلکہ تقریباً سب نے سنا ہوگا، گنے چنے آدمی ہیں جنہوں نے صلوٰۃ التسبیح کا نام نہیں سنا اور یہ نہ کہیں کہ اکثر نے سن رکھا ہے سب نے نہیں سنا کیونکہ یہ گنے چنے شمار میں کبھی نہیں آیا کرتے۔ جب گنے چنے ہوں تو economics کے اصول کے مطابق سب صلوٰۃ التسبیح کو جانتے ہیں اور صلوٰۃ التسبیح کا

نام سب نے سنا ہوا ہے۔ آپ سوچ نہیں سکتے صلوٰۃ التسبیح کی طاقت کیا ہے، آپ سوچ نہیں سکتے صلوٰۃ التسبیح کی قوت کیا ہے۔

میں ایک سفر میں تھا۔ ایک عمر رسیدہ براھوی صاحب تھے۔ بلوچستان کی بروہی زبان بولنے والے ایک ٹانگ سے معذور تھے، لاٹھی سے چلتے تھے بالکل ان پڑھ تھے انہوں نے تیسرا کلمہ بہت مشکل سے یاد کیا تھا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ بالکل ساکت کھڑے ہو کر روزانہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتے تھے ایک طرف ٹانگ سے معذوری اور دوسری طرف اتنی طویل اور لمبی نماز اور وہ بھی روزانہ، سبحان اللہ.....!

حضرت عباس، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما کو نبوی ﷺ تحفہ

حدیث کا مفہوم ہے: اللہ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ آپکو ایک عطا کروں، ایک ہدیہ دوں، ایک بخشش دوں اور ایک تحفہ دوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک صحابی غالبا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کل آنا میں آپکو ایک تحفہ دونگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھا کہ کوئی دنیا کا مال دیں گے، کوئی دنیا کی چیزیں دیں گے۔ میں دوسرے دن گیا تو آپ ﷺ نے ان کو صلوٰۃ التسبیح عنایت فرمائی کہ اگر آپ کے تمام گناہ، جان کے ہوئے یا انجانے میں ہوئے، ظاہر میں ہوئے یا پوشیدہ میں ہوئے، چھوٹے گناہ یا بڑے گناہ، جو یاد ہیں یا بھول گئے ہیں وہ سارے کے سارے گناہ اللہ پاک معاف کر دیتا ہے اس شخص کے جو صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہے۔

اور فرمایا میرے چچا! اگر توفیق ہو تو روز پڑھ لیا کریں ورنہ ہر جمعے پڑھ لیا کریں ہفتے میں ایک دفعہ ورنہ ہر مہینے میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ پڑھا کریں اگر کچھ بھی نہ ہو تو زندگی میں ایک دفعہ صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھ لینا..! اتنی اہم چیز ہے۔ روز پڑھ لیں، جمعے کے دن پڑھ لیں یا ہفتے میں ایک دفعہ پڑھ لیں یا مہینے میں ایک دفعہ پڑھ لیں یا سال میں ایک دفعہ پڑھ لیں ورنہ زندگی میں ایک دفعہ ضرور پڑھ لیں۔

حبشہ کے سفر کے بعد جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جو سرور کونین ﷺ کے چچا زاد تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو سینے لگایا اور پیشانی پہ بوسہ دیا اور فرمایا کہ آپ کو ایک بخشش دوں، ایک عطیہ کروں ایک تحفہ دوں اور پھر یہی صلوٰۃ التسبیح دی۔

ایک کامل ولی کی تحقیق

ایک بہت بڑے ولی تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے ستر سے زیادہ بلکہ ایک دفعہ کہنے لگے میں نے سو سے زیادہ افراد جن میں تابعین اور صحابہ بھی تھے ان سے میں نے جا کے صلوٰۃ التسبیح کے کمالات پوچھے ان سب نے بتایا فقر و فاقہ، غربت، تنگدستی، مسائل اور مشکلات کو حل کرنے کیلئے اس سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں ہے۔

گھر میں کیڑے مکوڑے نہیں ہیں.....!

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اہل بیت کے شہزادے ان کی خدمت میں ایک خاتون آئی اور آ کے کہنے لگی شہزادہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں کیڑے مکوڑے نہیں ہیں آپ دعا فرمائیں۔ جو حضرات اس محفل میں بیٹھے تھے انہیں سمجھ نہ آئی کہ یہ مائی کیا بات کہتی ہے۔ فرمانے لگے: میں دعا کرونگا۔ ساتھ ایک بندہ بیٹھا تھا بالکل ایسا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ سن کے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا کہتی ہے؟ ہم سمجھے نہیں؟ فرمایا: کہتی ہے میرے گھر میں نہ کھانا ہے، نہ پینا ہے۔ کھانا پینا ہو تو کیڑے مکوڑے آئیں۔ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے گھر میں تنگدستی ہے، غربت ہے، فاقہ ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس زبوں حال تنگدست بیچاری خاتون سے فرمایا کہ تجھے صلوٰۃ التسبیح بھول گئی ہے؟؟؟ سارا گھر صلوٰۃ التسبیح پڑھے۔ تیرے گھر میں کیڑے بھی آئیں گے، مکوڑے بھی آئیں گے اور تیرے گھر میں رزق بھی آئے گا، تیرے گھر میں اناج بھی آئے گا، تیرے گھر میں میوے بھی آئیں گے اور تیرے گھر میں اللہ کی رحمتیں برس پڑیں گی۔

وہ مائی چلی گئی کچھ عرصے کے بعد دوبارہ وہ مائی حضرت امام حسین رضی اللہ
خدمت میں آئی اور کچھ تحفے میوے لائی اور کہنے لگی کہ حضرت! آپ کی خدمت
یہ تحفہ لائی ہوں اب میرے گھر میں کیڑے مکوڑے وافر ہوگئے ہیں۔

مسنون اور حدیث سے ثابت عمل

ایک چیز بتاؤں! میرے مرشد حضرت سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ کچھ اعمال
بھی بتاتے تھے لیکن شب برات میں، پندرہ شعبان کی رات میں صلوٰۃ التسبیح کا زیادہ
اہتمام فرماتے تھے۔نفل کی جماعت نہیں ہوتی، تنہائی میں پڑھیں اور احادیث میں
پندرہ شعبان کی رات میں کوئی باقاعدہ عمل نہیں ہے یہ بزرگوں کے مشاہدات اور
اللہ کے تجربات کی میں ترتیب عرض کرر ہا ہوں۔میرے حضرت مرشد ہجویری رح
اللہ پندرہ شعبان میں صلوٰۃ التسبیح کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور ایک بات بڑی
خاص طور پر یہ فرماتے تھے کہ ہم اِدھر اُدھر کے وظیفے پڑھتے رہتے ہیں لیکن جو مسنون
اور حدیث سے ثابت عمل ہیں اس پہ توجہ نہیں دیتے کیونکہ جو عمل مسنون ہیں اور ا
حادیث مبارکہ سے ثابت ہیں جو نور اس میں ہے اور کسی میں نہیں ہے جو برکت اس
میں ہے اور کسی میں نہیں ہے جو قبولیت اس میں ہے اور کسی میں نہیں ہے۔

رزق بڑھنے اور کم ہونے کی اصل وجہ

جو بات میں خاص طور پر بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے کہ جب بھی رزق آسمانوں سے کم
ہوتا ہے وہ دراصل ہمارے گناہوں کی وجہ سے کم ہوتا ہے، ہماری خطاؤں کی وجہ سے،
ہمارے پڑوسیوں کی خطاؤں کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔کیوں کہتے ہیں جب بندہ کوئی
عمل کرتا ہے تو اس کے چالیس پڑوسیوں کو بھی ثواب ملتا ہے۔کیوں کہتے ہیں جو ایک
دفعہ آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتے ہیں، جو دو دفعہ پڑھتا ہے اللہ اس
کے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہیں جو تین دفعہ پڑھتا ہے اللہ اس کے پڑوسیوں کی
حفاظت کرتے ہیں اور جو چار دفعہ پڑھتا ہے اللہ اس کے پڑوس کے چالیس گھروں کی
حفاظت کرتا ہے۔کیوں فرماتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ عمل کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔

غربت، فقر فاقہ اور تنگدستی کی وجہ!

ایک اللہ والے کی خدمت میں ایک بندہ آیا۔عرض کیا: حضرت! غربت، فقر و فاقہ
اور تنگدستی ہے۔شیخ نے فرمایا: لگتا ہے تیرے گھر میں کوئی بے نمازی ہے؟ عرض
کیا: حضرت نہیں، اللہ کا فضل ہے میرے گھر میں سب نمازی ہیں۔انہوں نے کہا:
لگتا ہے تیرے پڑوس میں کوئی بے نمازی ہے؟ کہا حضرت ہمارے پڑوس میں بھی
سارے نمازی ہیں۔ٹھنڈی آہ بھر کے فرمانے لگے: لگتا ہے تیرے گھر کے آگے سے
کوئی بے نماز گزر گیا ہے جس کی ظلمت اور نحوست سے تیرے گھر کی روٹی چھن گئی
ہے۔ہمارے گناہوں سے روٹی چھنتی ہے، ہمارے گناہوں سے راوی دریا ویران
ہوجاتا ہے، ہمارے گناہوں سے دریا بانجھ ہوجاتے ہیں، ہمارے گناہوں سے
بارشیں ختم ہوجاتی ہیں، ہمارے گناہوں سے ہمارے ہاں مہنگائیاں بڑھ جاتی ہے۔
یہ سب گناہوں سے ہوتا ہے۔آنے والے حکمران کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ
حکمران آئیں گے تو کچھ سہولت پیکیج لائیں گے لیکن ہمارا نظام وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

مسائل کا اصل حل

یہ وقت حکمرانوں کو گالیاں دینے کا نہیں ہوتا، یہ وقت اپنے گناہوں پہ نظر ڈالنے کا
ہوتا ہے اور توبہ اور استغفار کا ہوتا ہے اس لیے میں آپکی منت کرتا رہتا ہوں کہ
حکمرانوں کو گالیاں دینا چھوڑ دیں اور حکمرانوں سے توقع لگانا بھی چھوڑ دیں۔جب
توقع نہیں لگائیں گے تو پھر گالیاں ہی نہیں دیں گے۔پھر نظریں ہماری اگر اللہ کی
ذات پر ہوں گی، اللہ کے خزانوں پر ہوں گی حکمرانوں پر نہیں ہوں گی۔کیوں یہ بات
میں اکثر عرض کیا کرتا ہوں کہ جسکے پاس مال زیادہ ہے وہ بڑا بھکاری ہے اور جسکے پاس
مال تھوڑا ہے وہ چھوٹا بھکاری ہے، یہ بھی کشکولی ہے اور وہ بھی کشکولی ہے۔
"یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ" (فاطر) "کہ تم سب فقیر ہو تم سب

کشکولی ہو"۔ کوئی بڑا کشکولی ہے کوئی چھوٹا کشکولی ہے۔ جب اللہ نے کہہ دیا کہ تم سب اللہ کے سامنے محتاج اور فقیر ہو اور اللہ کہتا ہے میں غنی ہوں آؤ مجھ غنی سے مانگو۔ پھر اللہ کے سوا کون غنی ہو سکتا ہے؟

گناہوں سے زندگی کا نظام تنگ

گناہوں سے زندگی کا نظام تنگ ہو جاتا ہے۔ ایک عورت کتنے مردوں کو گنہگار کرتی ہے۔ بڑوں کی ایک بات آپ کے سننے میں آئی ہوگی کہ رزق عورت کے مقدر کا ملتا ہے۔ آج جو معاشرے میں فاقہ ہے غربت ہے اس کے پیچھے یہی اصول کارفرما ہے۔ ایک دفعہ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ میری بیوی میرا کہنا نہیں مانتی۔ میں نے کہا: عبقری میں علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں سورۃ کہف کا ایک استخارے کا عمل آیا ہے اپنی بیوی سے کہو کہ وہ یہ عمل کرے۔ تجھے خواب میں اللہ کچھ نہ کچھ ضرور دکھادے گا۔ استخارے میں دکھانا ضروری نہیں ہوتا اور نہ یہ کہ کوئی بابا جی آئیں گے ....! نہیں نہیں! ایسا ہونا ضروری نہیں۔ لیکن میں نے اس کو کہا کچھ نہ کچھ ہو گا....! اس نے استخارہ کرنا شروع کر دیا۔ استخارہ کرتے رہے۔ آخر کار میرے پاس ان کا لکھا ہوا خط آیا میرا جی چاہتا ہے کہ میں وہ خط عبقری میگزین میں چھاپ دوں۔ اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ اس کو یوں خواب آیا کہ روٹی تیرے مقدر سے تھی، روزی تیری مقدر سے تھی۔ کیونکہ روزی عورت کے مقدر سے ہوتی ہے اور تیری ہی وجہ سے تیرے گھر سے روزی ختم ہو گئی ہے کیونکہ تو نے اپنے جسم کو نمائش بنایا، اپنے چہرے کو نمائش بنایا اور لوگوں کیلئے تو گناہ کا ذریعہ بنی اور لاکھوں لوگ تیری وجہ سے گنہگار ہوئے، لاکھوں لوگوں کی نحوست تجھ پر پڑی اللہ نے تیری وجہ سے تیرے گھر کی روزی چھین لی، سارے گھر کا سکون چھین لیا، گھر کو بیماریوں، پریشانیوں، تکلیفوں، دکھوں، غم، ٹینشن، اینگزائٹی اور سٹریس نے گھیر لیا..... اور ہوا سب تیری وجہ سے۔

گناہوں کے اثرات بد

گناہوں سے روزی چھن جاتی ہے، گناہوں سے معاشرے کے اندر، قوموں کے اندر اللہ روٹی کم کر کے غربت اور تنگدستی اور قحط سالی اور وبا کا نظام بنا دیتے ہیں۔ یہ [illegible] اوپر سے آتے ہیں نیچے سے نہیں آتے۔ یہ ویسے پانی کے گملوں اور پانی جمع ہونے سے بنتا ہے یہ بات اسباب کے اعتبار سے ٹھیک ہے لیکن حقیقی نظام کہاں سے [illegible] ہے یہ تو بتائیں....؟ امریکہ کے ایک شہر میں ۴۵ منٹ دورانیے کا ایک بگولہ [illegible] اور اس بگولے نے ۱۳ ہزار مکان اڑا کے رکھ دیئے اور ملبہ اور گاڑیاں اتنا دور پہنچیں کہ دو گھنٹے کی مسافت پر جا کے وہ گاڑیاں اور ملبہ وغیرہ ملا۔ گاڑیوں کے ڈھانچے ملے، اتنا تیز بگولہ تھا۔ یہ نظام اوپر سے آتا ہے نیچے سے بھلا کہاں آتا ہے۔ [illegible] نظام اوپر سے آتا ہے تو پھر نیچے والے حکمران کو بیٹھ کے گالیاں دیں، کبھی امریکہ [illegible] کبھی فلاں کو گالیاں دیں یہ کوئی بات ہے....! یہ تو اپنے دل کو تسلی دینے والی بات [illegible] منہ کو گندہ کرنے والی بات ہے۔

[illegible]رزق کے بقدر عطاء

اللہ والو! اوپر کے نظام کو سمجھیں۔ یہ جو صلوٰۃ التسبیح ہے یہ گناہوں پہ پانی پھیرتی ہے۔ میرے حبیب ﷺ نے فرمادیا اگر تیرے گناہ ظاہر ہوں باطن ہوں، جان [illegible] کے کیے ہوں یا انجانے میں کیے ہوں، چھپ کے کیے ہوں یا ظاہر کیے ہوں [illegible] سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہے اور اس اصرار کے ساتھ، [illegible] کے ساتھ، اس تاکید کے ساتھ فرمایا کہ روز عمل کرو، روز نہیں کر سکتے تو جمعے کے دن سہی، جمعے کو نہیں کر سکتے تو مہینے میں ایک دفعہ کر لو، مہینے میں ایک دفعہ نہیں کر سکتے تو سال میں ایک دفعہ کر لو اگر سال میں بھی نہیں کر سکتے تو زندگی میں ایک دفعہ کر لو اور اگر سال میں ایک دفعہ پڑھنی ہے تو شعبان کی پندرھویں رات کو پڑھ لو۔ شعبان کی جو پندرھویں رات ہے یہ فیصلوں کی رات ہے اور فیصلے عرشوں سے ہوتے

ہیں کہ کس کیلئے کیا ہوتا ہے۔ اللہ پاک فرشتوں کو پورا نظام دیتے ہیں۔ اس پورے کے پورے سال میں کیا ہونا یہ اللہ کا نظام جانتا ہے، اور دیکھو فیصلہ جو ہوتا ہے وہ حسب برتن ہوتا ہے جس کا برتن صاف ہوگا اس کو اتنا ملے گا۔ یہ صلوٰۃ التسبیح برتن کو صاف کرتی ہے، صلوٰۃ التسبیح برتن کو بڑا بناتی ہے اگر برتن تیرا چھوٹا ہو اور تو پانا زیادہ چاہے تو برتن سے باہر گر جائے گا، سخی برتن دیکھ کے دیتا ہے، اللہ سے بڑھ کے کوئی سخی نہیں ہے۔ اللہ سخیوں کا سخی ہے، وہ رب شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے وہ رب کریموں کا کریم ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کا برتن کتنا ہے یہ صلوٰۃ التسبیح برتن کو بڑا کرتی ہے، عام دنوں میں بھی اور شب برات میں بھی۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم صلوٰۃ التسبیح کو نہیں سمجھے۔ اپنے مسائل کو حل کرانے کیلئے اس کو نہیں سمجھے۔

ابدالآباد کی زندگی

اچھا چلو مجھے ایک چیز بتائیں! صلوٰۃ التسبیح سے جنت ملتی ہے، صلوٰۃ التسبیح سے معافی ہوتی ہے، صلوٰۃ التسبیح سے مغفرت ملتی ہے یہ بات سمجھ آتی ہے، آتی ہے؟ جو عمل مرنے کے بعد کی کھربوں سال کی زندگی جس کو اللہ کہتا ہے ابداً ابداً۔۔۔! ابدالآباد کی زندگی جس کی کوئی limit نہیں ہے۔ ہماری سائنس کہتی ہے دنیا سات لاکھ سال پرانی ہے سات کروڑ سال پرانی ہے، جو مرنے کے بعد کی زندگی ہے اس کا کوئی کروڑوں نہیں ہے۔ آپ ایک بات مجھے بتائیں جو عمل مرنے کے بعد کے ہمیشہ کے نظام کو کامیاب کرسکتا ہے کیا وہ مرنے سے پہلے کے پچاس، ساٹھ، سال یا ستر سال کے نظام کی اصلاح کے لئے اور ان مسائل کے حل کیلئے کافی نہیں ہے؟ جو عمل مرنے سے پہلے کے سارے نظام ٹھیک کرادے وہ مرنے کے بعد کا نظام ٹھیک نہیں کرسکتا؟ ذرا سا سوچیں.....!

تیسرے کلمے کی طاقت

ایک بات بتادوں! تیسرے کلمے میں ایک طاقت ہے اور تیسرے کلمے میں ایک

قوت ہے رزق کیلئے، مسائل و مشکلات، الجھنوں کے حل کیلئے اور نہ حل ہونے والے ازلی مسائل کے لئے، نہ حل ہونے والی ازلی مشکلات کے حل کیلئے تیسرا کلمہ ایک انمول تحفہ ہے۔ حقیقتاً انمول تحفہ ہے۔ جب بھی پڑھیں ساتھ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" لگالیا کریں کیونکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" بتایا ہے اور بعض روایت میں ہے کہ ساتھ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" یہ اضافہ فرمایا ہے اس میں طاقت ہے۔

نماز میں تیسرا کلمہ پڑھنے کا اجر

دیکھیں! ایک ہے قرآن نماز کے بغیر پڑھنا اور دوسرا ہے قرآن نماز میں پڑھنا۔ قرآن اگر نماز کے اندر پڑھیں اس کا اجر بڑھ جاتا ہے، اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے، اس کی طاقت بڑھ جاتی ہے، اس کا کمال بڑھ جاتا ہے اور اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

۱۔ جس کے قیام میں تیسرا کلمہ ہو.....!

۲۔ جس کے ہر رکوع میں تیسرا کلمہ ہو.....!

۳۔ جس کے رکوع کے اٹھنے میں تیسرا کلمہ ہو.....!

۴۔ جس کے ہر سجدے میں اللہ کی عظمت، تیسرا کلمہ ہو....!

۵۔ جس کی التحیات میں تیسرا کلمہ ہو.....!

ذرا سوچیں....! جو اللہ کی عظمت کو بیان کررہا ہو، پہلے پندرہ دفعہ پھر دس دس دفعہ اللہ کی عظمت کو، اللہ کی طاقت کو اور اللہ کی قوت کو بیان کرے اچھا یہ اِدھر بیان کررہا ہے اور اُدھر عرش سے پندرہ شعبان کی آوازیں لگ رہی ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو دیا جائے؟ اور فرشتوں کے پاس ایک نظام، ایک پورا بجٹ بنایا جارہا ہے اور نیچے زمین پہ پندرہ شعبان کی رات میں جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں اہل اللہ ہوتے ہیں انکے چہرے زرد ہوتے ہیں ان کے اندر پریشانی ہوتی ہے کہ آج قسمت کا پتہ نہیں کیا فیصلہ

ہونیوالا ہے اور میرے بارے میں عرش سے کیا فیصلے ہونگے کوئی خبر نہیں۔ ادھر یہ اللہ
کی عظمت کو بیان کر رہا ہے۔ ذرا سوچیں! تصور کریں کہ یہ بار بار اللہ کی عظمت کا بیان
اور وہ بھی پندرہ شعبان کی ایسی فیصلوں کی ساعتوں میں کیا رنگ لائے گا، کیسا رنگا رنگ
کردے گا۔ صلوٰۃ التسبیح میں اگر قیام سے معذور ہیں تو بیٹھ کے بھی نفل پڑھے جاسکتے
ہیں لیکن جو واقعتاً معذور ہو اپنے آپ کو زبردستی معذور نہ بنائیں۔

مذاق حقیقت بن گیا

ہم سفر میں تھے۔ ہمارا ایک ساتھی تھا جو اچھا خاصا صحت مند آدمی تھا۔ جب نماز کا
وقت ہوتا تو کہتا تھا کہ معذورین کی ساری جماعت آجاؤ۔ معذورین کی جماعت
کراتے ہیں۔ میں نے پوچھا: بھئی یہ معذورین کی جماعت کیا ہے؟ کہنے لگے: جی
معذورین کی جماعت سے مراد ''انا اعطینا اور قل ھو اللہ'' والی تراویح ہیں۔
میں نے کہا: اللہ کا بندہ تو صحت مند آدمی ہے۔ کہنے لگے نہیں.... بس! ہم کمزور ہیں اور
قدرت خدا کی کہ کچھ عرصے کے بعد وہ آدمی مجھے ملا تو وہ واقعی بیمار تھا اور اچھا خاصا
بیمار تھا۔ اُس دن مجھے ملا تو میں نے پوچھا: طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگا: بلڈ پریشر عروج
پر ہے، شوگر عروج پر ہے، ٹانگوں کا درد عروج پر ہے اور فلاں فلاں بیماری ہے۔ میں
نے کہا: واقعی اب تم Orignal معذور بن گئے ہو۔ کہنے لگا: ہاں...! اسے میری
بات سمجھ نہیں آئی کہ میرا اشارہ کس طرف ہے۔ کہنے لگا: ہاں...! بس آپ کوئی دوائی
بتادیں۔ وہ نہیں سمجھا کہ میرا اشارہ کس طرف ہے، وہ پرانی کہانی اصل میں بھول گیا تھا
اسی لیے کہتا رہتا ہوں کہ زبردستی معذور نہ بنا کریں کہیں واقعتاً معذور نہ بن جائیں۔

صاف برتن میں اللہ کی رحمت

جو عمل گناہوں کو ختم کرادے اور اللہ کیلئے برتن صاف ستھرے کرادے (سارا کام
تو ہو گیا) اس سے بڑھ کر اور کون سا عمل ہوگا۔ جو برتن ناپاک ہو مثلاً جس برتن میں کتا

پانی پیتا ہو وہ دودھ والے کے پاس لے کر جائیں اور کہیں دودھ دے دے وہ قیمتاً
بھی اس میں دودھ نہیں دے گا۔ وہ کہے گا دودھ نور ہوتا ہے برتن اپنا صاف کر کے
لے آ۔ جب بندہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہے (اور میرے اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا
اُس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) تو وہ اپنا برتن صاف کر کے پندرہ شعبان
کی رات کو رکھ دیتا ہے پھر رحمت و انعاماتِ خداوندی کی بارش ہوتی ہے اور برتن بھی
صاف ہوتا ہے اور اس برتن کا منہ بھی چوڑا ہوتا ہے، بارش ہو رہی ہے اور چمکدار برتن
بارش سے لبریز ہوجاتا ہے اللہ کی مدد، رحمت، رزق، وسعت، برکت، شفاء، عطاء،
شفقت، کرم اور فیض یہ سارے کے سارے اس کے برتن میں بھر جاتے ہیں اور اس
کی نسلیں رنگا رنگ اور خود مالا مال ہوجاتا ہے۔ صلوٰۃ التسبیح کے ساتھ اپنی محبتیں
بڑھائیں، اپنی نسلوں کو صلوٰۃ التسبیح کا عادی بنائیں۔

مالدار تاجر کا راز

پہلے دور میں جب اسبابِ سفر کم اور طویل مسافتیں ہوتی تھیں تو جگہ جگہ سرائیں ہوتی
تھیں ان سرائے میں لوگ اپنے خچروں کو، گھوڑوں کو اور گدھوں کو باندھتے تھے۔ انکے
گھاس پانی کیلئے بندے موجود ہوتے تھے جو ان سے پیسے لے کے ان کی خدمت
کرتے تھے اور خود تاجر سرائیوں میں رہتے تھے۔ ایک صاحب کہنے لگے: ہم سفر میں
نکلے ہوئے تھے ہم نے اپنے خچر کو باندھا اپنے سامان کو جمع کرایا اور ہم سو گئے۔ رات
کو ہم نے دیکھا کہ ہمارے ساتھ جو ایک بندہ تھا وہ کھڑا لمبے سجدے، لمبا قیام اور لمبا
رکوع کر رہا ہے۔ میں نے کہا پتہ نہیں یہ کیا کر رہا ہے میں پھر سو گیا۔ ہم صبح اٹھے تو میں نے
اُس ساتھی سے پوچھا کہ رات کو تم کیا کر رہے تھے؟ کہنے لگے: آج رات شب برات تھی
اور میں صلوٰۃ التسبیح پڑھ رہا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھی مجھے مزہ آیا میں نے
دوسری مرتبہ پڑھی مجھے مزہ آیا میں نے تیسری مرتبہ پڑھی مزہ آیا اسی طرح میں نے آج
رات دس دفعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھی ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے بعد میں نے آرام بھی کرلیا۔

قافلہ کا سب سے مالدار تاجر

تو میں نے پوچھا: اس کا فائدہ کیا ہوا؟ کہنے لگا: یہ بتا اس وقت جتنے بھی قافلے ٹھہرے ہوئے ہیں ان میں سب سے مالدار کون ہے؟ میں نے کہا کہ تو ہے۔ کہنے لگا: اس کی وجہ یہی صلوٰۃ التسبیح ہے۔ میں نے پوچھا: یہ عمل تجھے کہاں سے ملا؟ اس نے کہا: مجھے میرے پردادا سے ملا ہے۔ میرے پردادا ایک درویش کے پاس جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں فقیر ہوں مجھے کوئی ایسا عمل دے دیں کہ اللہ مجھے غنی بنادے اور میں غنی غرور اور تکبر کیلئے نہیں بلکہ مخلوق خدا کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے ہوں گا۔ ان کو یہ نماز درویشوں نے دی تھی۔ پھر کہا کہ ہم یہ عمل مسلسل کرتے چلے آرہے ہیں اور کہا کہ کبھی سفر وحضر میں چوک جائے تو اور بات ہے۔ میری تو کوشش ہوتی ہے میں روزانہ صلوٰۃ التسبیح پڑھوں۔ کہا کہ میری کوئی مشکل ہو میں صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہوں اللہ سے مانگتا ہوں میری ہر مشکل ٹل جاتی ہے۔

خونخوار بھیڑیوں کی اللہ نے ڈیوٹی لگادی

پھر کہنے لگے: یہ میرا خچر دیکھ رہا ہے بڑا قیمتی خچر ہے۔ ایک دفعہ یہ جنگل میں گم ہوگیا تھا میں نے دیکھا ہر طرف جنگل ہی جنگل ہے اِدھر منہ کرتا ہوں تو بھوک سے مرجاؤنگا اُدھر منہ کرتا ہوں تو پیاس سے مرجاؤنگا، اِدھر منہ کرتا ہوں تو جنگل کے درندے مجھے پھاڑ ڈالیں گے اُدھر منہ کرتا ہوں تو جانور ملے نہ ملے، چاروں سمت مجھے جنگل کی ہیبت، ہولنا کیاں اور اندیشے نظر آئے۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ! میں اب کیسے اپنے خچر کو تلاش کرسکتا ہوں میں نے صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کے نفل شروع کردیے اور کہا کہ جنگل میں پانی پینے کے لئے تھا وضو کے لئے نہیں تھا، میں نے پینے کا پانی جان بچانے کیلئے رکھ لیا اور وضو پانی سے کرنے کی بجائے تیمم کرلیا۔ پھر میں نے صلوٰۃ التسبیح شروع کردی۔ میں نے صلوٰۃ التسبیح پڑھ کے پھر اللہ سے رو رو کے دعا مانگی کہ اے اللہ! میری سواری، میرا قیمتی خچر گم ہوگیا ہے اور تھا اس پر میرا قیمتی سامان تھا اللہ! تیری مہربانی تو

واپس کردے۔ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ بھیڑیے میرے خچر کو غراتے ہوئے ہانکتے ہوئے لا رہے ہیں اور میرا خچر بدحواس ہے اور بھیڑیے اسے میری طرف چھوڑ کے چلے گئے۔ جو بھیڑے خچر کو چیرنے والے، جو بھیڑیے خچر کو چبانے والے، جو بھیڑیے خچر کو کھانے والے تھے انہی بھیڑیوں کی ڈیوٹی میرے اللہ نے لگادی کہ اے خونخوار درندو جو اسکے خون کے گوشت اور بوٹی کے دشمن ہو جاؤ تم ہی حفاظت سے اس کو اسکے مالک تک پہنچاؤ، جاؤ جنگل میں ایک بندہ میری عظمت کو بیان کرتا ہے اور کہتا ہے سبحان اللہ....! اللہ تو پاک ہے، سارے عیبوں سے اللہ تو پاک ہے، ساری برائیوں سے اللہ تو پاک ہے، ساری کی ساری ضروریات، چاہتیں اور حاجتیں جو مجھے لگی ہوئی ہیں اللہ تو ان سے پاک ہے۔ میں اللہ کی عظمت بیان کرنے میں لگ گیا اللہ بری ضرورتوں میں لگ گیا۔ اللہ والے فرمایا کرتے ہیں تو اللہ کے ذکر میں لگ جا اللہ تیری ضرورتوں میں لگ جائے گا۔ تو بھیڑیے میرے خچر کو ہانکتے ہوئے لائے میں نے خچر کو پکڑ لیا دیکھا تو میرے سامان کی ایک ایک چیز محفوظ تھی اس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔

بیٹی کو جہیز میں صلوٰۃ التسبیح کا تحفہ

ایک صاحب جن کے پاس جنات کا آنا جانا ہے مجھے ایک دفعہ باتوں باتوں میں اپنا واقعہ بتانے لگے کہ جنات کے ہاں صلوٰۃ التسبیح کا بڑا اہتمام ہوتا ہے، وہ اپنے بچوں کو صلوٰۃ التسبیح سکھاتے ہیں اپنی بیٹیوں کو صلوٰۃ التسبیح سکھاتے ہیں اور جب بیٹیوں کو جہیز دیتے ہیں تو چلتے ہوئے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ بیٹی تجھے جہیز میں صلوٰۃ التسبیح دے رہے ہیں اپنے گھر کی اگر خوشی چاہتی ہو، گھر کی خوشحالی چاہتی ہو، میاں بیوی کی محبت چاہتی ہو، بیٹوں کی نعمت چاہتی ہو، رزق چاہتی ہو، سکون چاہتی ہو، راحت چاہتی ہو اور گھر میں محبت اور پیار چاہتی ہو تو روزانہ صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام نہ چھوڑنا۔ اگر بیٹی روزانہ نہیں کرسکتی تو ہفتے کے بعد کرہی لیا کر۔ صلوٰۃ التسبیح فیصلے والی رات میں پڑھنا فیصلے کراتی ہے کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے وعدہ فرمایا کہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے بندے کے گناہ مٹ جاتے ہیں، ادھر گناہ ختم ہوئے ادھر بندہ صاف ستھرا ہو گیا۔

صلوٰۃ التسبیح سے رزق، برکت کا رنگ چڑھنا

جب کسی زمین پر یا دیوار پر رنگ کرنا ہوتا ہے تو پہلے ریگ مال لگا کر اس دیوار کو صاف کیا جاتا ہے جب ریگ مال لگ جائے اور دیوار وہ صاف ہو جائے تو وہاں پینٹ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی کسی کے پاس رنگین کپڑا لے جائے کہ اسکو سفید کرنا ہے یا دوسرا رنگ دینا ہے تو رنگ ساز کہتا ہے کہ پہلے رنگ کاٹ ڈالوں گا یا رنگ اس کا کاٹوں گا اور ان مراحل سے گزار کے یہ رنگ ختم کر کے پھر دوسرا رنگ چڑھاؤں گا۔
اسی طرح صلوٰۃ التسبیح رنگ کاٹ کا کام کرتی ہے، ریگ مال کا کام کرتی ہے۔ صلوٰۃ التسبیح انسان کو اسی طرح صاف کر دیتی ہے اور صاف کرنے کے بعد اللہ اپنی رحمت کے رنگ چڑھا دیتا ہے کسی کو رزق کا رنگ چڑھتا ہے، کسی کو برکت کا رنگ چڑھتا ہے، جن کے رشتوں کی بندش ہے ان پر رنگ چڑھتا ہے، جن کی شادی نہیں ہو رہی ان پر رنگ چڑھتا ہے، جن کے گھر میں مصیبتیں اور بیماریاں ہیں ان پر رنگ چڑھتا ہے، شفاء کا رنگ چڑھتا ہے، جن کے گھر میں مفلسی ہے ان پر غنی کا رنگ چڑھتا ہے، جن پر غربت ہے اس پر مالداری کا رنگ چڑھتا ہے، جن پر جہالت ہے ان پر علم کا رنگ چڑھتا ہے، جن کو بدصورتی ہے ان کو خوبصورتی کا رنگ چڑھتا ہے اور جن کو بیماری ہے ان کو شفاء کا رنگ چڑھتا ہے۔ اللہ پاک اس کے برتن پہ اور اس کے جسم پہ رنگ چڑھا دیتے ہیں اور اللہ پاک صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح کوئی عام چیز تو نہیں ہے۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف صحابہ جن میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وغیرہ کو تنبیہ کر کے بلا کے ان کو تاکید کر کے فرماتے تھے کہ صلوٰۃ التسبیح کو روز پڑھ لیا کرو، اگر روز نہیں پڑھ سکتے تو کوئی بات نہیں ہفتے کے بعد پڑھ لیا کرو، پھر

بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں پڑھ لیا کرو، پھر بھی نہ ہو سکے تو سال میں پڑھ لیا کرو، اچھا پھر بھی نہ ہو سکے کوئی بات نہیں زندگی میں ایک دفعہ ضرور پڑھنا۔

صلوٰۃ التسبیح نے مسائل حل کر دیئے

آخر کوئی ایسی چیز ہے تو ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی بار تاکید کی۔ اس چیز میں وزن ہے، اس چیز میں تاثیر ہے، اس چیز میں طاقت ہے اور میں نے اس سے ملنے والی برکت کو بہت بار دیکھا ہے عجیب دیکھا ہے آپ سوچ نہیں سکتے۔ میں آپ کو اپنے مشاہدات اور تجربات نہیں بتایا کرتا پھر لوگ کہتے ہیں اپنی کراماتیں بتاتا ہے۔ برتن چھوٹے ہیں پھر لوگ باتیں کرتے ہیں۔ میں تو لوگوں کے مشاہدات بتایا کرتا ہوں، گھر کے مسائل کے حل کیلئے الجھنوں کے حل لیے عجیب اس کے تجربے دیکھے ہیں۔ بہت سالوں کی بات ہے مجھے ایک خط آیا اس میں لکھا ہوا تھا ظالم سسرالی معاشرہ اور اندر ظلم کی کہانی تھی۔ میں نے جواب دیا کہ صلوٰۃ التسبیح اگر ہو سکے تو روز ورنہ ہفتے میں ایک دفعہ پڑھ لیں، روزانہ پڑھ لیں تو بہتر ہے، اگر لمبی رکعت میں کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کے بھی پڑھ سکتے ہیں، کھڑے ہو کر پڑھیں گے تو اس پہ اجر زیادہ ہے قبولیت زیادہ ہے پھر مجھے لکھیں۔ بس اتنا لکھ کے میں نے جواب دے دیا۔ ہاں یہ لکھا کہ ستر دن یا نوے دن پڑھ کے پھر مجھے بتائیں۔
پتہ نہیں کتنے ماہ کے بعد مجھے خط ملا یاد نہیں لیکن خط کا جواب یہی تھا کہ صلوٰۃ التسبیح نے میرے مسائل آدھے سے زیادہ حل کر دیے ہیں میں نے اب سکھ کا سانس لینا شروع کر دیا ہے۔ بعض اوقات سسرال میں ظلم کی عجیب کہانی ہوتی ہے۔ ہماری اماں رحمۃ اللہ علیہا کے پاس ایک پڑوس کی خاتون آتی تھی۔ اللہ اکبر! ان کی فالودے کی دکانیں تھیں کہتی تھیں ساس مجھے روٹی نہیں کھانے دیتی تھی اور حمل بھی ہوتا تھا اور ہر سال بچہ آتا تھا۔ فالودہ چونکہ زیادہ تر ہوتا ہی گرمی میں ہے اس لیے وہ

خاتون تمام دن آگ کی حبس اور گرمی میں فالودہ بناتی تھی اور سارا دن کچھ نہیں کھاتی تھی پھر فالودے کے دیگچے کے اندر جو تہہ جم جاتی تھی کہنے لگی وہ تہہ ہاتھ سے اتار کے لوٹے میں ڈالتی تھی۔ پھر استنجے کے بہانے بیت الخلاء میں جاتی تھی اور اس لوٹے میں کھاتی تھی بڑی دبنگ مائی تھی اس کی ساس۔لاچہ پہنتی تھی۔لاچہ.....!اب لاچہ لاہور یئے تو جانیں مگر میں کراچی والوں کو لاچہ کیسے بتاؤں اور جو لوگ میری آواز اس وقت پوری دنیا میں سن رہے ہیں وہ کہیں گے اب لاچہ دکھاؤ۔ یہ ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر میں درس میں کوئی بات کہہ دوں تو وہ کہتے ہیں جی دکھائیں ہوتی کیسی ہے یہ چیز۔اب یا تو لاچے کی تصویر میں نیٹ پر بھیجوں یا کوئی لاچہ پہننے والا دکھاؤں کہ وہ لاچہ پہن کے کیسے جا رہا۔ لاہور میں آج کل گجر لوگ لاچہ پہنتے ہیں۔باقی لاچہ پہننے والی کہانیاں ہی ختم ہوگئیں۔تو وہ مائی لاچہ پہنتی تھی بڑی دبنگ مائی تھی ،ظالم مائی تھی ظالم کی کہانی ختم ہوگئی۔ بہرحال صلوٰۃ التسبیح ایک ایسی چیز ہے جس میں بندہ بن جاتا ہے چھوٹا اور بیان کرتا ہے اللہ کی عظمت۔صلوٰۃ التسبیح کے نام پر اللہ کی ساری عظمتیں بیان کرتا ہے۔تو اللہ ایسے بندے کو بڑا بنا دیتا ہے،عزت دیتا ہے،روزی دیتا ہے اور برکت دیتا ہے۔

ایک ماہر نفسیات بھکاری

میں نے ایک سائل کو دیکھا وہ کسی گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کے ان کی عظمتیں بیان کرتا تھا،ان کی خوبیاں بیان کرتا تھا۔کہتا تھا سارے محلے میں آپ سخی ہیں،ساری گلی میں آپ سے بڑھ کے کوئی نہیں،آپ کے در سے آج تک میں خالی نہیں گیا.....!حالانکہ کتنی دفعہ خالی بھی جا چکا تھا۔ کہنے لگا: اگر آپ کے در سے خالی چلا گیا تو لوگ کیا کہیں گے؟ وہ غیرت بھی دلاتا تھا یعنی وہ ماہر نفسیات تھا۔وہ سائل سب کی تعریفیں کرتا تھا اور ہر در سے لے کے جاتا تھا۔اچھا! اگر نہیں ملتا تھا تو پھر باقاعدہ بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا تھا۔

ایک بندہ اس سے کہنے لگا: کیا تو نے قرضہ لینا ہے؟ میرے سامنے وہ سائل دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔میں گلی کے ایک کونے سے آتے ہوئے اس کو دیکھ رہا تھا۔وہ بندہ کہنے لگا کیا تو نے یہاں سے قرضہ لینا ہے؟اس نے کہا: قرضہ تو نہیں لینا لیکن اس گھر سے لے کے جاؤں گا۔آپ سخی ہیں....!پھر تعریفیں شروع کر دیں وہ غصے میں آگئے یہ تعریفیں کرتا جائے، وہ اور غصے میں آئے یہ اور تعریفیں کرتا جائے،آخر انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کہا جا جان چھوڑ۔ وہ سائل تعریفیں کرتا ہوا چلا گیا۔یعنی اس کے چہرے پہ کوئی غصے کے آثار نہیں،اس کی پیشانی پہ کوئی بل نہیں تھا۔

اور جو اللہ کی عظمتیں بیان کر رہا ہو۔۔۔!

ادھر بندہ اللہ کی عظمتیں بیان کر رہا ہے، تیسرے کلمے کے نام پہ اللہ کی طاقتیں بیان کر رہا ہے،خود چھوٹا بن گیا اور اللہ کو بڑا بنا لیا اور اللہ پاک لاچہ پہننے والی مائی سے چھوٹا ہے یا بڑا ہے؟ وہ دبنگ مائی سے میرا رب زیادہ دبنگ ہے؟ اللہ اکبر.....!اللہ اکبر!۔تو سارے اللہ کے نام بھول جا اور صرف کہہ ’’اللہ‘‘۔ یہ جو اسم ذات ’’اللہ‘‘ ہے ناں یہ بہت طاقتور، ساری کائنات پر حاوی، ساری کائنات پر غالب، ساری کائنات کی روح اور ساری کائنات کی جان اس اسم ذات ’’اللہ‘‘ میں آتی ہے۔سبحان اللہ میں ’’اللہ‘‘ آرہا، الحمد للہ میں ’’اللہ‘‘ آرہا، لا الہ الا اللہ میں ’’اللہ‘‘ آرہا اور واللہ اکبر میں پھر ’’اللہ‘‘ آرہا ہے۔ تیسرے کلمے میں اسم ذات کتنی دفعہ بار بار تکرار کے ساتھ آرہا۔۔۔!سبحان اللہ میں پہلے ’’سبحان‘‘ میں اللہ کی صفات بیان کی گئی ہے اور پھر ’’اللہ‘‘ میں اللہ کی ذات بیان کی گئی۔ادھر انسان تیسرا کلمہ پڑھ رہا ہے اور اللہ کی عظمت کو بیان کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک بہت طاقتور دشمن سے، طاقتور بندے سے یا کسی طاقتور مصیبت سے اس کا واسطہ پڑ گیا اور ادھر یہ اللہ کی عظمت کو گڑگڑا کے بیان کر رہا ہے اور بڑے مزے سے اور پورے خشوع و خضوع سے اللہ کا نام لے رہا ہے۔

اللہ کا نام عظمت سے

اور دیکھو ایسے نہ پڑھنا۔ سبحان اللہ والحمد اللہ (یعنی تیز تیز) نہ نہ ایسے نہ کرنا
مہربانی کرنا یہ اللہ کا نام ہے ذرا مزے سے لے، مزے سے لے۔ وہ ہمارے ایک
دوست ہیں رحمت اللہ صاحب، کوئٹہ سے آتے ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے ظریف مزاج
ہیں وہ دینی مزاج پر آنے سے پہلے کا اپنا کوئی واقعہ سناتے ہیں تو کہتے ہیں میں قبول
اسلام سے پہلے ایسا ایسا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ میں قبول اسلام سے پہلے مسجد
کے باہر فلمی رسالے اور کہانیاں بیچتا تھا۔ رمضان میں کوشش ہوتی تھی کہ ایسی جگہ
تراویح پڑھیں جہاں جلدی فارغ ہوجائیں۔ تو کسی نے پشتو میں کہہ دیا کہ "فلاں جگہ
ملا دے"، "چخ ملا" یعنی وہ ایک مولوی ہے چخ ملا۔ میں نے کہا "چخ ملا".....یہ
کیا ہے؟ کہا: یوں بیس منٹ میں تراویح پڑھاتا ہے۔ رحمت اللہ صاحب کہنے لگے
میں چخ ملا کے پاس بیس منٹ میں بیس تراویح پڑھتا تھا۔

تو اللہ والو! چخ ملا والا معاملہ نہ کرنا بلکہ اللہ کا نام عظمت کے ساتھ، تکریم اور عزت
والے رب کا نام عظمت کے ساتھ لینا، ہیبت کے ساتھ، طاقت کے ساتھ، وجاہت کے
ساتھ، ادب کے ساتھ لینا "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر"
تو دس بار صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھ بس ایک بار ہی پڑھ لے کوئی حرج نہیں، لیکن پڑھ ایسی کہ
اللہ کو ترس آجائے، اور پڑھ ایسی کہ اللہ جل شانہٗ کو رحم آجائے اور اللہ پاک کہے کہ میرا
بندہ عظمت سے میرا نام لے رہا ہے۔ واہ! سبحان اللہ فرشتوں کو بھی مزہ آجائے۔

قرآن کی لذت اور قرآن کا خوف

ایک بزرگ تھے۔ وہ ایک آیت کو تکرار کے ساتھ اور بار بار پڑھتے رہے۔ آخر
اسی میں وفات پاگئے۔ وہ آیت یہ تھی۔ "وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ"
(یٰسین)۔ بعض اوقات دنیا میں کوئی عذاب آتا ہے تو اس میں سارے کے سارے

مرجاتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن چھانٹی ہوگی اور اللہ کہے گا: "وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ"۔ قرآن کہتا ہے آج کے دن مجرم علیحدہ ہوجائیں۔ ہمارے
دوست علیحدہ ہوجائیں۔ اس آیت کو پڑھتے وقت وہ کہتے گئے کہ پتہ نہیں قیامت کے
دن میں کن صفوں میں ہونگا۔ بس اسی میں ساری رات کرتے کرتے دل
پھٹا یعنی دماغ کی شریان پھٹی جسکو برین ہیمرج بھی کہتے ہیں اور اسی میں مر گئے۔
اسی طرح ایک صحابی تھے جن کی نئی شادی ہوئی تھی۔ دلہن بیٹھی ہوئی تھی۔ کہنے لگے
اجازت ہو میں دو نفل پڑھ لوں کہا پڑھ لیں۔ بس دو نفل پڑھتے کھڑے ہوئے اور جو
قرآن پڑھنا شروع کیا ساری رات قرآن میں گزر گئی۔ وہ کہنے لگی اللہ کے بندے
میں انتظار میں بیٹھی ہوں۔ کہنے لگے: اللہ کی بندی معذرت۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہی
اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن جو پڑھنے کھڑا ہوا تو گویا جنت اپنی بہاروں کے ساتھ
میرے سامنے تھی اور جہنم اپنی ہولناکیوں کے ساتھ میرے سامنے تھی اور قرآن کی
لذت ایسی تھی مجھے تو تو یاد ہی نہیں رہی، معذرت ہے آپ سے۔

یار کے نام کا مزہ

جب اللہ کے نام کا مزہ آتا ہے ناں! اللہ کا نام عظمت کے ساتھ لیں تو اللہ کے نام کا
مزہ آتا ہے، مزیدار یار کا نام ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ نہیں سنتے اللہ پاک
فرشتوں کے ساتھ عرشوں پر بیٹھا اپنے خلیل کی تعریفیں کر رہا۔ فرشتوں نے کہا: یا اللہ
ذرا امتحان لے لیں؟ اللہ پاک فرمانے لگے: لے لو یہ میرا یار ہر امتحان میں پورا اترا
ہے آج بھی پورا اترے گا۔

سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا

ہر امتحان میں پورا اترے گا۔ ایک فرشتے نے جا کے اللہ کا نام لیا، اللہ کا نام ہو
لینے والا فرشتہ ہو، سننے والا ابراہیم علیہ السلام ہو کیا منظر ہوگا۔ سوچو تو سہی...نام اللہ کا
ہو اور ہو بھی اسم ذات "اللہ" اور لینے والا فرشتہ ہو اور سننے والا یار ہو اور گویا دیوانہ یار ہو

مستانہ یار ہو، اللہ کے نام پہ پاگل، اللہ کے نام پہ بکنے والا.....!

ے تیرے نام توں مفت و کاندیاں
تیرے باہندیاں دی میں باہندی آں
تیرے در دے کتیاں نال ادب
جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر انمول کردیا

حضرت ابراہیمؑ فرمانے لگے: یہ نام تو پھر لے۔ فرشتہ کہنے لگا: قیمت لگے گی؟ آپؑ نے فرمایا: یہ آدھی بکریاں تیری ہیں اللہ کا نام پھر لے....! فرشتے نے پھر اللہ کا نام لیا۔ فرمایا: پھر اللہ کا نام لے بڑا مزہ آیا.....! فرشتے نے کہا اور قیمت لگے گی؟ فرمایا: ساری بکریاں تیری۔ فرشتے نے پھر اللہ کا نام لیا۔ فرمایا: پھر اللہ کا نام لے...! فرشتے نے کہا: تیرے پاس کیا بچا ہے؟ فرمایا: میں تیری بکریوں کا غلام بن جاؤں گا اللہ کے نام پر بک جاؤں گا اور تیری بکریاں چراؤں گا۔ یہ سب ابراہیمؑ نے اس لیے کہا تھا کیونکہ ان کو اللہ کا نام سننے میں مزہ آیا تھا۔ جس کو نام سننے میں اتنا مزہ آیا میں سوچنے لگا اس بندہ خدا کو اللہ کا نام خود لینے میں کتنا مزا آتا ہوگا.....!!

جیسا ذوق ویسا مزا

سوچو! کھانے کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اگر میں ابھی کہہ دوں ''کباب'' ''بریانی'' اور لاجواب ''سیخ کباب'' ہو اور ''تکے'' ہوں اور لاہوریوں کے کھابے ہوں تو یہ نام سنتے ہی منہ میں پانی آگیا میرے سمیت سب کا۔ چاہے جو جتنا چھپائے۔ سوچو! جب نام سننے میں اتنا اثر ہے تو اس کھانے میں کیا اثر ہوگا کیا لذت ہوگی اور جس کو اللہ کا نام سنتے ہی منہ میں پانی آجائے اور اللہ کا نام سنتے ہی جس کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں، وہی اللہ کا نام صلوٰۃ التسبیح کا حصہ ہے، وہی اللہ کا نام صلوٰۃ التسبیح کی بنیاد ہے، وہی اللہ کا نام صلوٰۃ التسبیح کی عظمت ہے اور وہی اللہ کا نام صلوٰۃ التسبیح میں ہے۔ وہی اللہ کا نام ہے۔ اللہ والو! صلوٰۃ التسبیح کے اندر جان ہے۔

سنت کی خاطر فرض نہ چھوڑ دینا

خیال کرنا پندرہ شعبان کو قیام الیل کر کے فجر کی نماز نہ کھو بیٹھنا اور یہ قیام الیل کیلئے پندرہ شعبان میں بہت بڑے بڑے مجمع اور اکٹھے ہو کر شور شرابہ نہ کرنا۔ یار تنہائیوں میں ملتا ہے یار تنہائیوں میں ملتا ہے، ایسے ہے؟ کوئی اپنے یار کے میسج کھڑا سارے جہان کو سناتا ہے؟ نہیں! بلکہ ڈیلیٹ کرتا ہے، چھپاتا ہے وہ اندر کی فائلوں میں محفوظ رکھتا ہے۔ مجھے ایک بندہ کہنے لگا میں اپنے فلاں فلاں میسج خفیہ محفوظ رکھتا ہوں تا کہ بیوی چیک نہ کرے۔ میں نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: درس میں آنے سے پہلے کی کہانیاں ہیں اب تو اللہ نے زندگی بدل دی ہے۔

ے میرے من میں تھیں بڑی چاہتیں، میرے دل میں تھیں بڑی لذتیں
مگر اسکی لذت عشق نے سبھی لذتوں کو مٹادیا

تنہائیوں کی عبادت

اللہ کی عبادت کو تنہائیوں میں تلاش کرو!!! اور نفل نماز کی جماعت نہیں ہوا کرتی۔ اللہ کی عبادت کو تنہائیوں میں تلاش کرو.....! گھر کی تنہائیاں.....! کسی کمرے کی تنہائیاں.....! کسی چھت کی تنہائیاں.....! اگر مسجد ہے تو اس کی تنہائیاں.....!

اللہ کو تنہائیوں میں تلاش کرو اور اللہ سے بیٹھ کے باتیں کرو اور صلوٰۃ التسبیح اس کا ایک ایک پل، صلوٰۃ التسبیح کا ایک ایک لمحہ اور صلوٰۃ التسبیح کا ایک ایک لفظ تنہائیاں ہی تنہائیاں ہیں۔ اگر کوئی شخص غموں کا مارا ہوا ہے! دکھوں کا مارا ہوا ہے! جنات کا مارا ہوا ہے ایسے شخص کے لئے صلوٰۃ التسبیح اکسیر ہے۔

ذات ''اللہ'' سب سے طاقتور نام

ایک بات بتاؤں؟ اللہ کے تو سارے نام طاقتور ہیں، مگر جب اسم ذات آتا ہے

ناں! آیۃ الکرسی کہاں سے شروع ہوتی ہے ''اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ'' یہ آیت الکرسی سے جنات کی حفاظت ہے، مسائل سے حفاظت ہے اور مال کی حفاظت ہے یہ کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ میں آپ سے عرض کر رہا ہوں صلوٰۃ التسبیح کی بنیاد اسم ذات ہے اور وہ اسم ذات ''اللہ'' ہے.....! غموں کا مارا ہوا، دکھوں کا مارا ہوا، مسائل کا الجھا ہوا جو زندگی کی بازیاں ہار چکا ہے اور کہتا ہے کہ سارے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ کہنے لگا:

ے اب تو گھبرا کر کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کہاں جائیں گے

کہتے ہیں اس سے اچھا ہے مرجاؤں۔ دوسرا کہہ رہا ٹھہر جا.... تو صلوٰۃ التسبیح سے ذرا دوستی لگا کے دیکھ تو سہی، صلوٰۃ التسبیح سے اپنے گھر کے اندر آبادی کر کے دیکھ تو کہ اور صلوٰۃ التسبیح کا وظیفہ ایسا آسان ہے جو ہم نے بچپن میں ہی سن لیا۔ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' اس کا وظیفہ ہی بالکل آسان ہے اس کے لیے کوئی لمبا وظیفہ پڑھنا ہی نہیں پڑتا۔

جیل کی لیٹرین سے فون کر رہا ہوں...!

کتنے لوگ ایسے تھے جن کی شادیوں کے مسائل تھے....! کتنے لوگ ایسے تھے جن کی زندگی غموں کی کہانی تھی اور ان کے یہ سب مسائل صلوٰۃ التسبیح سے حل ہوئے۔ ہاں....! مجھے ایک بات یاد آئی۔ پہلے جب میں صبح کے اوقات میں کال سنا کرتا تھا۔ ایک صاحب نے مجھے کال کی، کہنے لگے کہ: ''جی میں جیل میں لیٹرین سے فون کر رہا ہوں۔ یہاں پر موبائل کی اجازت نہیں ہے بس کسی طرح کچھ کر کرا کے میں نے کہیں سے موبائل لیا تاکہ آپ سے رابطہ ہو جائے، میں مسلسل آپ کے نمبر پر رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا''
چونکہ جیل میں موبائل فون کی اجازت نہیں ہوتی اس لیے جیل سے مجھے فون

اکثر لیٹرین سے آتے تھے۔ تو وہ شخص کہنے لگا: میں بہت زیادہ مسائل میں ہوں، میں گنہگار ہوں میں آپ کو یہ نہیں کہوں گا میں بے گناہ ہوں بس اب خلاصی چاہتا ہوں اور اللہ سے توبہ چاہتا ہوں میں توبہ کر چکا ہوں۔ یہاں آ کے لوگ چھوٹے مجرم سے بڑے مجرم بن جاتے ہیں میں بڑے سے اب چھوٹا بنا چاہتا ہوں اس کے لفظ مجھے یاد ہیں کہنے لگا آپ کچھ بتائیں......!

تیسرا کلمہ، صلوٰۃ التسبیح اور جیل سے رہائی

میں نے اس قیدی سے کہا کہ: تم ایسا کرو کہ سارا دن تیسرا کلمہ پڑھو اور صلوٰۃ التسبیح پڑھو اور خوب پڑھو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ: صلوٰۃ التسبیح یاد ہے؟ وہ قیدی کہنے لگا: ''نہیں، صلوٰۃ التسبیح تو نہیں آتی۔'' میں نے اس سے کہا کہ: جیل میں دعاؤں اور وظائف کی کتابیں اکثر موجود ہوتی ہیں ان کتابوں میں صلوٰۃ التسبیح کا تذکرہ اور اس کا مکمل طریقہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے آسان طریقہ میں نے اس کو بتا دیا کہ تو صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھ لے، کام تو ہے نہیں کوئی، فرصت ہی فرصت ہے۔ ایک بار پڑھ لے....! دو بار پڑھ لے....! تین بار پڑھ لے....! دس بار پڑھ لے....! جتنی بار ہو سکے پڑھ اور پھر مجھے بتا....! تیرا کام اللہ کر دے گا۔ انشاء اللہ....!!

آپ یقین جانیے! میں تو بھول گیا تھا۔ ایک دفعہ کی بات ہے کہ ایک صاحب مجھے ملے مجھے کہنے لگے: جی آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ پہچان بھی نہیں سکتے، میں وہ شخص ہوں جس نے جیل سے فون کیا تھا۔ میں نے کہا: جیل سے تو بہت فون آتے ہیں مجھے یاد نہیں۔ اس نے کہا: یہ یاد ہے کہ آپ نے صلوٰۃ التسبیح بتائی تھی؟ میں نے کہا: بتائی ہوگی یقیناً.....! اس نے کہا: جی میں نے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی شروع کی۔ ہمارے ساتھ جیل میں ایک صاحب تھے جو کسی بڑے مالدار باپ کے بیٹے تھے وہ باؤنس چیک کے معاملے میں جیل میں تھے۔ ان سے میری دوستی ہو گئی تھی، کچھ اچھی باتیں آپس میں شیئر کرتے تھے۔

قیدی کی رہائی کا پروانہ

کہنے لگے: وہ صاحب جیل سے چلے گئے انہوں نے اپنے باپ کو کہا کہ ایسے ایک بندہ جیل میں ہے وہ اتنے پیسے ادا نہیں کرسکتا اگر ہوسکے تو اس کی خلاصی کروادیں۔ کہنے لگا: اس کے باپ نے پتہ نہیں کیسے میرے پیسے ادا کیے اور اچانک مجھے پروانہ ملا اور کہنے لگے: حیرت انگیز طور پہ پروانہ بھی اس وقت ملا جب میں صلوٰۃ التسبیح پڑھ رہا تھا۔ جیل کے کارندے کہہ رہے تھے کہ جی اس بندے کا رہائی کا پروانہ ہے آجاؤ، آپ کو لینے آئے ہیں کسی نے کہا وہ تو نماز پڑھ رہا ہے۔ کہنے لگے: پھر وہ لوگ کھڑے ہوگئے کچھ دیر بعد پھر کہا بھئی آجاؤ، کسی نے کہا ابھی وہ سجدے میں ہے۔ صلوٰۃ التسبیح ختم ہوتو آئے.....!

سو رکعت نماز نفل اکٹھے!

یہ تو وہی بات ہوگئی کہ ایک آدمی بغیر ٹکٹ ٹرین میں سفر کررہا تھا اس بندے کا پروگرام تھا میں نے ٹکٹ نہیں لینی جب ٹکٹ لینے والا آیا ناں تو اِس نے نیت کی سو رکعت نماز نفل اکٹھے اللہ اکبر! اب ٹکٹ لینے والے نے سوچا کہ بھئی یہ سو رکعت تو ختم نہیں ہونگیں میری ٹرین ختم ہوجائے گی جا چھوڑ تو۔ اس نے لفظ اکٹھا بھی کہا اس نے کہا ابھی ختم ہوگی، ابھی ختم ہوگی، اسی طرح اس جیل والے آدمی نے کہا بڑی مشکل سے میری صلوٰۃ التسبیح ختم ہوئی۔

ہمارے ایک چچا تھے۔ والد صاحبؒ کے کزن تھے۔ بزرگ آدمی تھے۔ جب لوگوں کو کسی لین دین اور معاملے میں اپنی طرف آتے دیکھتے تو لمبی نماز کی نیت باندھ لیتے تھے اور اگر نماز پہلے سے پڑھ رہے ہوتے تھے تو انکی نماز لمبی ہوجاتی تھی۔ ایک دفعہ مسجد میں کھڑے تھے ایک بیٹا آیا نماز پڑھتے دیکھ کر کچھ انتظار کیا نماز تو لمبی تھی چلا گیا پھر دوسرا آیا وہ بھی چلا گیا انتظار کرکے پھر بوڑھی بیوی آئی اور کہنے لگی میں جانتی

ہوں چالیس سال سے تجھے اب چھوٹی کرلے نماز۔ پورے چالیس سال شادی کو ہوگئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں چالیس سال سے جانتی ہوں، مہربانی کر نماز تھوڑی کرلے ضروری کام ہے تجھ سے تو سلام پھیر تو تھوڑی دیر بعد انہوں نے سلام پھیرلیا۔

ریاکاری کا کیڑا.....!

لیکن اللہ والو! صلوٰۃ التسبیح اللہ کے لئے پڑھنا ہے۔ یہ بظاہر چھوٹی سی باتیں ہوتی ہیں لیکن ان باتوں کے اندر کچھ دلیلیں ہوتی ہیں "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ" محبت اللہ کیلئے.....! عبادت کے لئے کھڑا ہونا اللہ کیلئے.....! رکوع اللہ کیلئے.....! رکعت لمبی اللہ کیلئے.....! رکعت مختصر اللہ کیلئے.....! کہیں ایسا نہ ہو، عبادت کے اندر ریاءکاری کا کیڑا لگ جائے۔ عبادت کے اندر ریاءکاری کا ناسور لگ جائے۔

صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے جارہا ہوں!

تو وہ قیدی کہنے لگا کہ: میں صلوٰۃ التسبیح سے فارغ ہوا تو عدالتی اور جیل کے افسران میری رہائی کا پروانہ لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ بس میں نے سامان اٹھایا اور ساتھیوں سے کہا: "الوداع".....! انہوں نے پوچھا کہ: ہمیں بھی بتادو تم کیسے جارہے ہو؟ میں نے اپنے قیدی ساتھیوں سے کہا کہ: "صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے جارہا ہوں" بقول شاعر:

اب تو چلتے ہیں ہے مئے خانے سے میر
پھر ملیں گے گر خدا لایا

چلو اب تو جارہے ہیں۔

وہ صاحب کہنے لگے: میں نے صلوٰۃ التسبیح پڑھی۔ میں آپکا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں، آپ نے مجھے صلوٰۃ التسبیح کا عمل بتایا تھا۔

اللہ والو! قید میں، غموں کی قید میں، جیلوں کی قید میں، دکھوں کی قید میں، مفلسی کی

قید میں، غربت کی قید میں، ظلم کی قید میں اور بیماری کی قید میں اگر کوئی ہے تو صلوٰۃ التسبیح پڑھے اور خاص طور پر صلوۃ التسبیح روز پڑھے، ہر جمعے پڑھے، ہر مہینے پڑھے، اگر ان اوقات میں نہیں پڑھ سکتا تو چلو پندرہ شعبان یا شب برات کو تو ضرور پڑھ، بڑا مبارک عمل ہے۔ دکھ بٹ جائیں گے، غم دور ہو جائیں گے، مشکلات حل ہو جائیں گی اور زندگی میں برکتیں اور بہاریں جگہ لے لیں گی۔

گدھے کو کہاں سے کھلاؤں...!؟

ایک کمہار تھا۔ میں ان سے مٹی کے پیالے لیتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے منگوائے تو اس نے کہا: جی میں لا کے دونگا، آج لا کے دونگا، کل لا کے دونگا اسی طرح بہت دن نہ لایا۔ میں ان کے گھر چلا گیا دروازہ تو تھا نہیں، آگے بوریا پڑا ہوا تھا دروازہ نہیں تھا۔ آواز دی وہ آیا تو میں نے کہا: اللہ کے بندے مٹی کے وہ پیالے؟ مجھے کہنے لگے: جی میرا گدھا بیمار ہے اور جو باہر سے کچھ تنکے جو اکٹھے کر کے لاتے ہیں اور بھٹی میں ڈالتے ہیں وہ نہیں تھے۔ میں نے کہا: اللہ کا بندہ تو خود کھاتا ہے گدھے کو نہیں کھلاتا تو تو ظلم کرتا ہے؟ کہنے لگے: جی میرے پیٹ میں خود جائے تو اس کو کھلاؤں......!

ہمارا سارا کاروبار ختم ہو گیا!

میں نے کہا: کیا مطلب؟ کہنے لگے: جی میرے حالات بہت خراب ہیں، اب لوگوں نے مٹی کے برتن لینے چھوڑ دیئے ہیں۔ پہلے دور میں دیہات والے زمیندار مٹی کے برتن لے کے جاتے تھے اب انہوں نے مٹی کے برتن لینا چھوڑ دیئے۔ مٹی کے برتن کی جگہ پلاسٹک کے برتن آ گئے ہیں، اب وہ سلسلہ ہی ختم ہو گیا ہے، ہمارا سارا کاروبار ختم ہو گیا ہے اور بیٹا ایک ہے جو میں نے دبئی بھیجا ہوا ہے وہاں سارا کچھ کر کرا کے بھی اس کو کچھ نہیں ملتا اور یہاں لوگ کہتے ہیں تیرا بیٹا دبئی کمانے گیا ہے۔ لوگوں کو یہ نہیں پتہ کہ

میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہ کمہار ان پڑھ تھا۔ میں نے کہا: کوئی گھر میں پڑھا لکھا ہے؟ کہنے لگے: دو بیٹیاں میری قرآن پڑی ہوئی ہیں، میں نے ان کو صلوٰۃ التسبیح کی ترتیب سمجھا دی۔ میں نے کہا: صلوٰۃ التسبیح پڑھو اور میں نے ان کو بھی کہا میں نے کہا آپ بھی پڑھا کرو، کہنے لگا: میں ان پڑھ ہوں۔ میں نے کہا: تیسرا کلمہ یاد کر لو۔

ذکر کی ضرورت اور ان پڑھ شوہر

ویسے بھی میرے پاس اگر میاں بیوی آئیں یا فیملی والے آئیں تو اکثر شوہر ان پڑھ ہوتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں کہاں سے وبا چلی ہے اور اکثر خواتین اپنے شوہروں کو منت کر کے، بڑے ترلے کر کے میرے پاس لے آتی ہیں میں وظیفہ بتا دیتا ہوں۔ حالانکہ مجھے چاہیے کہ وظیفہ نہ دوں بلکہ میں انکو تھپکی دوں اور تھپکی دے کے کہوں جا تو کامیاب ہے۔ چل......! جو کہ لاہوری رواج ہے۔ وہ میرے ہاں ہے نہیں میں وظیفہ بتاتا ہوں۔ وہ آگے سے فوراً کہتا ہے میں ان پڑھ ہوں۔ سارا کچھ آتا ہے لیکن اللہ کا نام لینے میں ہم ان پڑھ بن جاتے ہیں۔

ان پڑھ ہوں...!

مجھے کہنے لگا: ان پڑھ ہوں۔ میں نے کہا: یہ چھوٹے چھوٹے لفظ ہیں، میں نے کہا: سبحان اللہ آتی ہے؟ کہنے لگا: ہاں آتی ہے۔ میں نے کہا: الحمد للہ آتی ہے؟ کہنے لگا: ہاں آتی ہے۔ میں کہا: کلمہ آتا ہے؟ کہہ رہا آتا ہے تھوڑا سا۔ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه" ویسے بھی آتا تھا لاحول ولا سناتے ہوئے اس میں دو لفظوں کا اوپر نیچے کچھ فرق تھا باقی سارا آتا تھا۔ میں نے کہا: یہ آتا ہے سب کچھ اب اس کو یاد کر لو اور پڑھو۔ پھر میں آپ سے آٹھ دن کے بعد آ کے پوچھوں گا۔ میں آٹھ دن کے بعد پھر چلا گیا۔ میں نے کہا: ہاں جی! صلوٰۃ التسبیح پڑھ رہے ہیں؟ وہ مائی بوڑھی کہنے لگی: یہ نہیں پڑھ رہا۔ میں نے اس کو پھر سمجھایا میں نے کہا: اللہ کے بندے پڑھ۔ کہنے لگے: جب سے

گھر والوں نے صلوٰۃ التسبیح پڑھنا شروع کی ہے ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ پہلے میں دوائیاں، پنیاں جو بیمار جانوروں کو کھلاتے ہیں وہ لاتا تھا اپنے جانور کو کھلاتا تھا لیکن یہ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا اب یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ دوسرا میری بھٹی بھی بن گئی ہے۔

اور پھر اللہ کوئی غیب سے نظام چلاتا ہے!!!

کرتے کراتے چند بار کی یاد دہانی سے اس نے بھی صلوٰۃ التسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ آپ یقین جانیے اللہ پاک نے اس کمہار کو اتنا دیا کہ اس کیساتھ ایک عجیب معاملہ ہوا۔ دیکھیں! اللہ پاک جب دروازے کھولتا ہے پھر اللہ کوئی غیب سے نظام چلاتا ہے۔ یہ جو مٹی کی چھوٹی چھوٹی پیالیاں، بچوں کے کھلونے جن پر رنگ لگے ہوئے ہوتے ہیں، یہ مٹی کے گلدستے اور جو گلدان ہوتے ہیں...... ایک بیوپاری اس کے پاس آیا اس نے کہا اس کی ڈائیاں میں دونگا سب کچھ میں دونگا تو پرانا کاریگر ہے مجھے بنا کے دے اتنا مال لوں گا اور نقد میں لوں گا۔ تو گھڑے بناتا ہے لوگ لیتے نہیں، تو مٹکے بناتا ہے لوگ لیتے نہیں، تو پیالے بناتا ہے لوگ لیتے نہیں اب یہ بنا اب یہ مٹی کا manufactrue کا یہ subject آیا ہے اس نے بنانا شروع کر دیا۔

اس بیوپاری نے مال لے کے کراچی، کوئٹہ، اسلام آباد، لاہور اور پتہ نہیں کہاں کہاں سپلائی کرنا شروع کر دیا۔ اللہ پاک نے سال کے اندر اندر اس کو رنگ ورنگ کر دیا۔ جب اللہ دینے پر آتا ہے تو اللہ غیبی نظام چلاتا ہے اور جب اللہ لینے پہ آتا ہے تو اللہ غیب سے فاقوں پہ لے آتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح اور تیسرے کلمے کا فیض

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا اور تیسرے کلمے کے ساتھ محبت کرنے والا...! جس تسبیح کو عرش والے پڑھیں جس تسبیح کو خود عرش پڑھے سوچو تو سہی! جس تسبیح کو عرش والے پڑھیں اور جس تسبیح کو خود عرش پڑھے اس تسبیح کو پڑھنے والا ایسا ہے کہ اس کا تعلق عرش

والوں کیساتھ ہو جاتا ہے اور عرش والے جو کلمے کہیں وہی کلمہ یہ کہہ رہا ہے۔ عرش کا نظام اس کے ساتھ مل جاتا ہے اور اللہ اس کے لیے غیب سے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ برکت کے، رحمت کے، کرم کے اور فیض کے دروازے کھول دیتا ہے۔ تو کیا خیال ہے آپ کا یہ پروگرام چلنا چاہیے نہیں چلنا چاہئے؟

صلوٰۃ التسبیح کا خاص الخاص عمل

لیکن آپ کو ایک بات عرض کرونگا کہ صلوٰۃ التسبیح سے دوستی لگائیں۔ اب صلوٰۃ التسبیح کے کچھ ایک دو کمالات میں شب برات کے حوالے عرض کرتا ہوں:

صاف ستھرے کپڑے پہنیں، نئے ہونے ضروری نہیں، صاف ستھرے کپڑے پہنیں، جو خوشبو میسر ہو وہ خوشبو ضرور لگائیں اور عام دنوں میں بھی ضرور لگائیں، جمعے کے دن ضرور لگائیں، پندرہ شعبان کی رات کو خوشبو ضرور لگائیں۔ میں آپ کو بار بار عرض کر رہا ہوں پندرھویں کی رات کو خوشبو ضرور لگائیں۔ جو میسر ہو، جیسی خوشبو میسر ہو وہ ضرور لگائیں۔

جو شخص عبادت خوشبو لگا کے کرتا ہے اور خاص طور پر نماز والی عبادت وہ نماز نفل ہو، وہ نماز سنت ہو، وہ نماز واجب ہو یا وہ نماز فرض ہو۔ جو نماز والی عبادت خوشبو لگا کے کرتا ہے اس کے اردگرد نورانی فرشتوں کا اتنا ہجوم ہوتا ہے اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ اس کے منہ سے بول نکلتا ہی نہیں ہے کہ ہر فرشتہ جھپٹتا ہے کہ اس کے بول کو لے کے عرش کے پاس میں چلا جاؤں۔ اتنے زیادہ نورانی فرشتے ہوتے ہیں جیسے بارش کے قطرے ہوں اور بلب جل رہا ہو اور پھر پروانے کتنے آتے ہیں کوئی گاؤں یا سبزہ والی جگہ ہو وہاں موم بتی جلا دو اور وہاں شمع جلا دو ہر پروانہ جلنے کیلئے تیار، میں بعض اوقات سوچتا ہوں اگر پروانہ شمع پہ نہ آتا تو ہمیں فرشتوں کا کیسے پتہ چلتا کہ جو خوشبو لگاتا ہے اسکے اردگرد فرشتے کیسے آتے ہیں پتہ کیسے چلتا۔ اللہ نے یہ مثال دکھائی ہے خوشبو لگائیں اور خوب شوق سے لگائیں۔

خوشبو لگا کے خشوع خضوع اور دھیان کے ساتھ پھر صلوٰۃ التسبیح پڑھیں اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے پہلے ایک عمل اور کرلیں وہ یہ کہ ایک تسبیح پہلے استغفار کی پڑھ لیں۔ یہ بہت ضروری چیز ہے اور اگر آپ ایک عمل اور کرلیں تو اور بھی فائدہ ہے، جو تین تسبیحات ہم بیعت ہونے والوں کو دیتے ہیں جن میں ۱۔تیسرا کلمہ ۲۔درود شریف اور ۳۔استغفار شامل ہے آپ یہ تسبیحات بھی پڑھ لیں کیونکہ تیسرا کلمہ تو پڑھنا ہی ہے پہلے استغفار کی تسبیح پڑھ لیں چھوٹا استغفار پڑھ لیں یا بڑا استغفار پڑھ لیں۔اپنے گناہوں پر نادم ہو کے گڑگڑا کے استغفار کی تسبیح پڑھیں۔ یہ میں عمل پورا بتا رہا ہوں جو کہ آپ نے شب برات پر کرنا ہے، پندرہویں کی رات کرنا ہے۔اب ذرا غور سے سنیے گا۔عمل پورا بتا رہا ہوں:

پہلے ایک تسبیح استغفار کی پڑھیں۔استغفار پڑھتے ہوئے ہر دانے پر اپنے آپ کو مجرم سمجھیں کہ مولا! مجھ سے بڑا کوئی مجرم نہیں......! اللہ! سب سے بڑا مجرم میں ہوں....! اللہ! ساری دنیا کی بخشش ہو جائے گی مگر میری بخشش کے آثار نہیں لگتے مگر میرے اللہ! ایک طرف جب تیری شان کریمی کو دیکھتا ہوں تو پھر میری بخشش کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔مجرم بن کے اپنے گناہوں پر نادم ہو کے پوری امت کے گناہوں کو سامنے رکھ کر کہ اے اللہ! مجھے معاف کردے....! پوری امت کو معاف کردے.....! اللہ! اس امت کے کافروں کو معاف کردے....! یہودیوں کو، عیسائیوں کو، ہندوؤں کو، مجوسیوں کو، سکھوں کو، اللہ اپنے نہ ماننے والے لبرل کو، سیکولر کو اللہ! سب کو معاف کردے......!! پوری امت کیلئے مانگیں۔اللہ! اس امت کے شیعہ کو معاف کردے، سنی کو معاف کردے، دیوبندی کو معاف کردے، بریلوی کو معاف کردے، اہلحدیث کو معاف کردے، اللہ! سب کو معاف کردے۔پوری امت اور اپنی ذات کو سامنے رکھ کر پہلے ایک تسبیح استغفار کی کرلیں۔

دوسرا: ایک تسبیح درود پاک کی پڑھیں۔درود پاک کا آج آپ کو ایک راز بتاؤں: جب بندہ درود پاک پڑھتا ہے" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ" بس! اللہ کے حبیب ﷺ پر جتنی رحمتیں اللہ بھیجتا ہے ان کی برکت سے اتنی ہی رحمتیں اللہ اس درود پڑھنے والے پر بھی بھیج دیتا ہے۔" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ" سے مراد یہ ہے: اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ پر رحمت بھیج، سکینہ بھیج اور نور بھیج۔جب بندہ پڑھتا ہے" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ" بس ایسے پڑھتا ہے اور اسکے پڑھتے ہی جو رحمتیں اللہ کے حبیب سرور کونین ﷺ پر اب تک آئی ہیں، اب تک اولین اور آخرین نے کتنا اربوں کھربوں درود پڑھا ہوگا کوئی گمان ہے؟ انسانوں نے، جنوں نے اور فرشتوں نے کتنا درود پڑھا ہوگا کوئی گمان ہے؟" اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" اللہ اور اسکے فرشتے بھی رحمتیں بھیجتے ہیں۔اب تک کتنا درود پڑھا جاچکا ہوگا کتنی رحمتیں بھیجی ہونگی اور انسانوں نے کتنا درود پڑھا ہوگا کوئی گمان ہے؟ تو ان سب رحمتوں میں سے پڑھنے والے کو بھی حصہ مل جاتا ہے۔

خواتین توجہ فرمائیں....!

اور جو خواتین شب برات (ماہانہ عذر کی وجہ) میں صلوٰۃ التسبیح نہیں پڑھ سکتیں، مجبور ہیں، وہ 300 دفعہ ایک نشست میں بیٹھ کے تیسرا کلمہ پڑھیں۔صلوٰۃ التسبیح کی نیت کریں اور یقین کے ساتھ پڑھیں، پھر دوسری دفعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنی ہے تو صلوٰۃ التسبیح کی نیت کر کے 300 دفعہ تیسرا کلمہ دوبارہ پڑھیں اول و آخر سات دفعہ درود شریف ضرور پڑھیں۔حقیقتاً صلوٰۃ التسبیح نہیں پڑھنی بس نیت کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو میں کرتی ہوں اس نیت کی برکت سے مجھے صلوٰۃ التسبیح کے فائدے اور برکتیں عطا فرما۔اس حالت میں تیسرا کلمہ پڑھ سکتے ہیں اور جو خواتین نماز پڑھ سکتی ہیں وہ صلوٰۃ التسبیح کو پڑھیں اور یقین سے پڑھیں۔

جب بندہ کہتا ہے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ'' بس
یوں کہتا ہے اور یوں کہتے ہی اللہ جل شانہٗ کی رحمتیں ایسے امڈ جاتی ہیں اور ایسے
رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ رحمتیں آتی ہیں۔ اللہ کے حبیب ﷺ کی
برکت سے اس درود پڑھنے والے پر آنا شروع ہوجاتی ہیں کہ جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ کے سامنے گڑگڑانے کی مشق

تو پہلے ایک تسبیح درود پاک کی یقین اور اطمینان کے ساتھ پڑھیں پھر کھڑے ہو
کے صلوٰۃ التسبیح پڑھ لیں اور بے شک صلوٰۃ التسبیح چار رکعت والی ایک مرتبہ ہی پڑھ
لیں کوئی حرج نہیں لیکن پڑھیں خوب توجہ و دھیان سے۔ ''سُبْحَانَ اللہ'' موتی ہے،
''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' موتی ہے، ہر تسبیح کا دانہ جدا جدا کر کے پڑھیں ہر تسبیح کا دانہ ہر موتی کو
جدا جدا کر کے پڑھیں پھر دیکھیں تو سہی اللہ پاک کی رحمت، اللہ پاک کی مدد، اللہ
پاک کا کرم کیسے شامل حال ہوتا ہے۔

نماز پوری کر کے پھر ایک تسبیح استغفار کی اور پھر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیں
کہ اے اللہ! اگر اس میں جو کمی رہ گئی ہے تو اس کو معاف کر دے۔ درود پاک اس لیے
پڑھیں کہ یا اللہ! جس عمل سے پہلے اور آخر میں درود پڑھا جاتا ہے اس عمل کی قبولیت
میں کوئی شک ہوتا ہی نہیں، وہ عرش میں یوں فوراً چلا جاتا ہے اور عرش والے کے ہاں
قبولیت کی مہریں لگ جاتی ہیں اور اللہ پاک مالا مال رنگ و رنگ کر دیتا ہے۔ ایک تسبیح
استغفار کی اس لیے کہ اے اللہ! میرا کوئی گناہ ایسا نہ ہو جس گناہ کی وجہ سے اس قبولیت
میں کوئی کمی رہ جائے یا اس میں کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو معاف کر دے۔ پھر جتنی دیر اس
عمل میں لگائیں اتنی دیر دعا مانگنے میں لگائیں۔

شب برأت میں آپ بے شک کوئی اور عمل نہ کریں صرف یہی عمل کر لیں۔ جتنی
دیر صلوٰۃ التسبیح میں لگے اتنی دیر اللہ سے گڑگڑا کے مانگیں۔ اللہ سے مانگنے کی مشق

کریں، اللہ سے منوانے کی مشق کریں، اللہ کے سامنے گڑگڑانے کی مشق کریں اور
توجہ اور دھیان سے مانگیں اگر دھیان اور توجہ ہٹ جائے تو پھر توجہ سے مانگیں، پھر
ہٹ جائے پھر مانگیں، اللہ دیکھ رہا ہے کہ میرے بندے کی توجہ اور دھیان بھٹک رہا
ہے کبھی بچہ دھیان ہٹا رہا، کبھی کوئی گمان، کبھی کوئی خیال، کبھی کوئی تصور آرہا اور میرا بندہ
پھر میری طرف توجہ اور دھیان کر رہا۔ وساوس اس کو پکڑتے ہیں یہ پھر میری طرف آتا
ہے۔

جیسے کوئی بندہ بادشاہ کی ملاقات کیلئے دوڑتا ہوا جارہا ہے راستے میں کوئی بندہ اس
سے ہاتھ ملاتا ہے تو وہ اس کا ہاتھ جلدی سے چھڑوا کے کہتا ہے میں جارہا ہوں۔ کوئی
پوچھے کہاں جارہا ہے؟ کہتا ہے: ابھی بتانے کی فرصت نہیں ہے اچھا پھر آ کے بتاؤں گا۔
آگے کوئی اور بندہ آیا اس نے پکڑ لیا کوئی ادھر سے پکڑے کوئی ادھر سے پکڑے سب
سے جان چھڑواتا ہوا وہ دوڑتا جارہا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ملاقات کا وقت ہے اور بڑی
مشکل سے ملاقات کا وقت ملا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پر اللہ تعالیٰ کے وعدے

ہمارے ایک استاد تھے جو ہمیں عربی اور فارسی پڑھاتے تھے۔ جب مطالعہ کرنے
بیٹھتے تھے تو ان سے کوئی بھی بات کرتا تو جواب میں 'ہوں ہوں' کرتے تھے۔ میں
کہتا: استاد جی! میں ذرا کچھ کہہ رہا ہوں۔ تو کہتے: ہوں ہوں.....! ہوں سے مراد یہ تھا
کہ میرا سر نہ کھا۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا: استاد جی! آپ ایسے کیوں کرتے ہیں؟
کہنے لگے: بتاؤں اس ہوں ہوں کا ترجمہ؟ کہنے لگے: میں اس وقت یہ کہتا ہوں میرا
سر نہ کھا کیونکہ میں مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس وقت بندے کی کیا کیفیت ہوتی ہے.....؟
ایسے ہی ہم اللہ سے مانگیں۔ اگر گمان آئے، خیال آئے، تصور آئے اور توجہ ہٹے تو کوئی
حرج نہیں بس مانگتا جا.....! مانگتا جا.....! اور اللہ کے سامنے کہہ مولا! میں نے استغفار

بھی کیا ہے اور تو فرماتا ہے جو بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کو معاف کرتا ہے....! اللہ! میں
نے قبولیت کیلئے تیرے حبیب ﷺ پہ درود بھی پڑھا ہے اور یا اللہ! صلوۃ التسبیح
پڑھی، یا اللہ! اب صلوۃ التسبیح کے پورے وعدے مجھے عطا فرما....! اللہ! جو صلوۃ
التسبیح پہ تو نے وعدے کیے ہیں وہ وعدے مجھے عطا فرما....! اے اللہ! تو سچا ہے
اور تیرا حبیب ﷺ سچا ہے اور مولا تجھ سے وعدے پورے ہونے کی توقع ہے،
اے اللہ! تو خود تو کہتا ہے: میرے بندو میرے ساتھ جیسا گمان کرتے ہو میں ویسا
تمہارے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔ اللہ! میں گمانِ قبولیت کر رہا ہوں، مولا تو کریم ہے تو
قبولیت کے دروازے عطا فرما....! اللہ! غیب سے میرے ساتھ قبولیت کا معاملہ فرما،
اے اللہ! آج قبولیت کی مہریں لگادے۔ اللہ کے سامنے جھولی اٹھائیں، اللہ کے
سامنے کھڑے ہوکے مانگیں، اللہ کے سامنے گڑگڑا کے، محتاج بن کر، بھکاری بن
کر، سائل بن کر، منگتا بن کر، سب سے بڑا گنہگار مجرم بن کر مانگیں....! میرا مولا بڑا کریم
ہے، بڑا کریم مولا ہے، وہ کریم دینے والا ہے، وہ عطا کرنے والا ہے، وہ بخشش کے
دروازے کھول دینے والا ہے۔ اللہ والو! ایسے کریم سے مانگ کر دیکھیں تو سہی.....!!

اللہ تعالیٰ سے بات منوانے کا عمل

ہر کلام میں تاثیر ہوتی ہے، ہر پھول کی اپنی خوشبو ہوتی ہے، ہر عمل کا اپنا نور ہوتا ہے
لیکن جو عرشوں سے نکلا ہوا مسنون عمل ہے اور جو آقا کملی والے ﷺ کی حدیث
سے ثابت ہو اس عمل سے بڑھ کر کونسا عمل ہوسکتا ہے؟ اور پھر میں نے تو اس کے عجیب
کمالات دیکھے ہیں۔ اسی ترتیب سے یہ عمل کرنا ہے جو ترتیب میں نے آپ کی خدمت
میں عرض کی ہے اور یہ ترتیب دل کو لگتی بھی ہے۔

پہلے استغفار کی ایک تسبیح پڑھ کر اپنے برتن کو صاف کریں پھر درود پاک پڑھ کے
اس میں نور بھر دیں۔ یعنی پہلے استغفار کرکے برتن صاف کرلیں پھر درود پڑھ کے

ن برتن کو قلعی کرالیں، قلعی کرا کے سوہنا برتن یار کے در پہ لے کے جائیں، برتن یا
کشکول خالی کر کے یار کے سامنے پیش کریں اور کہیں اللہ اس کو بھر دے، یہی اللہ
ے دروازے پہ آیا ہوں "یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا" "اَغِثْنَا" ے
ر اور بھر دے، اللہ کہتا ہے: اور دوں؟ پھر کہتا ہے "اَغِثْنَا" اور دے دے، پھر اللہ
کہتا ہے: اور دوں؟ پھر کہتا ہے: "اَغِثْنَا" اور دے دے.....!
"یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا" اللہ ساری دنیا کے دروازے بند ہوگئے،
اللہ میں نے وہ صلوۃ التسبیح پڑھی ہے جو تیرے حبیب ﷺ نے اپنے چچا کو، تیرے
حبیب ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو، تیرے حبیب
ﷺ نے اپنے صحابہ کو پیشانی پہ بوسہ دے کر، سینے سے لگا کر یہ تحفہ مانگ مانگ
کے، توجہ دلا دلا کے دیا ہے اللہ کے حبیب ﷺ نے اور اللہ جو تحفہ ان کو ملا آج میں
وہی عمل کر رہا ہوں تو مجھے اپنے خزانے سے عطا فرمادے.....!!

عرش پر آزمایا ہوا آزمودہ عمل

اللہ والو! ایک تو فی نفسہ یہ ایک عمل ہے اور دوسرا یہ عرشوں سے قبول اور فرشوں
کا آزمایا ہوا ہے، عرش سے قبول ہے اور فرش والوں نے اس کو آزمایا، ایک ہے وہ
عمل جسے عرش والے نے بھیجا پھر عرش والے کے ہاں قبول اور فرش والوں کا
آزمایا ہوا یعنی انسانوں کا آزمایا ہوا اور جنات کا آزمایا ہوا۔ وہ عمل کریں گے تو
اس میں کیا تاثیر اور طاقت ہوگی، سوچیں تو سہی اس میں کیا عزت و عظمت ہوگی اس
میں کیا کمال اور وقار ہوگا۔

اس عمل کو پھیلائیں میرا مشورہ یہی ہے کہ پندرھویں کی رات کا عمل لوگ آپ سے
مانگیں تو ان سے کہیں کہ یہ عمل ہے اور اس عمل کو کریں اور اس کے اندر بہت کمالات
ہیں اور یہ بہت عجیب عمل ہے اللہ کے حبیب علیہ السلام نے امت کو عطا فرمایا ہے

میرے حضرت مرشدی ہجویریؒ نے اپنے مشاہدات سے جو اس نماز کو استغفار
درود شریف سے پڑھنے کی مجھے اجازت دی ہوئی تھی میں آپ سب کو اجازت دے
رہا ہوں یعنی صلوٰۃ التسبیح کی نماز سے پہلے ایک تسبیح استغفار کی، ایک تسبیح درود پاک کی
اور آخر میں پھر ایک تسبیح استغفار کی اور ایک تسبیح درود پاک کی اس عمل کے ساتھ ملا کے
صلوٰۃ التسبیح پڑھیں اس کی آپ کو اجازت ہے۔ عام دنوں میں بھی ایسے پڑھ سکتے ہیں
لیکن پندرہویں کی رات میں تو ایسا پڑھیں اور خوب پڑھیں اور خوب توجہ سے مانگیں۔

مسنون عمل کی طاقت اور تاثیر

صلوٰۃ التسبیح ایک مسنون عمل ہے قرآن وسنت سے یعنی حدیث کی کتابوں سے
ثابت ہے، معتبر احادیث سے صلوٰۃ التسبیح کا عمل میں نے عرض کیا تھا صلوٰۃ التسبیح
کے عمل میں جہاں اس عمل کی طاقت ہے۔ وہاں اس عمل کے اندر جو ملنے والی
مشقت ہے اس کی ایک اپنی تاثیر ہے، اس کی ایک اپنی تاثیر ہے میرے اللہ کو
مشقت قبول ہے اور پسند ہے۔

جب اللہ جل شانہٗ کی محبت پہ آپ چلیں گے ہر طرف سے ناگواریاں متوجہ
ہونگیں، کبھی جسم تھک جائے گا، کبھی دل اکتا جائے گا، کبھی لوگ باتیں کہیں گے، کبھی
لوگوں کی باتیں اِدھر سے سننے کو ملیں، کبھی اُدھر سے سننے کو ملیں، کبھی اِدھر سے سوچنے کو
ملیں، کبھی ادھر سے سوچنے کو ملیں، کبھی قدم پیچھے ہٹیں اور طبیعت آگے آئے تو کبھی قدم
آگے ہٹیں اور طبیعت پیچھے آئے، کبھی اندر نہیں مانے گا کبھی باہر نہیں مانے گا۔ اس دل
کو منوانا ہے طبیعت کی مشقت کو برداشت کرنا ہے اس طبیعت کی مشقت کو نفس کا مجاہدہ
کہتے ہیں اور نفس کے مجاہدے کے ساتھ یہ عمل کرنا ہے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ
یہ عمل کرنا ہے۔

رزق وعزت کے دروازے کھل جاتے ہیں!

نفس کے مجاہدے کے ساتھ یہ عمل کرتے چلے جائیں گے تو اللہ کے ہاں اس کی

قبولیت ہوتی ہے۔ یقین جانیے جو بندہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہے اور اور اس پر آنے والی
مشقت کو قبول کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے، وسعت
کے دروازے کھول دیتا ہے اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

ایک صاحب کے باغ میں خشک سالی شروع ہوگئی، کیڑا لگ گیا۔ ان کا باغ بھی
سیب کا تھا اور کیڑا بھی ایسا لگا جو کسی دوا سے ختم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے دوا استعمال نہیں
کی، رو رو کے مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا: پہلے باغ کے چاروں کونوں پر صلوٰۃ التسبیح
پڑھ پھر درمیان والے حصہ میں صلوٰۃ التسبیح پڑھ۔ ہر کونے میں پڑھ اور اللہ سے مانگ،
درمیان میں پڑھ اور اللہ سے مانگ، روزانہ یہ عمل کر سکے ٹھیک ہے ورنہ روز ایک ایک
کونے پہ پڑھ لیا کر اور پانچویں دن درمیان میں پڑھ۔ اس نے مشقت کی باغ کے
چاروں کونوں پہ پڑھا۔ آپ یقین جانیے سب نے سپرے کیے میں نے اس سے کہا:
آپ بھی کوئی سپرے کرلیں؟ اسباب کی دنیا میں گوڈی دے دیں، اسباب کی دنیا میں
ے کچھ دوائی لگا دیں۔ لیکن سبب کو اختیار کر کے نظر ''مسبب الاسباب'' پہ ہو۔ جو داتا اور
یک مقتدر ہے نظر اس پہ ہو۔ صلوٰۃ التسبیح کی طاقت ایسی بنی ایسی بنی کہ اللہ جل شانہٗ نے
ن کے سارے کے سارے روگ ختم کر دیئے اور اس کی فصل اتنی اچھی ہوئی اتنی اچھی
وئی کہ سب کی فصل ختم ہوگئی اس کا باغ بکا اور سب سے مہنگا بکا اور سب سے اچھا بکا اور
نے صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے اس کو کیڑا لگنے، بیماری لگنے اور گرنے سے محفوظ کر دیا۔

ائنسی دنیا کا آدمی اور تیسرا کلمہ!!!

تیسرے کلمے میں بہت طاقت ہے، بہت تاثیر ہے۔ ابھی میں کشمیر راولاکوٹ
ں تھا آج ہی آیا ہوں، وہاں درس تھا۔ راولاکوٹ میں ایک آگے تحصیل ہے ہجیرہ
اں ایک صاحب نے مجھے عجیب بات بتائی۔ وہ صاحب بہت بڑے ڈاکٹر تھے۔
نے لگے کہ میرا بچہ یہاں راولاکوٹ سے مظفر آباد چار گھنٹے ڈرائیو کر کے تعلیم حاصل

کرنے کیلئے جاتا تھا اچانک ایسا ہوا کہ وہ بچہ ہکلانے لگا، میں سائنسی دنیا کا آدمی ہوں، میں فوراً ڈاکٹر کے پاس گیا۔ مسئلہ حل نہ ہوا کبھی اِس کے پاس گیا تو کبھی اُس کے پاس گیا مگر کوئی مسئلہ حل نہ ہوا میرا۔ کہنے لگے کہ ایک بہت سینئر ڈاکٹر تھے لیکن ساتھ اللہ والے بھی تھے میں ان کے پاس جب گیا تو دیکھ کر کہنے لگے اس کو کوئی دوائی نہ دیں۔ بس کچھ عرصے کیلئے اس بچے کا گھر سے نکلنا ختم کر دیں۔ اس کو جنات کی نظر لگی ہوئی ہے۔ خوبصورت بچہ ہے آپ ایسا کریں کہ آپ تیسرا کلمہ مستقل پڑھیں۔ تیسرا کلمہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جو دعا ہے وہ پڑھیں "رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِیْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ o يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ" (طٰہٰ) تو انہوں نے کہا جنات کی نظر ہوتی ہے۔ کہنے لگے: میں نے تیسرا کلمہ پڑھا اور "رب اشرح لی صدری" والی دعا کا اہتمام کیا اور بچے کا باہر نکلنا میں نے کم کر دیا، میرا بچہ ٹھیک ہوگیا۔ میں سائنس کی دنیا کا بندہ، میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیسے ہے لیکن بہرحال ہوگیا۔

دعا کرو، اور اڑ جانا...!!!

مجھے ایک دفعہ میرے حضرت مرشدی ہجویری رحمہ اللہ نے فرمایا: دعا کر اور اَڑ جانا۔ بڑا عجیب لفظ ہے۔ اَڑ جانا.....! اللہ کے سامنے اَڑ جا۔ یا اللہ! تیرے خزانے میں کونسی کمی ہے.....! اللہ! مجھے دردر کا بھکاری نہ بنا.....! اللہ! اگر میں دردر کا بھکاری بن گیا تو پھر کتے اور مجھ میں فرق کیا ہوا.....؟؟ اللہ! مجھے ایک در کا بھکاری بنا، اللہ! میں تیرے ہی در سے لونگا۔ حضرت نے فرمایا: اَڑ جا اللہ دے گا۔

جادو، جنات اور رزق کی بندشیں ختم...!

ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ میری دکان پہ کسی نے جادو کر دیا۔ پہلے سیل ہوتی تھی اب نہیں ہوتی۔ میں نے کہا: آپ کی دکان میں کوئی ایسا کونہ ہے جس کونے میں

تنہائی ہو؟ کہنے لگے: اوپر کی منزل ہے۔ میں نے کہا: اوپر کی منزل میں روزانہ صلوۃ التسبیح پڑھ، مکروہ اوقات جو سجدے کے نہیں ہیں ان کے علاوہ روزانہ صلوۃ التسبیح پڑھ، یقین سے پڑھ اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھ اپنی نماز کو وقت دے۔ صلوۃ التسبیح کے اندر جو تیسرا کلمہ ہے اس کو وقت دے۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" یقین سے پڑھ۔ اللہ تیری روزی میں برکت دے گا، اللہ تیرے رزق میں برکت دے گا، اللہ تیرے دروازے کھولے گا۔ اگر سحر، جادو، بندش ہے ختم ہوگی، اللہ غیب کے خزانے سے تجھے پالے گا۔ اور ایسا ہوا اللہ نے اس کو دیا اور عجیب دیا۔

صلوۃ التسبیح سے اپنا گھر پائیں...!

ایک غریب آدمی تھا اس کے گھر کے نزدیک سڑک پار ایک کالونی بک رہی تھی، سوسائٹی پلاٹنگ ہو رہی تھی پہلے تو کھیت تھے آہستہ آہستہ وہ جگہ اور کھیت شہر کے اندر آگئے۔ جو مالک تھا اس نے سب سے آخر میں کالونی بنائی جب شہر کے قریب قریب اور جگہ ختم ہوگئی تھی اور بک گئی تھی تو اس نے سب سے آخر میں کالونی بنائی اب یہ غریب آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بیٹے زیادہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ مجھے ایک پلاٹ اللہ دے دے۔ چلو کبھی بنالوں گا، پلاٹ تو مل جائے میں کیا کروں؟ میں نے اس سے کہا کہ اس کالونی میں جا کے صلوۃ التسبیح پڑھ۔ مصلیٰ ساتھ لے جا۔ ویران کالونی ہے وضو کر کے چلا جا رات کو کسی پہر میں صلوۃ التسبیح پڑھ یقین کی طاقت کے ساتھ تجھے اللہ اس پلاٹ میں گھر دے گا اور ایسا دے گا جو عافیت والا ہوگا، برکت والا ہوگا، رحمت والا ہوگا، خوشیوں والا کرم والا ہوگا۔

غیب سے اسباب

میں نے کہا: تو صلوۃ التسبیح پڑھ۔ تو مجھے کہنے لگے: جی میری بیوی پڑھ لے؟ میں

پڑھ۔ کہنے لگے: ٹھیک ہے۔
نے کہا: بیوی گھر میں پڑھے تو اس پلاٹ میں جاکے
دیہاتی آدمی تھا اس نے خود بھی وہاں صلوٰۃ التسبیح پڑھی اور بیوی نے بھی وہیں پڑھی۔
یہ بات اس نے بعد میں آکے مجھے بتائی۔ کہنے لگا: ہمارے دیہاتوں میں پردہ کم ہوتا
ہے لیکن میری بیوی کچھ پردہ کرتی ہے۔ چونکہ دیہات تھارات کو کوئی نہیں ہوتا تھا ہم
میاں بیوی اٹھتے چٹائی، کھجور والا جو مصلیٰ چٹائی ہوتی ہے ساتھ لیتے اور ہم صلوٰۃ التسبیح
پڑھتے تھے۔ کہنے لگے: صلوٰۃ التسبیح پڑھ کے میں بھی دعا مانگتا وہ بھی مانگتی۔ نماز پڑھ
کے آکر سوجاتے اور سلسلہ چلتا رہا چلتا رہا.....!!
پلاٹ سارے بک گئے مگر ہمیں کچھ نہ ملا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے اگر اللہ کو یہ منظور
ہم کیا کر سکتے ہیں۔ سارے پلاٹ ہاتھوں ہاتھ بک گئے اور مہنگے بک گئے۔
کہنے لگے: ہمارے گھر کے قریب دو پلاٹ چھوڑ کے ایک پلاٹ والا بندہ تھا اس کو اشد
پیسوں کی ضرورت ہوئی اس نے بیچنا چاہا مگر کسی نے لیا نہیں۔ مجھے پتہ چلا میں چلا
گیا۔ میں نے کہا: دیکھ! میرے پاس تھوڑے سے پیسے ہیں، میں تجھے قسط وار دے
سکتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت سارے پیسے نہیں ہیں۔
اس نے جب یہ بات سنی تو وہ تو تھکا ہوا تھا۔ اللہ نے ہر طرف سے اس کے
دروازے کیے بند، اس کیلئے اللہ نے کھولنے تھے۔ اس کیلئے ہر طرف سے دروازے
بند ہوئے، اس نے کہا ٹھیک ہے تو لے لے، یہ پیسے مجھے دے دے۔ جب پیسے
پورے ہونگے ہم آپس میں اس کو کاغذات میں لکھ لیں گے۔
اور کہنے لگے قبضہ بھی اس نے مجھے دے دیا۔ میں نے اپنے جانور وہاں باندھنا
شروع کر دیے اور پیسے ادا کرنے شروع کیے۔ کریم نے کریمی کی کہ میں نے کچھ
بکرے پالے ہوئے تھے اور کچھ بھینسیں تھیں، گائیں پالی ہوئی تھیں وہ قربانی میں
اچھی بک گئیں اور میں نے سارے پیسے اتار دیئے اور میرے گمان میں نہیں تھا کہ
میں ایسا کر سکوں گا۔ میں لوگوں کی سچی کہانیاں آپ کو بتا رہا ہوں کہ صلوٰۃ التسبیح سے

اللہ کیسے کیسے دیتا ہے۔ اعمال اللہ سے لینے کے ذریعے ہیں، یہ اعمال کشکول ہیں،
اللہ ان میں ڈالتا ہے اور اللہ اپنے خزانے میں سے دیتا ہے، مایوس نہ ہوا کریں
جلدی نہ کیا کریں۔

بے یقینی عرش سے فیصلے نہیں کرواتی!!!

عمل ہو اور عمل کا یقین ہو۔ نشانہ وہ شخص لگاتا ہے جس کے پاس رائفل ہو اور ہاتھ
اس کے ہل نہ رہے ہوں۔ جن کے ہاتھوں میں رعشہ ہو viberation ہو اور ہاتھ
ہل رہے ہوں اس کا نشانہ نہیں لگتا۔ جس کا یقین غیر متزلزل ہو، بے یقینی کا شکار ہو کہ
معلوم نہیں میرا کام ہوگا یا نہیں ہوگا؟ کیا پتہ ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اچھا چلو کر کے دیکھتے
ہیں...! یہ بے یقینی فیصلے نہیں کرواتی، بے یقینی عرش سے اس کے لیے پروانے نہیں
اترواتی، بے یقینی عرش سے فیصلے نہیں کرواتی، یقین والا بندہ فیصلے کرواتا ہے۔ میں نے
اس زمیندار کو کہا تھا کہ کھیت کے چاروں کونوں پر صلوٰۃ التسبیح پڑھ اس نے یقین سے
پڑھا اور اللہ نے اس کو دیا۔

صلوٰۃ التسبیح سے بلا ٹل گئی

مجھے ایک بندہ کہنے لگا: میرا مرغیوں کا شیڈ، فارم ہے۔ میری مرغیاں چھ ہفتے
یا سات ہفتے کے بعد تیار ہو جاتی ہیں۔ جب پانچویں ہفتے میں آتی ہیں تو بیماری لگ
جاتی ہے اور یوں بیمار ہوتی ہیں ہے کہ میں جب صبح جاتا ہوں تو لائنیں لگی ہوتی ہیں مردہ
مرغیوں کی۔ کہنے لگا: میں حیران ہوں کہ کیا کروں؟ تو میں نے اس کو کہا: اپنی مرغی کا
جو شیڈ ہے، جہاں اس کا مین دروازہ ہے، اس کے ساتھ تو صلوٰۃ التسبیح پڑھ اور صلوٰۃ
التسبیح پڑھنے کے بعد پانی پھونک کے سب پہ چھینٹے مار اور اللہ سے دعا مانگ۔ تیری
صلوٰۃ التسبیح، تیسرے کلمے کی طاقت، نفل کی طاقت اور یہ اللہ سے مانگنے کی قوت سے
انشاءاللہ تیرے رزق میں نفع ہوگا اور بیماریاں، وبائیں ٹل جائیں گی۔

اس نے نماز پڑھنا شروع کی مجھے آ کے کہنے لگا: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی چیز ہے جوگیڈر کی طرح یا کتے کی طرح ہے اور وہ آ رہی ہے ہر مرغی کو پکڑ کے منہ میں ڈالتی ہے اور پھر پھینک دیتی ہے اور جس کو منہ میں ڈالتی ہے پھینکتی ہے وہ مرغی مرجاتی ہے۔ کہنے لگے: میں نے دیکھا کہ ایسے ہورہا ہے۔ کہنے لگے: مجھے یہ پہلا منظر دکھایا گیا پھر دوسرا منظر یہ دکھایا گیا کہ میں نے جب سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنا شروع کی تو میں نے دیکھا وہ چیز آئی میرا جو مرغیوں کا شیڈ ہے اس کے چاروں طرف کوئی سپاہی تلواریں لے کے کھڑے ہوئے ہیں وہ چیز آئی اور انکو دیکھا پھر دوسری طرف سے آئی کہ ادھر سے اندر جانے کا راستہ مل جائے، پھر دائیں سے پھر بائیں سے، پھر ادھر سے پھر ادھر سے آئی مگر کہیں سے راستہ نہ ملا۔ آخر کار عجیب وغریب آوازیں نکالتے ہوئے وہ چیزیں چلی گئیں اور کہنے لگے خواب ہی کے اندر میرے منہ میں لفظ جاری ہوا کہ یہ تیسرے کلمے کی طاقت ہے اور یہ سارے تیسرے کلمے کے غلام ہیں اور یہ سب صلوٰۃ التسبیح کی برکت ہے۔ مسنون اعمال میں طاقت ہے۔

صلوٰۃ التسبیح سے کیا ملے گا؟

صلوٰۃ تسبیح دن میں ایک بار...! دوبار...! تین بار...! چار بار...! پڑھتے رہیں۔

دن رات دھیان جما جما کر پڑھیں...!

صلوٰۃ التسبیح توجہ بنا کر پڑھیں...!

دل کے اندر ایک کیفیت ہو، اللہ جل شانہٗ سے مانگنے کی...!

بھکاری بن کر پڑھیں...!

سائل بن کر پڑھیں...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا کبھی بے مراد نہیں جاتا...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا کبھی بے رزق نہیں رہتا...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا کبھی بے اولاد نہیں رہتا...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا بیٹوں کی نعمت پاتا ہے...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا رزق کی نعمت پاتا ہے...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا نسلوں میں صالحیت، یعنی نیکی کی نعمت پاتا ہے...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا آسمان سے مدد اترواتا ہے...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا زمین کے خزانوں کو اپنی طرف کھنچواتا ہے...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کے چہرے پرنور...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کے دل پرنور...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کے اعضاء روشن...!

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے میں لعل، ہیرے اور اجواہر...!

اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کی سات نسلیں اور نسل در نسل عبادت کا، ذکر کا، سجدوں کا، تسبیحات کا اور اللہ کے تعلق کا نور منتقل ہوتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کی کیفیات

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کی کیفیت ایسے ہوتی ہے کہ تلوار سے جو چیز لگے گی خود بخود کٹ جائے گی، پانی کے ساتھ جو چیز لگے گی خود بخود گھل جائے گی اور آگ کے ساتھ جو چیز لگے گی خود بخود جل جائے گی۔ اگر صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کے ساتھ جادو لگے گا جل جائے گا، اگر شیطانی جناتی چیزیں لگے گیں ختم ہوجائیں گی، مسائل اور مشکلات اسکے قریب آئیں گے تو دور ہوجائیں گے، آنے والے ختم ہوجائیں گے اور جو آچکے ہیں وہ ٹل جائیں گے۔ میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں نفلی عبادات کا اہتمام فرضوں کے بعد ہے اور نفل عبادات جو حدیث سے اور کتابوں سے ثابت ہیں وہ نفلی عبادات مراد ہیں ....! گڑ گڑا کے صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، محتاج بن کے صلوٰۃ التسبیح پڑھیں بھکاری بن کے صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔

علم، عالم دین اور صلوٰۃ التسبیح...!

ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی دقت پیش آئی، کوئی مسئلہ میرے اوپر نہیں کھلتا تھا، قرآن کی کسی آیت کی تفسیر میرے اوپر نہیں کھل رہی ہوتی تھی، کسی حدیث مبارکہ کے مضمون کا میرے اوپر انشراح نہیں ہو رہا ہوتا تھا یا بعض اوقات لوگ مجھ سے خواب کی تعبیر پوچھنے آتے تھے اور وہ تعبیر نہیں مجھ پر کھلتی تھی یا لوگوں کے الجھے ہوئے مسائل تھے اور میں انکے فیصلے کرتا تھا اور مسئلوں کا حل سمجھ نہیں آرہا ہوتا تھا تو فرمایا کہ پھر میں صلوٰۃ التسبیح پر کھڑا ہو جاتا تھا تو میرے اوپر علم کے دروازے کھلتے تھے، خوابوں کی روشن تعبیریں ملتی تھیں کتاب یعنی قرآن مجید کے میرے اوپر راز و رموز اور اسرار کھلتے تھے اور حدیث مبارکہ کے کمالات کھلتے تھے جب میں صلوٰۃ التسبیح پڑھتا تھا۔ صلوٰۃ التسبیح سے میرے مسائل حل، مشکلات حل، پریشانیاں حل تاریخ نے کتنے قاضی ایسے بتائے ہیں، قاضی تقوی والے، قاضی ایمان والے کتنے ایسے بتائے ہیں جو صلوٰۃ التسبیح سے صحیح فیصلے کرنے میں مدد لیتے تھے۔

ایک جج کا عجیب و غریب عمل

مجھے ایک صاحب کہنے لگے کہ ایک جج ایسے گزرے ہیں کہ جب انکے پاس کوئی مشکل کیس آجاتا تھا تو وہ حمام میں، غسل خانے چلے جاتے تھے اور شاور کھول کے پانی کے نیچے کھڑے ہو جاتے تھے، نہاتے نہاتے انکا ذہن کھلتا تھا پھر اندر سے dictate کرواتے تھے، لکھواتے تھے اور باہر بندہ لکھنے والا کھڑا ہوتا تھا کہ فیصلہ اِسکا یہ ہونا چاہیے، اُسکا یہ ہونا چاہیے، اِس مسئلے کا حل یہ ہونا چاہیے، اُس مسئلے کا حل یہ ہونا چاہیے۔ بہت بڑے جج تھے اور انکے پاس مشکل سے مشکل فیصلے آتے تھے۔

کپڑا پھاڑ کر مسئلہ کا حل تلاش کرنا...!

ایک صاحب کے بارے میں ہے کہ جب انکے پاس کوئی مشکل سے مشکل فیصلہ

آتا تھا تو وہ پھر کپڑا لے کر اسکو پھاڑنے بیٹھ جاتے تھے، ہاتھ سے پھاڑتے تھے اور اسی میں بیٹھے رہتے تھے پھر انکا ذہن کھلتا تھا ساتھ بندہ چپ کر کے بیٹھا ہوتا تھا اور وہ پھر کہتے تھے یہ لکھو یہ لکھو کپڑا پھاڑتے رہتے تھے۔ ایک طرف یہ مزاج ہے اور ایک طرف مومنانہ مزاج ہے۔ میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں کتنے قاضی ایسے ہیں اور کتنے قاضی ایسے تھے گزشتہ صدیوں میں ان پر جب بھی کوئی مشکل آتی تھی یا کوئی مقدمہ ایسا آتا تھا جو حل نہیں ہوسکتا تھا تو وہ صلوٰۃ التسبیح سے حل کرواتے تھے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھ کر مسئلہ کا حل تلاش کرنا

دو مائیں ہیں ایک بچہ ہے۔ ایک ماں کہتی ہے یہ بچہ میرا ہے دوسری ماں کہتی ہے یہ بچہ میرا ہے۔ اب کیسے سمجھ آئے وہ بھی اپنے گواہ لا رہی وہ بھی اپنے گواہ لا رہی۔ اِسکے گواہ بھی مضبوط اُسکے گواہ بھی مضبوط۔ اِسکے شواہد بھی مضبوط اُسکی شہادتیں بھی مضبوط۔ اب کس کا فیصلہ کیا جائے، کیا کیا جائے؟ تو قاضی نے کہا: ایسا کرو آپ میرے پاس تین دن بعد آنا اور بچہ ابھی جس ماں کے پاس ہے اسی کے پاس رہے۔ تین دن کے بعد آنا اس بچے کو لے آنا میں اس کا تمہیں فیصلہ بتاؤں گا۔ اب تین دن مسلسل قاضی نے صلوٰۃ التسبیح پڑھی۔ تین دن بعد وہ بچے کو لے آئے تو قاضی نے اپنا فیصلہ سنایا۔ فیصلہ یہ کیا کہ بچے کے دو ٹکڑے کر لیتے ہیں ایک اِس ماں کو دے دیتے ہیں اور ایک اُس ماں کو دے دیتے ہیں۔ یہ فیصلہ سنا کے دونوں ماؤں کی کیفیت کو بغور دیکھا جس ماں کا اصل میں بچہ تھا وہ چیخ پڑی کہنے لگی بچہ بیشک اسے دے دیں لیکن اسکے ٹکڑے نہ کریں۔

اور جسکا بچہ نہیں تھا وہ کہنے لگی کہ عدالت کا فیصلہ مجھے منظور ہے اور قاضی کے سامنے کیس کھلا اور اس نے وہ بچہ اسکی ماں جو اصلی تھی اسکو بچہ دے دیا۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کی مشکلات کا حل

کسی نے فیصلے کے بعد پوچھا: آپ نے اتنا اچھا فیصلہ کیسے کر لیا؟ قاضی نے کہا ک

میں نے یہ سنا ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ پہ جب کوئی مشکل ہوتی تھی تو وہ نفل پڑھتے تھے تو اسکا حل مل جاتا تھا۔ پھر فرمایا: ایک دفعہ ایک بندہ انکے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت میں نے ایک چیز دفن کی ہے وہ کہاں دفن کی ہے میں جگہ بھول گیا ہوں اب تھک گیا ہوں عقل میں وہ جگہ نہیں آرہی، میں کیا کروں؟ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا: اچھا تم ایسا کرو نفل پڑھنا شروع کردو مسلسل پڑھو۔ اس نے ایسا ہی کیا نفل پڑھتے پڑھتے آخر کار وہ جگہ اس کو یاد آ گئی وہاں چلا گیا اور اس کو اسکی چیز مل گئی۔

تیسرا کلمہ بہترین عمل

ایک بات بتاؤں....؟ تیسرا کلمہ بہترین استغفار ہے۔ ہم اِدھر اُدھر سے بعض عمل لیتے ہیں اِدھر کی چیزیں اُدھر کرتے ہیں جن میں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن میں غیر اللہ اور شرک کا شائبہ ہوتا ہے ہم قرآن وسنت کی طرف آتے ہی نہیں۔ میں نے ایک بندے کو بتایا میں نے کہا: ایک صلوٰۃ الحاجت ہے اور ایک عمل ہے کونسا کرے گا؟ کہنے لگا: صلوٰۃ الحاجت بہت پڑھی ہے اب عمل بتادیں۔ میں نے کہا: اسکے دل میں تو صلوٰۃ الحاجت کی عظمت ہی نہیں ہے اسکو صلوٰۃ الحاجت سے کیا ملے گا۔

ایک تھانیدار کا عمل

ایک تھانیدار تھا۔ بہت متقی آدمی تھا۔ اسکے پاس تفتیشی کیس آتے تھے۔ گمنام قتل گمنام چوریاں گمنام اغواء عورتوں کے اور بچوں کے، جہاں وہ تفتیش میں کوشش کرتا وہاں وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتا کہ تیسرے کلمے میں طاقت ہے اور تیسرے کلمے میں تاثیر ہے اور تیسرے کلمے کے اندر اللہ جل شانہٗ کی مدد ہے اور مدد کے وعدے ہیں وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتا تیسرے کلمے میں طاقت اور تاثیر ہے۔
اس تھانیدار کے پاس جو تفتیشی کیس آتے تھے تو وہ ان تفتیشی کیسوں کے حل کیلئے کھڑا ہو کے صلوٰۃ التسبیح پڑھتا تھا۔ سینئر تھا، بوڑھا تھا پھر بیٹھ کے پڑھتا تھا۔ ذوق

شوق سے ایسے ذوق سے ایسے شوق سے پڑھتا کہ بس! کیا بتاؤں وہ کہتا یا تو خواب میں یا پھر مجھے کوئی غیبی نظام حقیقت کھول دیتا اپنا ایک واقعہ سنایا۔ کہنے لگے ایک قتل ہوا اور قتل جو ہوا ایسا اندھا ہوا کہ قاتل کا نشان نہ مقتول کا نشان۔ نہ لاش نہ قاتل۔ شواہد زیادہ یہ تھے کہ اغواء وغیرہ نہیں بلکہ قتل ہوا۔ کچھ یہ بھی تھے کہ اغواء ہوا یا گم ہوا۔
تو کہنے لگے کہ صلوٰۃ التسبیح میں نے پڑھنا شروع کردی میرا معمول تھا اور مجھے کہنے لگے عین الیقین تھا حق الیقین تھا کہ صلوٰۃ التسبیح کی وجہ سے میں اصل تک پہنچ جاؤنگا۔ کہنے لگے: جس جگہ قتل کا گمان تھا میں وہاں جا کر صلوٰۃ التسبیح پڑھتا، گھر بھی پڑھتا۔ کہنے لگے: ایک دفعہ میں نے کیا کیا میں دیوار سے ٹیک لگا کے جس گھر میں وہ بندہ قتل ہوا تھا بیٹھا۔ گرمی بہت تھی تو میں جس دیوار سے ٹیک لگا کے بیٹھا مجھے وہاں کچھ چربی کو بو محسوس ہوئی۔ وہ کہنے لگے میں دیوار کو دیکھا تو اسکے اندر سے چربی رس رہی تھی تب اچانک میرے اندر گمان آیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ دیوار بن رہی تھی قتل کیا۔ دیور کے اندر اسکی چنائی کرا کے اسکو اوپر کر دیا۔ دیوار بن رہی تھی۔
پھر اچانک واقعہ ذہن میں پھر گیا۔ کہنے لگے میں نے ایک جگہ پڑھا تھا جو دیوار چین ہے دنیا کی سب سے بڑی دیوار چاند سے بھی وہ نظر آتی ہے اسکے مزدور جب مرے تھے تو اس دیوار کے اندر ڈال کے پھر بنا کے آگے چل پڑتے تھے اسکی چنائی وہیں کردیتے ہیں کہاں سے کفن وہ لوگ تو ویسے بھی مسلمان نہیں تھے۔ وہیں سے چنائی کردیتے تھے۔ تو کہا کہ میں نے کہا کہ دیوار کو یہاں سے کھودو تو کھودا تو اس کی میت اندر سے نکل آئی، ابلی ہوئی۔ لاش ملی اور کہاں سے ملی۔ دیوار کے اندر چنی ہوئی تھی۔ دیوار کے اندر اسکو ڈال کے بس ایسے انداز سے دیوار بنائی کہ پتہ ہی چلا۔ مٹی کی دیواریں موٹی موٹی ہوتی ہیں۔

رکوع، سجدے سے کام بنتے ہیں

یہ جو رکوع اور سجدے ہیں ناں رکوع اور سجدے سے بڑے بڑے کام بنتے ہیں ہم رکوع

سجدے سے دور ہو گئے۔ ''سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ'' (الفتح) قرآن کہتا ہے انکے چہروں سے سجدوں کے اثرات نظر آئیں گے، سجدوں کی نشانیاں نظر آئیں گی۔ سجدوں کی علامات نظر آئیں گی۔

قلعہ بند دشمن اور صحابہ کرام کی فراست

صحابہ کرامؓ کے بعض واقعات میں ہے کہ ایک غزوہ میں دشمن نے خود کو قلعہ بند کر دیا جیسے ہمارے لاہور کے قلعے ہیں بڑے بڑے نا قابل تسخیر قلعے ہیں کوئی بندہ دیوار چڑھنا تو کیا سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں اس دیوار پہ چڑھ سکوں گا۔ دشمن نے اپنے آپ کو قلعہ بند کر لیا۔ اب سارا لشکر قلعے کے باہر تھا اندر کیسے جائیں؟ سپہ سالار نے کیا کیا انہوں نے روزے رکھے اور رات کو نفل پڑھے دن کو روزے رات کو نفل۔ غلام کو کہا کہ میں نے روزہ رکھنا ہے اس لیے سحری کیلئے کچھ رکھ دینا۔ صبح سحری میں دیکھا تو وہ غلام سو رہا تھا سحری کیلئے کچھ رکھا بھی نہیں۔ درگزر کا معاملہ کیا کہ غلام کو اٹھایا نہیں بس پانی کے گھونٹ پی کے روزہ رکھ لیا۔ افطار کر لیا دوسرے دن پھر کہا کہ وہ ذرا سحری رکھوا دینا اس نے کہا جی ٹھیک ہے۔ دوسرے دن دیکھا پھر نہیں۔ پھر روزہ رکھ لیا۔ تو تیسرے دن کہا بھئی آپ دو دن سے بھول جاتے ہیں ذرا سحری رکھ لینا۔ کہنے لگے آقا میں تو روز سحری رکھ رہا ہوں۔ اچھا؟ تو پھر سحری کا کھانا کہاں جاتا ہے؟ اچھا ٹھیک ہے آج رکھنا پھر ہم دیکھیں گے۔ انہوں نے کھانا رکھ دیا۔ یہ رات کو جاگے۔ صحابی اللہ کے نبیؐ کے غلام..... دیکھا ایک کتا آیا اور وہ روٹی جو پڑی تھی دو روٹیاں وہ منہ میں ڈالیں اور چل پڑا تو یہ پیچھے چلے۔ چلتے چلتے ایک جگہ قلعہ کی دیوار میں نیچے سے سوراخ تھا وہ اس سے قلعے کے اندر چلا گیا کہنے لگے سبحان اللہ۔ دو دن کے فاقے اور رات کے نفلوں نے اندر جانے کا راستہ دے دیا۔

اور پھر قلعہ فتح ہو گیا!!!

بس واپس آئے کہنے لگے بس راستہ مل گیا۔ اور ایک ایسا بندہ تلاش کیا جو چھوٹے

سے قد کا اور بڑا سوکھا پتلا سا۔ جو اسکے اندر گھسے اور جرار بھی ہو۔ تلوار چلانے والا بھی ہو اور مجاہد اور بہت تیز اور ایمان والا وہ تلاش کیا۔ اور تلاش کر کے اسکو اندر گھسایا اور اس سے کہا کہ تو لڑتا ہوا جا اور کسی طرح جا کے دروازہ کھول دے۔ اور ذہن میں یہ سوچ رکھا تھا کہ اگر یہ وہاں کام آ گیا تو دوسرا تیار ہے۔ کام سے مراد شہید ہو گیا تو دوسرا تیار تھا بندے بھیجنے ہیں اور وہ بندہ گیا چھپتا چھپاتا آخر قلعہ والوں نے دیکھ لیا۔ تلوار چلانے میں مشاق تھا اور تلوار چلاتے چلاتے آخر گیٹ تک پہنچا گیٹ کھول دیا اور صحابہ کرام فاتح بن کے اندر داخل ہو گئے اور فتح ہو گئی۔

جو کام صحابہ کرام سے حل نہیں ہوتے تھے وہ پھر قیام میں، رکوع میں، سجدوں کی کثرت میں اور روزوں میں حل ہوتے تھے۔ جب زندگی کے کسی گوشے میں کام نہیں بنتا تھا اور کسی تدبیر سے وہ کام نہیں نکلتا تھا تو صحابہ کرام کے سجدوں سے وہ کام چٹکیوں میں ہو جاتا تھا۔ اس تھانیدار نے صلوٰۃ التسبیح پر زور دیا۔

ہمارے مسائل اور ان کا حل

ہمارے مسائل ہماری مشکلات اور ہمارے عقدے جہاں جہاں بھی جسطرح بھی اور جس طرح کی مشکلات ہیں ان ساری مشکلات کا حل سجدوں میں ہے، قیام میں ہے اور بہترین نفل کے سجدے اور قیام صلوٰۃ التسبیح ہے۔

سود میں جکڑا ایک مالدار شخص

ہمارے معاشرے میں سود کی کوئی ایسی مصیبت پڑی ہے کہ دیندار اور بے دین سب بنکوں کے قرضے میں پھنسے ہیں۔ ایک صاحب میرے پاس آئے کہنے لگے سود کی وجہ سے سب کچھ ختم ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں سود کی انتہا تنگدستی ہے سود کی انتہا تنگدستی ہے اور امانت جو اختیار کرتا ہے اسکی انتہا اللہ کی مدد ہے۔ یہ آخری جملہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں بس انکا ملفوظ وہاں تک ہے کہیں

آپس میں مل نہ جائے۔ صحابی کے قول میں اضافہ نہ ہو۔ اسلیے وضاحت کر رہا ہوں اور
جو دیانت ہے اور امانت ہے اسکی انتہا اللہ کی مدد ہے۔

عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے

اور ایسے انداز سے اللہ کی مدد آتی ہے عقل انسانی دنگ ہو جاتی ہے۔ ایسی باتیں
میں عام طور پر نہیں کہتا میرے سامنے بیٹھا ہے بندہ اس کے دس ہزار گم ہو گئے تھے
پتہ نہیں کیا ہوا چوری ہوئے یا گم ہوئے؟ بہت پریشان تھا بیچارہ کہ میں نے
payment دینی ہے۔ اس اللہ والے کی جوتیوں کی چھوٹی سی دکان ہے۔ تو یہ
کہتا ہے اسی پریشانی میں تھا کہ دروازہ کھٹکا اور حکیم طارق آ گیا ظاہر جاگتے میں،
خواب میں نہیں اور میرے کمرے میں آئے اور پوچھا: کیوں پریشان ہے؟ میں نے
پوچھا: آپ کیسے آئے؟ حکیم طارق نے کہا: بس میں ایسے آیا تھا اور سوچا تمہیں ملتا
جاؤں یہ لو دس ہزار روپے اور حکیم طارق چلا گیا۔ اور دس ہزار اسکے پاس۔ یہ واقعہ اس
نے مجھے بیان کیا میں نے کہا مجھے تو خبر نہیں۔ یہیں قدرتی بیٹھا ہوا ہے یہ بندہ۔ ایسی
باتیں لوگ آ کے بہت بتاتے ہیں تو یہ باتیں منبر پر عرض نہیں کرتا برتن چھوٹے ہیں تو
انوکھی لگتے ہیں۔ برتن چھوٹے ہیں تو اب یہ یہاں آ کر کہنے لگے جی اب ان پیسوں کا
میں کیا کروں؟ میں نے کہا: اللہ کی مدد ہے رکھ لو۔ مجھے کوئی حصہ دے گا اس میں سے؟؟
اللہ نے غیب سے مدد کی ہے رکھ لے۔ اور اس اللہ والے نے استعمال کیے۔ جب
اعمال کی زندگی آتی ہے اللہ کی مدد آتی ہے کیا آتی ہے؟؟ اللہ کی مدد آتی ہے۔

امام زین العابدین علیہ الرحمہ کی صلوٰۃ التسبیح

لوگ کہتے تھے اگر صلوٰۃ التسبیح دیکھنی ہے تو امام زین العابدینؒ کو دیکھو۔ سبحان اللہ!
کیا بات ہے۔ مجھے یہ نام بہت پسند ہے اکثر جب لوگ مجھ سے بچوں کے نام
رکھوانے آتے ہیں تو جہاں صحابہ و اہل بیت کے اور نام رکھتا ہوں میں زین العابدین

ضرور رکھتا ہوں۔ اس نام سے مجھے بڑی محبت ہے۔
تو کہنے لگے: کسی نے اگر صلوٰۃ التسبیح دیکھنی ہے تو امام زین العابدینؒ کی جا کے
دیکھے کہ وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھتے ہوئے اللہ جل شانہٗ کا نام کس عظمت سے بیان کرتے
تھے۔ سبحان اللہ۔ جب "سُبْحَانَ اللہ" کہتے تھے ایسے ہوتے تھا کہ انکی روح نکل
گئی ہے۔ بے جان ہو گئے ہیں جسم سے جان نکل جاتی تھی۔ جب "وَالْحَمْدُ لِلّٰہ"
کہتے تھے جیسے روح پڑ گئی ہے۔ جب "وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" فرماتے تھے تو فرمایا
ایسے ہے جیسے انکا جسم بکھر گیا۔ اللہ جل شانہٗ کے کلمے کی عظمت کا نور جسم کے
ذرے ذرے میں سما گیا۔ جب "وَاللہُ اَکْبَرُ" کہتے تھے ایک دم ایسے ہوتا تھا
جیسے انکے اندر اللہ کے نام کی عظمت پیدا ہو گئی ہے اور جب "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کہتے تھے تو اس وقت انکے اندر ایسی کیفیت ہوتی تھی
کہ وہ جیسے ندامت سے نچڑ جاتے تھے۔ کہنے والے کہتے تھے اگر صلوٰۃ التسبیح دیکھنی
ہے تو امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی جا کے دیکھیں۔

چمڑا بچھا کر کھال اتروانا

پہلے دور میں بعض بادشاہوں کے ظلم کا یہ عالم ہوتا تھا کہ چمڑا بچھا کر بندے کی
کھال اترواتا ہے چمڑا بچھانا ایک گویا ایک اصطلاح تھی بہت بڑا چمڑا ہوتا تھا ایسے برتن
پلیٹ نما اسکو بادشاہ کے دربار میں بچھایا جاتا تھا اور بچھا کے پھر انسان زندہ کی کھال
اتاری جاتی تھی۔ یا پھر چمڑا بچھا کے انسان کو لایا جاتا تھا باندھ کے لٹا دیا جاتا تھا۔ ہاتھی
لایا جاتا، ہاتھی کے جو دانت تھے اسکے اوپر نیزے فٹ ہوتے تھے تیز دھار نوک دار
نیزے ہاتھی بپھرا ہوا آتا اس بندے کو سونڈ سے اٹھا کے اوپر پھینکتا۔ جب بندہ نیچے
گرتا تو اسکو نیزوں پر پرو لیتا تھا پھر نیچے گراتا پھر اٹھاتا سسکا سسکا کے پھر اپنے پاؤں
کے نیچے اسکو مسل کے اسکا قیمہ کر دیتا تھا اور یہ بادشاہ کے بھرے دربار میں ہوتا تھا کہ
دیکھ خیال کرنا جو ہماری بغاوت کرتا ہے جو ہمیں بادشاہ نہیں کہتا اسکا انجام یہ ہے۔

محمد شاہ رنگیلا کا دور

ایک صاحب کے ساتھ یہ واقعہ ہونا تھا تو انہیں پتہ چلا کہ بادشاہ کی شان میں کوئی گستاخی ہوگئی ہے۔ انہوں نے کیا کیا دن رات صلوٰۃ التسبیح پڑھنا شروع کردی۔ یہ غالباً محمد شاہ رنگیلا کے دور کا واقعہ ہے صلوٰۃ التسبیح پڑھنا شروع کردی اور صلوٰۃ التسبیح پڑھی پڑھی اور پڑھی لیکن بادشاہ کے سپاہی آئے اور پکڑ کر لے گئے اور جیل میں بند کر دیا اور چند دنوں کے بعد بادشاہ کے سامنے اسکی پیشی تھی اور پیشی سے مراد چمڑا کھچوانا تھا۔ وہاں جیل میں صلوٰۃ التسبیح اس نے پڑھی اور یقین سے پڑھی اور یقین بھی چھتری والا، چھتری والا واقعہ پتہ ہے ناں؟ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور بادشاہ کے دربار میں وہ اس سزا سے بری ہوگیا۔

چھتری والا یقین

جب بارش نہ ہو رہی ہو، ہر طرف قحط ہو اور موت ہو تو اس وقت نماز استسقاء پڑھی جاتی ہے۔ کسی کھلے میدان میں، ننگے آسمان کے نیچے، دھوپ میں۔ شریعت میں اس نماز کو نماز استسقاء کہتے ہیں۔ استسقاء عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں پانی کا طلب کرنا۔ تو نماز استسقاء پڑھنے کیلئے جا رہے تھے اور ایک بچی بھی جا رہی تھی اس نے چھتری اٹھائی ہوئی تھی اور اسے پتہ چلا کہ نماز استسقاء پڑھیں تو بارش ہوجاتی ہے سارا ہجوم جا رہا نماز استسقاء پڑھنے کیلئے۔ اس نے چھتری ساتھ اٹھائی ہوئی تھی۔ تو کسی نے پوچھا یہ چھتری کیوں اٹھائی ہوئی ہے۔ کہنے لگی میں نے سنا ہے نماز استسقاء پڑھو تو فوراً بارش ہوجاتی ہے تو میں بھیگتی ہوئی آؤنگی....؟ میں کوئی بھیگتی ہوئی آؤنگی....؟ میں نے اس لیے چھتری پہلے لے لی ہے کیونکہ نماز استسقاء پڑھیں گے بارش ہوجائے گی۔ اگر بارش ہوگئی تو سب بھیگ جائیں گے اس لیے میں نے پہلے سے چھتری لے لی۔ اس بندے کی عقل دنگ رہ گئی اس کو نماز استسقاء پہ اتنا یقین ہے....! تو اس کو میں کہا کرتا ہوں چھتری والا یقین، اب سمجھ آئی میرے واقعے کی۔

اس کو نماز استسقاء پہ اتنا یقین ہے۔ صلوٰۃ التسبیح پہ چھتری والا یقین کرے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی ہے، چھتری والا یقین ہر بار چھتری والا یقین۔

اعمال اور دعا پر یقین ہو تو ایسا

سجدوں سے اللہ کی مدد ملتی ہے۔ ہمارے سجدے اور رکوع جتنی مشقت سے ہونگے اتنی اللہ کی مدد جلدی آتی ہے۔ تو چونکہ یہ صلوٰۃ تسبیح کے سجدے اور رکوع مشقت والے ہیں اس لیے سجدے میں جاکے پہلے کم از کم تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھیں پھر تیسرا کلمہ دس دفعہ، رکوع میں دس دفعہ تو مشقت والے سجدے مشقت والے رکوع....! ہر بار یقین کامل ہر بار طاقتور یقین سجدوں میں، رکوع میں بندہ اپنے آپ کو رولتا ہے سجدوں میں رکوع میں، جب بندہ اپنے آپ کو رولتا ہے پھر میرے اللہ کے ہاں اس کی قیمت پڑتی ہے۔

یہ شعر مرشدی ہجویری رحمہ اللہ بہت پڑھا کرتے تھے کہ:

ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جاکے تیرے دل میں جگہ پائی ہے

سجدوں میں، رکوع میں رُل جانا پھر جاکے اللہ کی نظر میں جگہ ملتی ہے ایسے نہیں ملتی۔ ہماری اسلاف کی تاریخ میں ایک بات مسلسل ملتی ہے جہاں بھی ان کو مسائل ہوئے مقدمات کی شکل میں، بیماریوں کی شکل میں، مسائل کی شکل میں یا کسی بھی الجھن میں وہاں ان کی نظر فوراً صلوٰۃ التسبیح کی طرف گئی اور ان کی مشکل اللہ نے حل کر دی۔ یوں توجہ صلوٰۃ التسبیح پہ گئی اور یوں اللہ جل شانہٗ کی مدد متوجہ ہوئی۔ ادھر اس کی توجہ گئی صلوٰۃ التسبیح پہ ادھر رب کی توجہ آئی بندے پہ اور میرے اللہ کی توجہ کیا ہوتی ہے یہ ہوتی ہے کہ بندے کی کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی اور بندے کا کوئی مسئلہ مسئلہ نہیں رہتا اور بندے کی کوئی الجھن الجھن نہیں رہتی۔ قاضی اپنے مسائل حل کراتے تھے بادشاہ اپنی مشکلات کا حل صلوٰۃ التسبیح سے کراتے تھے،

علماء اپنے الجھے ہوئے علمی، مسائل صلوٰۃ التسبیح سے حل کراتے تھے۔

حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا کا صلوٰۃ التسبیح کا معمول

حکیم عبدالوہاب صاحبؒ نابینا تھے۔ ان کو بڑے بڑوں سے نسبت تھی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے وہ صحبت یافتہ تھے آنکھوں سے نابینا تھے۔ ان کی ایک کتاب اسرار شریانیہ نبض کے موضوع پر ہے کہ شریانوں کے اسرار یعنی نبض کی شریانیں ہیں ان کے اسرار یعنی انکے راز۔

حکیم عبدالوہاب نابینا رحمہ اللہ کا عالم یہ ہوتا تھا کہ نبض پہ ہاتھ رکھ کر تولہ، ماشہ، گرام دو گرام میں بھی کوئی کھایا پیا ہوتا تو بتا دیتے تھے، کیا تھایا کہاں سے آیا کس جگہ سب کچھ بتادیتے تھے۔ عجیب انسان تھے، انوکھے انسان تھے، علامہ اقبال رحمہ اللہ کا بھی انہوں نے علاج کیا تھا اور پھر انہوں نے ایک دوا بھیجی تھی روح الذھب، ذہب کہتے ہیں سونے کو تو روح الذھب سونے کی روح اس پہ پھر اقبال نے اشعار بھی کہے تھے۔

تو بہر حال حکیم عبدالوہاب نابینا ہے بہت اللہ والے، تقوے والے تھے ان کی زندگی میں ایک چیز جو کثرت سے ملتی ہے وہ یہ ملتی ہے کہ صلوٰۃ التسبیح انکا معمول تھا فرماتے تھے میں نے جب بھی صلوٰۃ التسبیح پڑھی اللہ نے اپنے علم کے دروازے مجھ پہ کھولے نبض کے دروازے مجھ پہ کھولے۔ Diagnose تشخیص کے دروازے مجھے پہ کھولے اور ایسے ایسے علوم عطا فرمائے کہ میرا خود گمان نہیں ہوتا اور فرماتے تھے پھر میرے منہ سے وہ نکلتا تھا جو سچ ہوتا تھا مجھے خود پتہ نہیں ہوتا میں کیا کہہ رہا ہوں اللہ وہ نکلوا دیتے تھے۔

صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے نقشہ سامنے آ گیا

ایک معالج گزرتے ہیں بڑے اللہ والے تھے۔ حکیم عبداللہ جہانیاں والے کنز المجربات کے مصنف، ان کی زندگی کا ایک واقعہ آتا ہے اور واقعہ یہ آتا ہے کہ

ایک مریض لایا گیا جس کا سارا بدن گلا ہوا تھا سارا بدن گلا ہوا تھا اور جسم سارا ایسے تھا جیسے کوڑھی کا جسم تھا کوڑھ ہوتا ہے گلا ہوا جسم، سارا بدن گلا ہوا تو سارا بدن جب گلا ہوا تھا اس کا بہت علاج کیا بہت علاج کیا۔ کہیں سے فائدہ نہیں ہوا، کہیں سے فائدہ نہیں ہوا، وہ کہنے لگے کہ میں صلوٰۃ التسبیح کا عادی تھا اور صلوٰۃ التسبیح پڑھی اور اللہ سے مدد مانگی میں نے کہا ایسا کرو اس کا پیشاب لے آؤ مجھے پیشاب چیک کراؤ۔ تو کہنے لگے میں نے پیشاب دیکھا، وہ کہنے لگے: صلوٰۃ التسبیح کا میرا معمول تھا۔ تو اللہ پاک جل شانہ نے صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے ایک نقشہ میرے سامنے کیا پردے ہٹائے۔

رخ سے پردے ہٹے طور جلنے لگا
میرے ساقی کا مجھ پہ کرم ہوگیا

پردے ہٹے میں نے دیکھا ایک مور ہے اور اس نے منہ میں سانپ لیا ہوا ہے بس کہنے لگے کہ یہ نقشہ دیکھا میں نے کہا قارورا پیشاب گرادو۔ میں نے کہا بھئی تو نے مور کا گوشت کھایا تھا اس نے کہا جی کھایا تھا۔ کہنے لگے مور کی غذا سانپ ہے، اس نے اس وقت تازہ سانپ کھایا تھا اور وہ سانپ کا زہر تیرے اندر سرایت کر گیا ہے اور تیرا بدن گل گیا ہے۔ اس نے کہا جی بالکل سچ ہے جب سے میں نے مور کھایا تھا اس دن سے میرا بدن گل گیا۔ صلوٰۃ التسبیح پردے ہٹا دیتی ہے اور صلوٰۃ التسبیح دل کی دنیا بدل دیتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے دوست کی اصلیت سامنے آ گئی

ایک صاحب میرے پاس آئے۔ ان کے ساتھ ایک ان کے دوست بھی تھے، دونوں بیٹھے تھے۔ ایک اٹھ کے چلا گیا میں نے کہا دیکھو اس دوست میں خیر نہیں ہے اس کو چھوڑ دے تو نفرت بھی نہ کرنا غیبت بھی نہ کرنا بس اس سے ایسے احتیاط سے کنارہ کر کہ محسوس بھی نہ ہو ایک طرف ہوجا۔ وہ صاحب اس کے احسانات گنوانے لگے اس کا یہ احسان اس کا وہ احسان اس کا یہ احسان اتنا جانثار میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے، آپ سچ کہہ رہے لیکن بہر حال اس کو چھوڑ دیں۔ تو انہوں نے پھر احسانات

گنائے، اچھا میں نے کہا ایسا کر اس ساتھی کی نیت کر کے صلوٰۃ التسبیح شروع کر دے کہ میں نے ایک صاحب کو "لَا خَلَابَہ" کا عمل دیا ہوا ہے وہ کسی وجہ سے دیا ہوا ہے اور اس کو ماشاء اللہ وہ پڑھ رہا ہے، تو میں نے کہا اس کو تو شروع کر دے اس نے پڑھنا شروع کر دیا۔ پڑھتے پڑھتے پڑھتے .... کہنے لگا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس دوست کے بارے میں کہ وہ میرے ساتھ ہے کبھی اس کا رنگ بدل جاتا ہے کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور کبھی جانور کی ہیبت ناک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن چونکہ ہم آپس میں دوست ہیں اس لیے مجھے اس سے خوف محسوس نہیں ہو رہا، یہ کیفیت ہے۔ میں نے کہا اثر شروع ہو گیا ہے اور پڑھ پتہ نہیں کتنے ماہ پڑھتا رہا اس کے پڑھنے میں کمی تھی ورنہ اسکی تاثیر تو ایسے نہیں ہے اس کی تاثیر تو ایسے ہے جیسے شعر ہے:

تیر نظر کا یہ اثر جس کو لگا شکار ہے

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے چہرہ بے نقاب ہو گیا

کچھ عرصے کے بعد میرے پاس آیا میں نے اس سے پوچھا: کیا ہوا؟ کہنے لگے اس نے مجھے بہت بڑا مالی نقصان دیا۔ ہم نے فلاں خریداری کی تھی۔ اس نے بھی بھاگ دوڑ کی میں نے بھی کوشش کی اور خریداری کی۔ سودا ہوا نفع ہوا اس نے دونوں طرف سے کمیشن لیا، ادھر سے بھی لیا اُدھر سے بھی لیا، ادھر یہ کیا اُدھر وہ کیا۔ بس! کیا بتاؤں بڑا مالی نقصان دیا آپ نے مجھے منع کیا تھا لیکن میں نہ مانا آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے کہا: دیکھ! حدیث میں آتا ہے مومن کی فراست سے بچ یہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مجھے اپنے آپ میں کامل مومن ہونے کا یقین نہیں لیکن کامل مومنوں کی جوتیاں میں نے سیدھی کیں ہیں۔ اس لیے میں نے کچھ دیکھا تھا تو تجھے روکا تھا۔

صلوٰۃ التسبیح سے پردے ہٹ گئے

صلوٰۃ التسبیح سے ایسے ایسے روگ ہٹتے ہیں، ایسے ایسے پردے ہٹتے ہیں، ایک

گھرانے میں جھگڑا پڑا ہوا کہ دیورانی نے جادو کر دیا۔ میں نے کہا اللہ کے بندے نہیں کیا، مجھے حضرت بھی کہے اور میری بات کا یقین بھی نہ ہو۔ کہتے تھے دعا بھی فرما دیں لیکن جادو کیا دیورانی نے ہی ہے اچھا پھر مجھے جھوٹا کرنے کیلئے پتہ ہے کیا کہے حضرت آپ ایک دفعہ پھر استخارہ فرمائیں۔ استخارہ فرمائیں۔ "فرمانا" بھی ساتھ کہتے تھے، کسی نے ایک صاحب سے کہا کہ مقام ادب ہے کہیں میں تھپڑ نہ ماردوں آپ ذرا ایک طرف "تشریف" رکھیں۔ آپ لوگ بات سمجھے؟؟ ایک صاحب کو کہا مقام ادب ہے کہیں میں آپ کو تھپڑ نہ ماردوں آپ ذرا ادھر "تشریف" رکھیں۔ یعنی ایک طرف مقام ادب اور ساتھ تھپڑ پھر تشریف۔ یہ بھی وہی بات ہے کہ حضرت آپ استخارہ پھر فرمائیں۔ حضرت کہے کہ میں نے فرما تو دیا ہے۔ اچھا! میں نے کہا: ایسا کرو آپ صلوٰۃ التسبیح پڑھو۔ جب میں نے صلوٰۃ التسبیح کا نام لیا سب کو سانپ سونگھ گیا یہ تو بڑا اپطے کرواتا ہے۔ ان میں سے ایک کو کہا چلو آپ پڑھ لو اس نے کہا جی میں پڑھوں گا آپ جیسے فرمائیں گے۔ میں نے کہا صلوٰۃ التسبیح پڑھو اس نیت سے کہ اللہ غبار ہٹا دے، دودھ پانی جدا کر دے، حق باطل کو ظاہر کر دے۔

پڑھتے رہے پڑھتے رہے قدرت خدا کی وہ چہرہ سامنے آ گیا جو جادو کرتا تھا، اور میں نے اس کا ان کو بتایا تھا میں نے کہا وہ اور چہرہ ہے جو تم سمجھ رہے ہو وہ نہیں ہے، وہ سامنے آ گیا اور رنگے ہاتھوں سامنے آ گیا کہ ان کے گھر گھڑے تھے۔ گھڑے کے اندر وہ تعویذ کا پانی ڈال رہا تھا۔ اس نے کہا یہ کیا ڈالا ہے وہ دراصل ایک تعویذ لکھا ہوا تھا کالی سیاہی سے تو ابھی پورا گھلا نہیں تھا۔ اس نے کہا نہیں ڈالا، اس نے کہا نہیں تو نے ڈالا ہے۔ انہوں نے ڈھکن اٹھایا تو پانی میں تعویذ کی سیاہی آہستہ آہستہ گھل رہی تھی، گاڑھی تھی، گاڑھی تو پتہ چلا ورنہ گھڑے کے پانی میں مل جاتی پتہ ہی نہ چلتا تو وہ سیاہی ابھی گھل رہی تھی سامنے آ گیا۔ میں نے کہا اب بتاؤ اب کہہ رہا حضرت معاف کر دیں۔

طالب علموں کیلئے صلوٰۃ التسبیح کا آزمودہ عمل

میں طالبعلموں، students کو بتاتا ہوں صلوٰۃ التسبیح پڑھو وہ چیزیں جو پیپر میں آنی ہیں تمہیں سمجھ آجائیں گی، میں خود پڑھتا تھا۔ حضرت مرشدی ہجویری رحمہ اللہ کی بیعت سے پہلے میں بہت سوتا تھا اب تو نیند سے میرا تعلق برسوں سے نہیں ہے اب تو کہانی ختم ہوگئی اللہ نے اپنے فضل سے گھر کا دینی ماحول نے دیا تھا نمازیں پڑھوا دیتا تھا کوئی نفل بھی ٹوٹے پھوٹے میں پڑھ لیتا۔ حضرتؒ کی بیعت سے پہلے کچھ ایسے ٹوٹا پھوٹا ذوق تھا نفل کا روزے کا صدقے کا خیرات کا غریبوں کی مدد کا چھوٹا موٹا ایسے مزاج تھا اور میرا ایک کلاس فیلو تھا وہ ساری رات پڑھتا پھر نیند آتی چھینٹیں مارتا پانی کے میں ساری رات سوتا۔ مجھے کہتا اٹھ ٹوتو سوتا ہے پھر مجھے بھی نیند آتی ہے، میں نے کہا تو پڑھ۔ ایک ہی کلاس میں ایک ہی سیکشن میں ہم پڑھتے تھے اللہ کے فضل سے میں A+ آجاتا اور وہ کہتا تھا تو سوتا ہے اور پھر A+ جاتا ہے۔ میرے پاس کوئی اپنا تو کمال تھا نہیں نہ اب ہے۔

صلوٰۃ التسبیح سے پیپر میں آنیوالی چیزوں پر دھیان بڑھ جاتا

آپ لوگ جو مجھے ''حضرت'' کہتے ہیں ناں! اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں ''حضرت'' بڑوں کی باتیں کر بیٹھتا ہوں یہ چھوڑ دوں تو پھر میں وہی ہوں جو حقیقت میں ہوں۔ تو میں صلوٰۃ التسبیح پڑھتا تھا اور صلوٰۃ التسبیح دھیان سے پڑھنے کی کوشش کرتا تھا اور اس سے اللہ کے ہاں یہ مدد ملتی تھی کہ وہ چیزیں جو پیپر میں آتی ہوتی تھیں اس کی طرف اللہ دھیان زیادہ کرتا تھا میں اس کو رنا زیادہ لگاتا تھا، اللہ پاک اپنے غیب کے خزانے سے پیپر بھی حل کروا دیتے تھے، شیٹوں پہ شیٹس لیتا تھا پھر بعض اوقات وہ جو درمیان پھر رہے ہوتے ہیں نگران اب تو بھول گیا بہت عرصہ ہوا وہ نگران آکے دیکھتا کہ شاید یہ صفحے کے ایک طرف لکھ رہا ہے دوسری طرف نہیں لکھ رہا یا ایک سطر چھوڑ

رہا ہے جو یہ اتنی ٹینشن لگا رہا ہے۔ حالانکہ صفحے کے دونوں طرف لکھا ہوتا تھا اور پوری سطریں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے اللہ نے کھانے کا علم کھول دیا

ایک خاتون کہنے لگی کھانا پکانا آتا نہیں سسرال میں آئے تو جھگڑے شروع ہوگئے۔ میں نے کہا صلوٰۃ التسبیح پڑھ خوب پڑھ روز پڑھ، روز پڑھ، صلوٰۃ التسبیح پڑھنی شروع کردی، ہاتھ میں لذت کھانے میں لذت غیب سے بہترین ڈشیں لاجواب خود کہنے لگی وہ خاتون بعض اوقات خواب میں مجھے ایسے اشارہ ہوتے ہیں یوں ڈال کے یوں پکالے بن جائے گا اور ایسا بنتا ہے کہ لوگ انگلیاں چاٹتے، کہتے ہیں کمال ہے تو نے لگتا ہے اب تک اپنا فن چھپائے رکھا، کیوں تو نے ہم سے باتیں کرائی تھیں۔ اچھا معاف کرنا ہم نے باتیں کیں تھیں تو تو بہت بڑی ملکہ ہے پکانے کی۔ اللہ نے صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے کھانے کا علم کھول دیا، امتحان کا علم اللہ کھول دیتا ہے، صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے کھانے کا علم کھول دیا، امتحان کا علم اللہ کھول دیتا ہے۔ صلوٰۃ التسبیح سے بڑے بڑے مسائل مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔ جادو بندش ٹوٹ جاتی ہیں رزق میں برکت، صحت میں برکت ہوتی ہے، جو لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھی لاعلاج بیماریاں ختم ہوگئیں

میرے پاس ایک نہیں سینکڑوں واقعات ہیں یہ لفظ سینکڑوں یاد رکھیے گا وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھی لاعلاج بیماریاں ختم ہوگئیں۔ رزق کی تنگی والے جن کے گھر میں فاقے پڑ رہے تھے صلوٰۃ التسبیح پڑھی رزق کی تنگیاں فاقے ختم ہوگئے۔ فاقے ختم ہوگئے، تو اپنی زندگی کو اعمال پہ لگاتے چلے جائیں اور اس کے ذریعے اللہ کی مدد مانگتے چلے جائیں، اعمال کے ذریعے اللہ کی مدد اور اعمال میں وہ اعمال اختیار کریں جو مسنون اعمال ہیں جن کا قرآن وسنت میں ثبوت ہے، اس میں اللہ کی برکت ہے۔ اس میں

طالب علموں کیلئے صلوٰۃ التسبیح کا آزمودہ عمل

میں طالبعلموں، students کو بتاتا ہوں صلوٰۃ التسبیح پڑھو وہ چیزیں جو پیپر میں آنی ہیں تمہیں سمجھ آجائیں گی، میں خود پڑھتا تھا۔ حضرت مرشدی ہجویری رحمہ اللہ کی بیعت سے پہلے میں بہت سوتا تھا اب تو نیند سے میرا تعلق برسوں سے نہیں ہے اب تو کہانی ختم ہوگئی اللہ نے اپنے فضل سے گھر کا دینی ماحول نے دیا تھا نمازیں پڑھوا دیتا تھا کوئی نفل بھی ٹوٹے پھوٹے میں پڑھ لیتا۔ حضرتؒ کی بیعت سے پہلے کچھ ایسے ٹوٹا پھوٹا ذوق تھا نفل کا روزے کا صدقے کا خیرات کا غریبوں کی مدد کا چھوٹا موٹا ایسے مزاج تھا اور میرا ایک کلاس فیلو تھا وہ ساری رات پڑھتا پھر نیند آتی چھینٹیں مارتا پانی کے میں ساری رات سوتا۔ مجھے کہتا اٹھ تُو تو سوتا ہے پھر مجھے بھی نیند آتی ہے، میں نے کہا تو پڑھ۔ ایک ہی کلاس میں ایک ہی سیکشن میں ہم پڑھتے تھے اللہ کے فضل سے میں A+ آجاتا اور وہ کہتا تھا تو سوتا ہے اور پھر A+ جاتا ہے۔ میرے پاس کوئی اپنا تو کمال تھا نہیں نہ اب ہے۔

صلوٰۃ التسبیح سے پیپر میں آنیوالی چیزوں پر دھیان بڑھ جاتا

آپ لوگ جو مجھے ''حضرت'' کہتے ہیں ناں! اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں ''حضرت'' بڑوں کی باتیں کر بیٹھتا ہوں یہ چھوڑ دوں تو پھر میں وہی ہوں جو حقیقت میں ہوں۔ تو میں صلوٰۃ التسبیح پڑھتا تھا اور صلوٰۃ التسبیح دھیان سے پڑھنے کی کوشش کرتا تھا اور اس سے اللہ کے ہاں یہ مدد ملتی تھی کہ وہ چیزیں جو پیپر میں آتی ہوتی تھیں اس کی طرف اللہ دھیان زیادہ کرتا تھا میں اس کو رٹا زیادہ لگاتا تھا، اللہ پاک اپنے غیب کے خزانے سے، پیپر بھی حل کروا دیتے تھے، شیٹوں پہ شیٹس لیتا تھا پھر بعض اوقات وہ جو درمیان پھر رہے ہوتے ہیں نگران اب تو بھول گیا بہت عرصہ ہوا وہ نگران آکے دیکھتا کہ شاید یہ صفحے کے ایک طرف لکھ رہا ہے دوسری طرف نہیں لکھ رہا یا ایک سطر چھوڑ

رہا ہے جو یہ اتنی شیٹس لگا رہا ہے۔ حالانکہ صفحے کے دونوں طرف لکھا ہوتا تھا اور پوری سطریں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے اللہ نے کھانے کا علم کھول دیا

ایک خاتون کہنے لگی کھانا پکانا آتا نہیں سسرال میں آئے تو جھگڑے شروع ہوگئے۔ میں نے کہا صلوٰۃ التسبیح پڑھ خوب پڑھ روز پڑھ روز پڑھ، صلوٰۃ التسبیح پڑھنی شروع کردی، ہاتھ میں لذت کھانے میں لذت غیب سے بہترین ڈشیں لاجواب خود کہنے لگی وہ خاتون بعض اوقات خواب میں مجھے ایسے اشارہ ہوتے ہیں یوں ڈال کے یوں پکالے بن جائے گا اور ایسا بنتا ہے کہ لوگ انگلیاں چاٹتے، کہتے ہیں کمال ہے تو نے لگتا ہے اب تک اپنا فن چھپائے رکھا، کیوں تو نے ہم سے باتیں کرائی تھیں۔ اچھا معاف کرنا ہم نے باتیں کیں تھیں تو تو بہت بڑی ملکہ ہے پکانے کی۔ اللہ نے صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے کھانے کا علم کھول دیا، امتحان کا علم اللہ کھول دیتا ہے، صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے کھانے کا علم کھول دیا، امتحان کا علم اللہ کھول دیتا ہے۔ صلوٰۃ التسبیح سے بڑے بڑے مسائل مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔ جادو بندش ٹوٹ جاتی ہیں رزق میں برکت، صحت میں برکت ہوتی ہے، جو لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھی لاعلاج بیماریاں ختم ہوگئیں

میرے پاس ایک نہیں سینکڑوں واقعات ہیں یہ لفظ سینکڑوں یاد رکھیے گا وہ صلوٰۃ التسبیح پڑھی لاعلاج بیماریاں ختم ہوگئیں۔ رزق کی تنگی والے جن کے گھر میں فاقے پڑ رہے تھے صلوٰۃ التسبیح پڑھی رزق کی تنگیاں فاقے ختم ہوگئے۔ فاقے ختم ہوگئے، تو اپنی زندگی کو اعمال پہ لگاتے چلے جائیں اور اس کے ذریعے اللہ کی مدد مانگتے چلے جائیں، اعمال کے ذریعے اللہ کی مدد اور اعمال میں وہ اعمال اختیار کریں جو مسنون اعمال ہیں جن کا قرآن و سنت میں ثبوت ہے، اس میں اللہ کی برکت ہے۔ اس میں

اللہ کی مدد ہے اس میں مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے ہیں، اس میں اللہ کے وعدے ہیں اللہ مجھے آپ کو ان وعدوں پہ سچا یقین عطاء فرمائے۔

طریقہ عمل

خوشبو لگا کے خشوع خضوع اور دھیان کے ساتھ ایک تسبیح پہلے استغفار کی، پھر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیں۔ اس کے بعد خشوع خضوع اور دھیان کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح پڑھ لیں۔ صلوٰۃ التسبیح پڑھ کر دوبارہ ایک تسبیح پہلے استغفار کی، پھر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیں۔ اس کے بعد خوب لجاجت اور بھکاری بن کر دعا مانگیں۔ یہ عمل شعبان کی پندرھویں شب کے علاوہ عام راتوں اور دنوں میں بھی کر سکتے ہیں۔

خواتین توجہ فرمائیں....!

جو خواتین شب برات میں (نسوانی عذر کے باعث) صلوٰۃ التسبیح نہیں پڑھ سکتیں مجبور ہیں وہ 300 دفعہ تیسرا کلمہ پڑھیں ایک نشست پہ بیٹھ کے اور صلوٰۃ التسبیح کی نیت کریں اور یقین کے ساتھ پڑھیں، پھر دوسری دفعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنی ہے تو 300 دفعہ تیسرا کلمہ پڑھیں اول آخر سات دفعہ درود شریف، پھر دوسری دفعہ صلوٰۃ التسبیح کی نیت کریں پڑھیں نہیں نیت کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو میں کرتی ہوں۔

✓ عبداللہ بن مبارکؒ و دیگر سلف صالحین کا پسندیدہ عمل ✓ حضرت شاہ ولی اللہؒ کی رائے گرامی ✓ ''صلوٰۃ التسبیح'' کی تاثیر اور برکت ✓ مصلیٰ سے روزی کیسے ملے.....؟ ✓ قبر سے خوشبو ✓ دنیا میرے پیچھے بھاگتی ہے ✓ صلوٰۃ التسبیح کی طاقت ✓ غربت، فقر فاقہ، تنگدستی سے چھٹکارا ابدالآباد کی زندگی + تیسرے کلمے کی طاقت ✓ مالدار تاجر کا راز ✓ خونخوار بھیڑیوں کی اللہ نے ڈیوٹی لگادی ✓ بیٹی کو جہیز میں صلوٰۃ التسبیح کا تحفہ ✓ صلوٰۃ التسبیح سے رزق، برکت کا رنگ چڑھنا ✓ تیسرا کلمہ صلوٰۃ التسبیح اور جیل سے رہائی ✓ صلوٰۃ التسبیح پر اللہ تعالیٰ کے وعدے ✓ رزق و عزت کے دروازے کھل جاتے ہیں! ✓ سائنسی دنیا کا آدمی اور تیسرا کلمہ!!!
✓ جادو، جنات اور رزق کی بندشیں ختم...! ✓ صلوٰۃ التسبیح سے اپنا گھر پائیں...!
✓ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والے کی کیفیات ✓ ایک جج کا عجیب و غریب عمل ✓ امام زین العابدین علیہ الرحمہ کی صلوٰۃ التسبیح ✓ [illegible] اب صاحبؒ نابینا کا صلوٰۃ التسبیح کا معمول ✓ صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے نقشہ سامنے آگیا ✓ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے دوست کی اصلیت سامنے آگئی ✓ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے چہرہ بے نقاب ہوگیا
✓ صلوٰۃ التسبیح سے پیپر میں آنیوالی چیزوں پر دھیان بڑھ جاتا ✓ صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے اللہ نے کھانے کا علم کھول دیا ✓ صلوٰۃ التسبیح پڑھی لاعلاج بیماریاں ختم

دفتر ماہنامہ ''عبقری''

78/3 مرکز روحانیت و امن، عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور

فون: 042-37552384, 042-37597605

Email: contact@ubqari.org, Website: www.ubqari.org